سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

بدھ، 10-فروری 2016

(یوم الاربعاء، یکم جمادی الاوّل 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: انیسواں اجلاس

جلد 19: شمارہ 9

863

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 10۔فروری 2016

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 37 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے جنگلات و ماہی پروری نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015 (مسودہ قانون نمبر 43 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صنعت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2015 منظور کیا جائے۔

(بی) عام بحث

زراعت اور گنے کے کاشتکاروں کی شکایات پر عام بحث جاری رہے گی

865

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

بدھ،10۔فروری 2016

(یوم الاربعاء،یکم جمادی الاوّل 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت **جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔**

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَالضُّحٰى ۙ﴿۱﴾ وَالَّيۡلِ اِذَا سَجٰى ۙ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ﴿۳﴾
وَلَلۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لَّكَ مِنَ الۡاُوۡلٰى ؕ﴿۴﴾ وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰى ؕ﴿۵﴾
اَلَمۡ يَجِدۡكَ يَتِيۡمًا فَاٰوٰى ۙ﴿۶﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۙ﴿۷﴾
وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰى ؕ﴿۸﴾ فَاَمَّا الۡيَتِيۡمَ فَلَا تَقۡهَرۡ ؕ﴿۹﴾ وَاَمَّا
السَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ ؕ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾

سورة الضُّحیٰ آیات 1 تا 11

آفتاب کی روشنی کی قسم (1) اور رات (کی تاریکی) کی جب چھا جائے (2) کہ (اے محمد) تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا اور نہ (تم سے) ناراض ہوا (3) اور آخرت تمہارے لئے پہلی (حالت یعنی دنیا) سے کہیں بہتر ہے (4) اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے (5) بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی (بے شک دی) (6) اور رستے سے ناواقف دیکھا تو رستہ دکھایا (7) اور تنگ دست پایا تو غنی کر دیا (8) تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا (9) اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا (10) اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بیان کرتے رہنا (11)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

حضور میری تو ساری بہار آپ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ سے ہے
میری تو ہستی ہی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے سارا پیار آپ سے ہے
گناہگار ہوں آقا بڑی ندامت ہے
قسم خدا کی یہ میرا وقار آپ سے ہے
کہاں وہ ارض مدینہ کہاں میری ہستی
یہ حاضری کا سبب بار بار آپ سے ہے
میں اس یقین سے زندہ ہوں آپ میرے ہیں
میری حیات کا دار و مدار آپ سے ہے

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ صحت سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں صاحبہ کا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر!وہ ابھی راستے میں ہیں اس لئے استدعا ہے کہ ان کا سوال pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: Sorry، محترمہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!یہ سوال ساہیوال سے متعلقہ ہے اس لئے میں on her behalf کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں۔میں نے تو بلایا تھا لیکن آپ نہیں بولے تو میں کیا کروں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!میں دیکھ رہا تھا کہ محترمہ آئی ہیں یا نہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔اب نہیں۔آپ مہربانی کریں۔آپ کا یہ کیا طریقہ ہے؟جب میں سوال سے آگے چلا گیا ہوں تو آپ مہربانی فرما رہے ہیں کہ میں اب کھڑا ہو گیا ہوں۔پلیز مہربانی کریں وہ سوال dispose of ہو چکا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر:اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: اب یہ سوال pending نہیں ہو سکتا۔اگر آپ پہلے بولتے تو میں آپ کی بات ضرور سنتا۔اگلا سوال شیخ علاؤالدین کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!سوال نمبر 2759 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے شیخ علاؤالدین کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے ہسپتالوں میں کام کرنے والے ٹیکنیکل پیرامیڈیکل سٹاف کا سروس سٹرکچر بنانے کی تفصیلات

*2759: شیخ علاؤالدین: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے ہسپتالوں میں لیبارٹری اٹینڈنٹ اور آپریشن تھیٹر اٹینڈنٹ کو سکیل 5تا17 کے ملازمین کا سروس سٹرکچر اور پروموشن پالیسی مرتب کرنے کا نوٹیفکیشن جاری ہو گیا ہے؟

(ب) کیا حکومت پنجاب ٹیکنیکل پیرامیڈیکل سٹاف جو کہ میٹرک سائنس کی بنیاد پر بی ایس۔2 میں بھرتی ہوتے ہیں، ریٹائرمنٹ تک اسی سکیل میں رہتے ہیں حکومت ان کا سروس سٹرکچر اور پروموشن پالیسی مرتب کرنے کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی نہیں! یہ درست نہ ہے چونکہ لیبارٹری اٹینڈنٹ اور آپریشن تھیٹر اٹینڈنٹ بنیادی سکیل نمبر 2 میں آتے ہیں اور انہوں نے کوئی بنیادی ٹیکنیکل ٹریننگ یا ڈپلومہ نہیں کیا ہوتا۔ مزید برآں محکمہ صحت حکومت پنجاب کا نوٹیفکیشن نمبر (NIH)07-12-2010(Paramedic) مورخہ 2011۔11۔24 بنیادی سکیل 5 سے 15 کے پیرامیڈیکل ملازمین کے لئے ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے صوبہ بھر کے تمام میڈیکل انسٹیٹیوٹس/ہسپتال کے گریڈ 2 کے پیرا میڈیکل سپورٹنگ سٹاف کے لئے مورخہ 2012۔12۔18 سے۔/1500 روپے ماہوار ہیلتھ رسک الاؤنس شروع کر دیا ہے اور سکیل نمبر 1 تا سکیل نمبر 4 کے ملازمین کو گورنمنٹ نے 10 سال کی سروس پر اگلے سکیل میں ترقی دے دی ہے۔ بحوالہ گونمنٹ لیٹر نمبر (FD.PC.39-14/44(Pt.IV)(APCA/2008) مورخہ 2014۔06۔17 کا پی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں حکومت کی اور ساتھ جو ہمارے پارلیمانی سیکرٹری خواجہ عمران نذیر بیٹھے ہیں یہ محنت کرتے ہیں میں ان کی تحسین کرتا ہوں۔ اس ایوان کے اندر میں نے مختلف مواقع

پر کافیissues اٹھائے تھے ان میں بہت سارےresolve ہو گئے ہیں periphery میں ڈاکٹرز کاpay structureبہتر ہواہے اور یہ اس حوالے سے اچھاہواہے اس پر میں ان کی تحسین کرتاہوں۔

جناب سپیکر!میں عرض کروں گا کہ no doubt انہوں نے پیرامیڈیکل اور ٹیکنیکل سٹاف کے لئے ایکservice structureدیاہے لیکن ابھی بھی ان میں کچھ لوگ رہ گئے ہیں اس لئے میں آپ کے توسط سے یہ ضمنی سوال کرنا چاہتاہوں کہ پیرامیڈیکل سٹاف میں جن لوگوں کا بوجہ غلطی یا کسی وجہ سےservice structureنہیں بن سکا کیا محکمہ ان کوconsiderکرنے کے لئے تیار ہے کہ آئندہ ان کا معاملہ بہتر ہو جائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!میں معزز ممبر کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہمارے کام کوacknowledgeکیا۔ڈاکٹر صاحب نے جو چیزpoint outکی ہے ہم نے اس پر پہلے ہی غور شروع کر دیا تھا۔اس حوالے سے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس نےtechnical home workمکمل کر لیاہے۔Health support staffاور جو دیگر لوگ رہ گئے تھے ان کا بھی service structureبنانے کے لئے تجاویزmoveکی جا چکی ہیں اور یہ caseمحکمہ خزانہ کو جا چکا ہے۔انشاء اللہ محکمہ خزانہ کی منظوری کے بعد ان لوگوں کاservice structureبھی لاگو کر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!محکمہ صحت کے وہ ملازمین جن کاservice structureنہیں بن سکا انہوں نے بہاولپور سے مجھے اپنےdocumentsدیئے ہیں۔میں چاہوں گا کہ آپ کی وساطت سے وہdocumentsپارلیمانی سیکرٹری کے حوالے کر دوں تاکہ ان ملازمین کی اگر کوئی چیز واقعی رہ گئی ہے تو وہincorporateہو جائے۔

جناب سپیکر:جی،آپ وہdocumentsپارلیمانی سیکرٹری کو دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!میںwelcomeکرتا ہوں اگر کوئی ایسی چیز رہ گئی ہے جو کہ ہماری نظر سے نہیں گزری تو ڈاکٹر سید وسیم اختر ہمیںpoint outکریں ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کو بھی شامل کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال میاں طاہر کا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر2819 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*2819: میاں طاہر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد میں منظور شدہ اسامیاں گریڈوار کتنی ہیں؟

(ب) کتنی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اور ان کو پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اس ہسپتال میں ڈاکٹرز، سرجن اور سپیشلسٹ کی منظور شدہ اور پُر شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے اور کتنی کب سے خالی پڑی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو جلد از جلد پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد میں منظور شدہ اسامیاں1202 ہیں جن کی گریڈوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کل391 اسامیاں خالی ہیں (گزیٹڈ221 نان گزیٹڈ170)

(i) اسسٹنٹ اور ایسوسی ایٹ پروفیسر کی ایڈہاک پر بھرتی کی اجازت ملی ہے اور بھرتی کا عمل جاری ہے۔

(ii) گریڈ1 تا16 کی خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا ہے اور بھرتی کا عمل جاری ہے۔ الیکشن اور بعض تکنیکی پابندیوں کی وجہ سے دیر ہوئی۔

(ج) ادارہ ہذا میں ڈاکٹرز، سرجن اور سپشلسٹ کی منظور شدہ اسامیاں265 ہیں جن میں سے 87 اسامیاں پر ہیں اور178 اسامیاں خالی ہیں۔

(د) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد ایک خود مختار ادارہ ہے۔ محکمہ صحت حکومت پنجاب نے ایف آئی سی کی خالی اسامیوں پر ایڈہاک پر بھرتی کرنے کا اختیار ادارہ ہذا کو دے رکھا ہے تاہم حکومت پنجاب PPSC کے ذریعے بھی خالی اسامیوں پر تعیناتی کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ "فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ وار بتائی جائیں؟" اس کے جواب میں مجھے 1202 اسامیوں کی گریڈ وار تفصیل مہیا کی گئی ہے لیکن انہوں نے آج سے دو سال پہلے بھی یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ یہ خالی اسامیاں جلد پُر کر لی جائیں گی۔ فیصل آباد پنجاب کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ لیہ، بھکر، چنیوٹ، جھنگ اور سرگودھا سے مریض علاج کے لئے فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں آتے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ آج تک حکومت وہاں پر ڈاکٹروں کی تعداد ہی پوری نہیں کر سکی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! بالکل یہ بات بجا ہے کہ بہت ساری peripheries ایسی تھیں اور بہت سارے ہسپتال ایسے تھے کہ جہاں پر ڈاکٹروں کی availability ensure نہیں ہو پا رہی تھی لیکن برس ہا برس کی محنت کے بعد اب ڈاکٹروں کی یہ کمی پوری ہو رہی ہے۔ پچھلے ایک سال سے محکمہ صحت نے خصوصی طور پر اس پر کام کیا اور آج الحمد للہ ہم اس پوزیشن میں آ گئے ہیں، میں نے پچھلے اجلاس میں ایک incentive chart show کیا تھا۔ Specialist Doctors جو کہ periphery میں جانے سے کتراتے تھے ہم نے ان کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپے تک کا incentive پورے پنجاب میں نافذ کیا ہے۔ ان Specialist Doctors کو تنخواہ کے علاوہ 30 ہزار سے لے کر ڈیڑھ لاکھ روپے تک extra پیسے دیئے جائیں گے جس کی وجہ سے آج الحمد للہ 550 سے زائد Specialist Doctors مختلف peripheries کے ہسپتالوں کو join کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہم نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے مزید 917 کے قریب میڈیکل آفیسر، ڈاکٹروں کو بھرتی کر لیا ہے اور 22۔فروری تک انہیں joining دینے کا کہا گیا ہے۔ انشاء اللہ 22۔فروری تک جب یہ 917 ڈاکٹر joining دے دیں گے تو ہماری maximum کمی پوری ہو جائے گی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اس سے ڈاکٹروں کی سو فیصد کمی فوراً پوری ہو جائے گی لیکن انشاء اللہ آئندہ ایک دو ماہ میں maximum کمی ضرور پوری ہو جائے گی۔ ہم پچھلے کئی ماہ سے Chief Minister Health Reforms Road Map پر عمل کر رہے ہیں جس کے نتیجے میں آج الحمد للہ ہمارے BHU and THQ functional ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں بالکل open بات کروں گا کہ پہلے ہمارے آدھے BHU and THQ non-functional تھے۔ آج الحمد للہ اس محنت کے بعد وہ 99.9 percent functional ہو چکے ہیں۔ اس سلسلے میں جو اقدامات اُٹھانا ضروری ہیں وہ ہم maximum اُٹھا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے معزز ممبر میاں طاہر نے فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں ڈاکٹروں کی کمی کے حوالے سے جو نشاندہی کی ہے وہ بہت جلد پوری ہو جائے گی۔آج اس وقت بھی فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں ڈاکٹروں کی بھرتی کا process جاری ہے، اس وقت بھی انٹرویوز ہو رہے ہیں اور اس selection کے بعد اس ہسپتال میں کافی حد تک ڈاکٹروں کی کمی پوری ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! یہ فرضی باتیں آج سے دو سال پہلے بھی کی گئی تھیں۔ فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں روزانہ پانچ سے چھ مریض موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ان کا کون جواب دہ ہے؟ فیصل آباد اور ارد گرد اضلاع کے لوگ فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں علاج کے لئے آتے ہیں۔آپ کے علم میں ہے کہ جب کسی کو ہارٹ اٹیک ہوتا ہے یا بہت severe قسم کا problem ہوتا ہے تو پھر مریض کو FIC میں لایا جاتا ہے۔ یہ کتنی شرمناک بات ہے کہ فیصل آباد جیسے شہر میں صرف اٹھارہ بیڈز کی ایمرجنسی ہے۔ محکمہ صحت کہاں سویا ہوا ہے؟ چار کروڑ لوگوں کی آبادی کے لئے FIC کی ایمرجنسی میں صرف اٹھارہ بیڈز رکھے گئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرے معزز ساتھی fact & figures درست نہیں بتا رہے۔انہوں نے فیصل آباد کی آبادی 4 کروڑ بتائی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے صرف فیصل آباد کی آبادی نہیں بتائی بلکہ ارد گرد کے اضلاع کو بھی شامل کیا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے چار کروڑ آبادی کا اس لئے ذکر کیا ہے کیونکہ سرگودھا، لیہ، چنیوٹ، جھنگ اور میانوالی کے اضلاع کے لوگ بھی اپنے علاج کے لئے FIC فیصل آباد میں آتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں اپنے معزز ممبر سے درخواست کروں گا کہ وہ فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا visit بھی کیا کریں۔ وہاں پر جو نئی ایمرجنسی بن رہی ہے اس کے مکمل ہونے پر ایمرجنسی میں بیڈز کی تعداد انشاء اللہ 66 ہو جائے گی۔ میں کب کہہ رہا ہوں کہ سب اچھا ہے، دودھ اور شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں۔ ہمیں reality میں جینا چاہئے لیکن ہم اپنی maximum efforts کر رہے ہیں۔ ہم شعبہ صحت کے حوالے سے پالیسیوں کو ٹھیک کر رہے ہیں۔ یہ بات نوشتہ دیوار ہے کہ ہم نے شعبہ صحت کی بہتری کے لئے historical steps لئے

ہیں۔ ہماری ان کوششوں کے نتیجے میں آج ہم اس position میں آ گئے ہیں کہ اگلے دو سے تین ماہ میں ڈاکٹروں کی maximum کمی کو انشاء اللہ تعالیٰ پورا کر لیا جائے گا۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! واقعی یہ historical steps ہیں۔ میں FIC فیصل آباد کی ایمر جنسی کے حوالے سے ایک بات آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کرنی چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں۔ یہ آپ کا تیسرا ضمنی سوال ہو گا۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! فیصل آباد میرا شہر ہے اور مجھے بڑی شرمندگی سے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ حاجی مختار صاحب فیصل آباد سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کی ٹیکسٹائل مل ہے۔ ان کے والد صاحب کو ہارٹ اٹیک ہوا۔ جب ان کے والد صاحب FIC فیصل آباد کی ایمر جنسی میں آئے تو انہیں مناسب treatment نہ مل سکا اور وہ موت کی آغوش میں چلے گئے۔ انہوں نے اپنی جیب سے سارے اخراجات کر کے پچاس بیڈز کی ایمر جنسی تیار کروائی۔ یہ ایمر جنسی بالکل تیار ہو چکی ہے لیکن مشیر صحت اور ان کا عملہ وہاں پر جا کر اس ایمر جنسی کو functional کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جب بھی مشیر صحت سے بات ہوتی ہے تو یہی جواب ملتا ہے کہ جلد ہو جائے گا۔ یہاں ایوان میں بھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب کہتے ہیں کہ سب اچھا ہے، سب اچھا ہے اور یہ باتیں واقعی تاریخی ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس بات کا notice لیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! حاجی مختار صاحب جنہوں نے FIC فیصل آباد کی ایمر جنسی میں بیڈز کی تعداد میں اضافہ کے لئے تعاون کیا ہے میں ان کا شکر گزار ہوں۔ ایسے بہت سے مخیر حضرات ہیں جو کہ تعاون کرتے ہیں اور کچھ لوگ تو اپنا نام بھی بتانا پسند نہیں کرتے۔ ایسے نیک لوگوں کی وجہ سے ہماری بہت سی مشکلات حل ہوتی ہیں۔ لاہور میں بھی ہم نے بہت سے پراجیکٹس ایسے مخیر حضرات کے ساتھ مل کر مکمل کئے ہیں۔ بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ FIC فیصل آباد میں 66 بیڈز کی ایمر جنسی تکمیل کے مراحل میں ہے۔ اس حوالے سے اگر معزز ممبر کے علم میں کوئی ٹیکنیکل رکاوٹ ہے تو وہ میرے کمرے میں آ کر بتائیں ہم اس کو آج ہی دُور کر دیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ FIC فیصل آباد کی وہ ایمر جنسی بالکل مکمل ہو چکی ہے۔ حاجی مختار نے اس کی تمام مشینری اور دوسری چیزیں اپنی جیب سے خرید کر مہیا کر دی ہیں۔ اب صرف اس کو functional کرنا باقی ہے۔ کیا پنجاب حکومت کے مشیر صحت

اس قابل بھی نہیں ہیں کہ وہ فیصل آباد میں جا کر اس ایمرجنسی کو functional کرنے کے لئے ضروری اقدامات کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میاں طاہر صاحب کی باتوں سے اپوزیشن بہت خوش ہو رہی ہے۔ میں حزب اختلاف کے معزز ممبران سے کہوں گا کہ آج کل خیبرپختونخوا میں کیا ہو رہا ہے اس کو بھی دیکھا کریں۔

جناب سپیکر: اس کو چھوڑیں اور آپ اپنی بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جس ایمرجنسی کا ذکر میرے فاضل ممبر میاں طاہر کر رہے ہیں اس کو functional کرنے کے لئے ہم already ضروری اقدامات کر رہے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں اس سوال پر آخری ضمنی سوال کروں گا۔ جواب کے جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ "ادارہ ہذا میں ڈاکٹرز، سرجن اور سپیشلسٹ کی منظور شدہ اسامیاں 265 ہیں جن میں سے 87 اسامیاں پُر ہیں اور 178 اسامیاں خالی ہیں۔" جس ہسپتال میں 178۔اسامیاں خالی ہوں تو وہاں پر مریضوں کی دیکھ بھال کیسے ہوتی ہوگی، یہ فیصل آباد کے شہریوں کے ساتھ کیا کر رہے ہیں اور انہوں نے یہ کیا مذاق بنایا ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جذباتی باتیں کرنے سے مسائل حل نہیں ہوتے بلکہ کام کرنے سے مسائل حل ہوں گے اور ہم سب کو مل کر کام کرنا چاہئے۔ میں نے پہلے بھی بڑی وضاحت سے عرض کیا ہے کہ ہم 500 سے زیادہ سپیشلسٹ ڈاکٹروں کو Special Incentive Package plan کے تحت اور promotions کر کے peripheries میں بھیج رہے ہیں۔ وہ promotions جو کہ کئی سالوں سے backlog کا شکار تھی اور deadlock میں پڑی تھیں، محکمہ صحت کے لوگوں نے ان promotions کے حوالے سے دن رات کام کیا اور وہ promotions کرنے کے بعد آج ہم ان ڈاکٹروں کو periphery میں بھیجنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ یہ بڑا مشکل کام تھا۔ خالی بات کرنے سے یہ کام نہیں ہونا تھا۔ لاہور سے ایک ڈاکٹر کو اٹھا کر دوسرے دور دراز اضلاع میں بھیجنا اتنا آسان کام نہیں ہے۔ ہم الحمد للہ اس کام کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور اپنے پنجاب کے کروڑوں عوام کی دعاؤں سے کر چکے ہیں۔ آئندہ چند ہفتوں

میں انشاء اللہ اس کے نتائج نظر آنا شروع ہو جائیں گے اور جس کو نظر نہیں آ رہے ہوں گے وہ facts and figures دیکھ لے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پہلے یہ مجھے اسی سوال کا جواب دیں۔ یہ on the floor of the House کھڑے ہو کر on the record کہہ دیں کہ فلاں date یا کوئی time دے دیں کہ حکومت اس date تک تمام اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: جی،آپ کوئی certain date دے سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں محکمہ سے consultation کے بغیر ابھی اس کی date نہیں دے سکتا۔ اس کی SNE's کے issues ہیں۔ میں نے ان کو یہ offer کی ہے کہ ابھی اجلاس کے بعد مجھے مل لیں میرے ساتھ سیکرٹری ہیلتھ بھی موجود ہیں، سارا عملہ اور مشیر صاحب بھی موجود ہیں۔ ہم ابھی بیٹھتے ہیں اور اس مسئلہ کا حل نکال لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے کہ خواجہ صاحب کا کوئی مریض ایسے FIC میں جائے تو پھر ان کو سمجھ آ جائے کہ کیا بنتی ہے اور کیسے جذبات ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، سب کو پتا ہوتا ہے۔ آگے چلیں اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! جب تک یہ اس بات کی commitment نہیں دیں گے میں اپنا اگلا سوال نہیں کروں گا اور احتجاجاً واک آؤٹ کر جاؤں گا۔ یہ مجھے on the floor of the House کھڑے ہو کر commitment دیں۔ یہاں پر منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں۔ میں فیصل آباد کو represent کر رہا ہوں۔ ان کو یہ commitment دینا ہو گی۔

جناب سپیکر: انہوں نے جو بات کی ہے کیا وہ آپ نے سنی نہیں؟ آج آپ کیلئے کا سوال نہیں ہے آپ ذرا مہربانی کریں دوسرے ممبران نے بھی سوال کرنے ہیں۔ آپ ایسا نہ کیا کریں یہ اچھی بات نہیں ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اگر سوالات کے جوابات نہیں دینے تو پھر ٹھیک ہے میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اقتدار میاں طاہر واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر: اچھا مہربانی، شکریہ۔ آپ کی مرضی ہے۔ اگلا سوال بھی میاں طاہر صاحب کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 2820 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے میاں طاہر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*2820: **میاں طاہر:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کب، کتنی لاگت سے تعمیر ہوا، اس کی بلڈنگ کتنے بلاکس اور بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے، روزانہ کتنے مریض ایمرجنسی میں داخل کئے جاتے ہیں؟

(ج) اس ہسپتال کے لئے سال 13-2012 اور 14-2013 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی؟

(د) اس ہسپتال کے ان سالوں کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) اس ہسپتال میں اس وقت کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں، حکومت کب تک ان کو فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد کی OPD کا افتتاح 13-نومبر 2007 کو ہوا۔ اس کی تعمیر پر 776.247 ملین لاگت آئی، یہ 202 بیڈز پر مشتمل ہے اور اس کے مندرجہ ذیل بلاکس ہیں:

(1) مین ہسپتال بلڈنگ (الف) 4 منزلیں (ب) بیسمنٹ

(2) ڈاکٹرز ہوسٹل 4 منزلہ

(3) نرسنگ ہاسٹل 4 منزلہ

(ب) اس وقت ہسپتال ہذا کی ایمرجنسی 18 بیڈز پر مشتمل ہے اور روزانہ تقریباً 32 مریض ایمرجنسی میں داخل ہوتے ہیں۔

نوٹ: ایمرجنسی میں بیڈز کی تعداد بڑھانے کے لئے موجودہ ADP میں سکیم شامل کی گئی ہے جس کا تخمینہ 149.431 ملین روپے ہے۔ اس سال اس سکیم کے لئے 50 ملین مختص کئے گئے ہیں۔ سکیم مکمل ہونے پر ایمرجنسی بیڈز کی تعداد 18 سے بڑھ کر 66 ہو جائے گی۔

(ج)

مختص رقم برائے سال 13-2012 -/635,195,000 روپے
مختص رقم برائے سال 14-2013 -/843,987,000 روپے
مختص رقم برائے سال 15-2014 -/707,369,000 روپے

(د)

اخراجات برائے سال 13-2012 -/620,648,000 روپے
آمدن برائے سال 13-2012 -/31,824,000 روپے
اخراجات برائے سال 14-2013 -/821,848,000 روپے
آمدن برائے سال 14-2013 -/46,457,000 روپے
آمدن برائے سال 15-2014 -/50,334,000 روپے

(ہ) ہسپتال ہذا میں درج ذیل مسنگ فسلیٹیز ہیں:

CT انجیو گرافی مشین، رہائش گاہیں، سٹاف کالونی، مسافر خانہ، OPD کی علیٰحدہ بلڈنگ، جدید پارکنگ سہولت CT انجیو گرافی مشین کی سکیم پچھلے سال ADP میں شامل ہونے کے لئے PC–I موصول ہو گیا تھا مگر فنڈز کی کمی کی وجہ سے سکیم ADP میں شامل نہ ہو سکی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ہ) میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہسپتال ہذا میں درج ذیل missing facilities ہیں۔ سی ٹی انجیو گرافی مشین، OPD کی علیٰحدہ بلڈنگ اور باقی چیزیں بھی ہیں۔ میرا اس میں یہ سوال ہے کہ سی ٹی انجیو گرافی مشین بنیادی چیز ہے۔ اگر یہ مشین نہیں ہے تو اس ہسپتال کو بنانے کے لئے جو 776 ملین روپے کی بڑی رقم خرچ کی گئی ہے تو اس کا فائدہ کیا ہے۔ کیا صرف جن buildings سے کمیشن آتا ہے وہی چیزیں بنتی ہیں؟ اگر بنیادی ضرورتیں ہی نہیں ہوں گی جن کے ذریعے علاج ہونا ہے، ڈاکٹروں کی صورتحال تو پہلے ہی زیر بحث آ چکی ہے۔ اسی طرح کی صورتحال میرے اپنے ضلع میں بھی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس کے بارے میں ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا یہی ضمنی سوال ہے کہ یہ purchase کے مسائل ہیں اور یہ سی ٹی انجیو گرافی مشین اب تک کیوں فراہم نہیں کی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہاں پر یہ clear نہیں ہے اس لئے پہلے میں یہ بتا دیتا ہوں کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہاں پر سی ٹی انجیو گرافی مشین ہے ہی نہیں۔

ان کومزید درکار ہوں گی،انہوں نے اس کے لئے demand کی ہے اور وہ ہم نے ADP میں شامل کر لیا ہے۔PC-I پچھلے سال آیا تھا، پچھلے سال فنڈز دستیاب نہیں تھے اور فیصل آباد کے گردونواح میں کافی پراجیکٹ مکمل کئے گئے جن میں فنڈز درکار تھے۔اب اس سال ہم انشاء اللہ اس کو ensure کرنے جا رہے ہیں اور اسی سال کے ADP میں اس کے لئے فنڈز release کر دیں گے اور وہاں پر مزید سی ٹی انجیو گرافی کی سہولت مل جائے گی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب on the floor of the House یہ ensure کرتے ہیں اور statement دیتے ہیں کہ وہاں سی ٹی انجیو گرافی کی مشین موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر!میں نے یہ کہا ہے کہ یہاں پر یہ clear نہیں ہے۔میں خود بھی اس کو چیک کروں گا۔

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!یہ ambiguity کیوں پیدا کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر!میں نے جیسے آپ کو فنڈز کی دستیابی کا بتایا ہے۔انشاء اللہ اس سال ہم اس کو ensure کر دیں گے اور فنڈز جاری کرادیں گے۔

جناب سپیکر: جی،مہربانی۔اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!سوال نمبر 2832 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سروسز ہسپتال میں وارڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2832: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں کتنے وارڈز / بلاک ہیں؟

(ب) اس ہسپتال میں پروفیسرز کی تعداد کتنی ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اس ہسپتال میں پروفیسرز کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں اور یہ کس کس وارڈز اور مرض کے پروفیسرز کی ہیں، ان پر تعیناتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان پروفیسرز پر اس ہسپتال کے کس کس آفیسر کو چیک اینڈ بیلنس کا اختیار حاصل ہے؟
(ہ) ان آفیسرز کی حاضری کی چیکنگ کون کرتا ہے؟
(و) اس وقت کتنے پروفیسرز لمبی رخصت پر ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں کل 47وارڈز ہیں اور 4بلاک ہیں۔

(ب) ہسپتال ہذا میں پروفیسرز کی کل تعداد39 ہے 27 پروفیسرز ریگولر کام کر رہے ہیں اور دو پروفیسرزActing Charge Basis پر اور 10اسامیاں خالی ہیں پروفیسرز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت ہسپتال ہذا میں پروفیسرز کی10اسامیاں خالی ہیں پروفیسر آف میڈیسن کی اسامی 15۔09۔14 سے خالی ہے۔ پروفیسر آف سرجری15۔09۔09 سے خالی ہے۔ پروفیسر آف ریڈیالوجی2015۔05۔24 سے خالی ہے۔پروفیسر آف آرتھوپیڈک سرجری 16۔01۔08 سے خالی ہے۔پروفیسر آف انستھیزیا2016۔01۔08 سے خالی ہے۔ پروفیسر آف ڈینٹسٹری04۔07۔01 سے خالی ہے۔ پروفیسر آف اناٹومی15۔12۔26 سے خالی ہے۔ پروفیسر آف ہیماٹولوجی13۔10۔01 سے خالی ہے۔ پروفیسر آف کیمیکل پتھالوجی14۔07۔01 سے خالی ہے۔پروفیسر آف فرانزک میڈیسن09۔11۔18 سے خالی ہے حکومت سے درخواست کی جاتی ہے کہ پروفیسرز کو ٹرانسفر کر کے خالی اسامیاں پر کی جائیں پروفیسرز کیvacancy position کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سروس رولز کے مطابق پروفیسرز کی تعیناتی مندرجہ ذیل طریقے سے ہوتی ہے نمبر1 پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے۔ نمبر2ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی بطور پروفیسر ترقی۔ جب بھی پروفیسر کیinitial recruitment کی اسامی خالی ہوتی ہے تو محکمہ صحت پنجاب پبلک سروس کمیشن کو تعیناتی کے لئےrequisition بھجوا دیتا ہے اور پروموشن کوٹا کے لئے جو بھی ایسوسی ایٹ پروفیسر رولز کے مطابق اہل ہوتا ہے اس کا ورکنگ پیپر صوبائی سلیکشن بورڈ کو ترقی کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔ سمز و سروس ہسپتال لاہور میں پروفیسرز کی جو اسامیاں خالی ہیں ان کو پُر کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

(د) پرنسپل سمز/سروسز ہسپتال لاہور۔

(ہ) پرنسپل سمز/سروسز ہسپتال لاہور۔

(و) اس وقت کوئی بھی پروفیسر لمبی رخصت پر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!اس سوال میں سروسز ہسپتال کے پروفیسرز کے بارے میں سوال کیا گیا تھا جس کے جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ کل اسامیاں 39 ہیں جن میں سے 10 خالی ہیں۔ یہ تقریباً ایک چوتھائی بنتی ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ سروسز ہسپتال لاہور کا ایک بڑا ہسپتال ہے اور غریب عوام کو صحت کی سہولیات دینے میں اس کا بہت بڑا کردار ہے۔ ایسے میں ایک چوتھائی اسامیاں خالی ہیں اور ان میں سے کئی ایسی ہیں جیسے پروفیسر آف ڈینٹسٹری 13 سال سے خالی ہے اور پروفیسر آف فرانزک میڈیسن چھ سال سے خالی ہے۔ سروسز ہسپتال نہ صرف ایک ہسپتال ہے بلکہ ٹیچنگ ہسپتال ہے تو ان پروفیسرز کی کمی سے یہاں کے طالب علم بھی suffer کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ بہت ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ ایسے کون سے ضروری اقدامات ہیں جو 13 اور 6 سال میں پورے نہیں ہو سکے اور یہ اسامیاں پُر نہیں ہو سکیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ بالکل realities ہیں کہ اس طرح کی صورتحال موجود تھی۔ میں نے آج پہلے بھی لمبی بات کی ہے کہ ڈاکٹرز اور سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی availability ensure نہیں تھی اور بڑی کمی تھی۔ میری معزز ممبر ابھی جو بات کر رہی ہیں کہ پروفیسر آف ڈینٹسٹری کی اسامی 2004 سے خالی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس پروفیسر آف ڈینٹسٹری سارے De Mont جو ہمارا the best institution ہے وہاں پر موجود ہیں۔ یہاں پر یہ اسامی اس لئے خالی ہے کہ یہاں پر availability نہیں تھی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پروفیسر آف کیمیکل پیتھالوجی کی بات ہے کہ یہ اسامی بھی لمبے عرصے سے خالی ہے تو ہمارے پاس پنجاب میں دو پروفیسر آف پیتھالوجی تھے جن میں سے ایک ریٹائرڈ ہو چکے ہیں اور ایک اپنی سروسز پنجاب گورنمنٹ کو دے رہے ہیں۔ ہمارے پاس گائنی کے بے شمار ڈاکٹرز ہیں اور پیتھالوجی کے ہمارے پاس پروفیسرز نہیں ہیں۔ اسی سلسلہ کو redress کرنے کے لئے ہم نے CPSP سے request کی کہ آپ need based specialization کرائیں۔ یہ نہ کریں کہ

تمام کے تمام لوگ gynecologist بن رہے ہیں اور اسی میں specialization کرنا شروع ہو گئے ہیں۔ اب ہم اس کو از سر نو مرتب کرنے جا رہے ہیں اور آج شام 6:00 بجے انشاء اللہ CPSP کا ایک وفد وزیر اعلیٰ پنجاب سے مل رہا ہے اور ہم تمام لوگ بھی اس میں ہوں گے۔

جناب سپیکر! آج ہم ان issues کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کے ساتھ فائنل کریں گے۔ آج کے بعد ہم یہ کوشش کریں گے کہ جو ٹریننگ ہونی ہے، specialization ہونی ہے تو وہ need base ہو۔ ہمیں کتنے پتھالوجسٹ چاہئیں، ہمیں کتنے انستھیزیاسسٹ چاہئیں نہ کہ ہم ایک ہی شعبہ میں لوگوں کو specialization کراتے رہیں۔ انسان اپنے کام سے سیکھتا ہے جو کام کرے گا وہ سیکھے گا اور وہ غلطیاں بھی کرے گا اور جو کام نہیں کرے گا وہ غلطیاں بھی نہیں کرے گا۔ ماضی میں بالکل غلطیاں ہوئیں ہیں ہم نے کی ہیں۔ میں کب کہہ رہا ہوں کہ نہیں ہوئیں لیکن اب الحمد للہ ان چیزوں کو streamline کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ابھی ہمارے پاس مزید دو اڑھائی سال باقی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان issues کو redress کریں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سب سے پہلے ان کا بہت شکریہ کہ انہوں نے admit کیا ہے کہ یہ غلطیاں کرتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ اس میں اور بھی شامل ہیں۔ یہ اکیلے نہیں ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کب تک سروسز ہسپتال کی اسامیاں پُر ہو جائیں گی؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرے ساتھ بھی محکمہ نے ایک زیادتی کی ہے کہ X-Ray مشین ڈنگہ سے اٹھا کر گجرات لگا دی گئی ہے۔ وہاں کے لوگوں نے جلوس نکالے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ وہ بات بعد میں کریں گے۔ آپ نے بات کی ہے جو انہوں نے سن لی ہے۔ آپ یہ بات پہلے بھی کر چکے ہیں۔ انہوں نے آپ کو assurance دلائی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے جیسا کہ ابھی عرض کیا ہے کہ جو اسامیوں کی فہرست دی گئی ہے ان پر کچھ لوگ ہم نے by promotion appoint کئے ہیں، انشاء اللہ ایک دو روز میں ان لوگوں کی joining ہو جائے گی اور شاید کچھ join کر بھی چکے ہوں۔ میں نے

جوtechnicality کی بات کی ہے اور جن دوcadres کوdiscuss کیا ہے۔الحمدللہ میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب گورنمنٹ کی خاصیت ہے کہ ہم اپنی غلطی بھی کھل کر تسلیم کرتے ہیں اور اپنی غلطی پر ضد نہیں کرتے اور اڑتے نہیں۔انشاءاللہ تعالیٰ یہ ہاؤس عوام کی بہتری کے لئے ہے اس میں حکومتی بنچ اور اپوزیشن بنچ مل کر بہتری کی تجاویز دیں۔میں نے عرض کی تھی جسے میںcorrect کر دیتا ہوں کہ جو کام کرتا ہے وہی غلطی کرتا ہے اور جو باتیں کرتا ہے وہ غلطی نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: جی،مہربانی۔اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!سوال نمبر704 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں ہسپتالوں کی مانیٹرنگ کمیٹیوں کی تفصیلات

*704:**ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پورے پنجاب میں بیماریوں کے علاج کے لئے ہسپتالوں اور ہیلتھ سنٹرز کا وسیع نیٹ ورک ہے؟

(ب) یقیناً محکمہ صحت کے اہلکار و آفیسر نگرانی اورfacilitation کے لئے تعینات ہیں لیکن کیا وزیر صحت منتخب نمائندوں پر مشتمل مانیٹرنگ کمیٹی بنانے کا کوئی منصوبہ بنا رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ صحت کے اہلکار اور آفیسرز کی مانیٹرنگ facilitation کی تعیناتی کے علاوہ چیف منسٹر کی ہدایت پر ممبرز قومی وصوبائی اسمبلی پر مشتمل کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جو اپنے اپنے حلقے میں واقع سرکاری ہسپتالوں میں موجود مریضوں کی صحت کے متعلقہ سہولیات کی مانیٹرنگ اور نشاندہی کرتے ہیں۔

گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبر So(PH)9-98/2002(CCRC) مورخہ 13-07-11 کے مطابق مندرجہ ذیل کمیٹیاں بنادی گئی ہیں،نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1	2	3
(1)گلبرگ ٹاؤن	خواجہ عمران نذیر ایم پی اے	پروفیسر،ڈاکٹر عارف محمود صدیقی
	جناب ماجد ظہور ایم پی اے	پروفیسر آف میڈیسن AMIC
	ملک سیف الملوک کھوکھر ایم پی اے	جناح ہسپتال لاہور۔4232211۔0333
(2)سمن آباد ٹاؤن	باؤ اختر علی ایم پی اے	ڈاکٹر طاہر بشیر
	جناب محسن لطیف ایم پی اے	ایسوسی ایٹ پروفیسر آف میڈیسن
	چودھری گلزار احمد گجر ایم پی اے	SIMS سروسز ہسپتال لاہور
		0333-8554514
(3)عزیز بھٹی ٹاؤن	جناب غزالی سلیم بٹ ایم پی اے	ڈاکٹر باسط علی،ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ
	حاجی ملک محمد وحید ایم پی اے	سر گنگا رام ہسپتال لاہور
	چودھری گلزار احمد گجر ایم پی اے	0300-4223278
(4)داتا گنج بخش ٹاؤن	میاں مرغوب احمد ایم پی اے	ڈاکٹر ساجد عبید اللہ
	چودھری یاسین سوہل ایم پی اے	ایسوسی ایٹ پروفیسر آف میڈیسن
	چودھری شاہ زیب ایم پی اے	میو ہسپتال لاہور(8403889۔0300)
(5)شالیمار ٹاؤن	جناب محمد وحید گل ایم پی اے	ڈاکٹر اقبال احمد اظہر۔ایسوسی ایٹ
	جناب حبیب اعوان ایم پی اے	پروفیسر آف پیڈیٹرک میڈیسن
	جناب رمضان صدیق بھٹی ایم پی اے	میو ہسپتال لاہور۔(9421706۔0300)
(6)نشتر ٹاؤن / واہگہ ٹاؤن	میاں نصیر احمد ایم پی اے	ڈاکٹر تنویر السلام۔ایسوسی ایٹ پروفیسر آف میڈیسن
	جناب توصیف شاہ	PGMI لاہور جنرل ہسپتال لاہور
		(4247646۔0300)

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میں جز(ب)کے حوالے سے بات کر رہا ہوں کہ انہوں نے جو مانیٹرنگ کے لئے لسٹ فراہم کی ہے۔وزیر اعلیٰ نے ہدایت کی ہے کہ مانیٹرنگ کمیٹیاں قومی اور صوبائی اسمبلی کے ممبران پر مشتمل بنائی جائیں۔یہ جو لاہور میں لسٹ دی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس میں اپوزیشن کے ممبران بھی شامل کر دیئے جاتے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں تھا کیونکہ ایوان کے دونوں اطراف میں جو لوگ بیٹھے ہیں وہ سب پنجاب کی بہتری چاہتے ہیں۔اگر یہ شامل کر لیتے تو اس سے ایک اچھا gesture بھی جاتا ہے اور مانیٹرنگ بھی اس حوالے سے بہتر ہوتی ہے۔

جناب سپیکر!دوسرا یہ ہے کہ یہ صرف لاہور کا ڈیٹا ہے جبکہ میں نے جو سوال محکمہ صحت کے حوالے کیا تھا وہ پورے پنجاب پر محیط ہے تو کیا باقی پنجاب میں اس طرح کی مانیٹرنگ کمیٹیاں بنائی گئی ہیں یا بنانے کا ارادہ ہے؟یہ جو مانیٹرنگ کمیٹیاں جاتی ہیں اس کی مانیٹرنگ کے حوالے سے کوئی parameters

بھی گئے ہیں یعنی تمام ایم پی اے صاحبان تو ڈاکٹر نہیں ہیں ان میں چند ہی ڈاکٹر ہیں اب جب وہ مانیٹرنگ کے لئے جاتے ہیں تو انہیں کوئی اندازہ نہیں ہوتا کہ کیا چیز دیکھنی ہے کیا چیز نہیں دیکھنی ہے؟

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میرا خیال ہے کہ اس طرف تو صرف ایک ہی ڈاکٹر ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرے ضمنی سوال کا دوسرا جزیہ ہے کہ کیا کوئی یہ جو مانیٹرنگ کمیٹیاں جاتی ہیں اس کی مانیٹرنگ کے حوالے سے کوئیparameters بھی بنائے ہیں کہ ان parametersپر یہ مانیٹرنگ کریں گی تو اس کے بارے میں ذرا ارشاد فرمادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! پہلی جو آپ نے مانیٹرنگ کمیٹی کے حوالے سے بات کی ہے میں اس کو تھوڑا ساdefineکر دیتا ہوں کہ 2013 میں یہ نوٹیفکیشن کیا گیا تھا اور اس میں لاہور کے کچھ towns کوmention کیا گیا تھا یہ آپ کی بہت اچھی تجویز ہے ہم بالکل اس کا خیر مقدم کریں گے اور ہمارے جو اپوزیشن کے بہن بھائی ہیں اگر وہ اس کمیٹی میں شامل ہونا چاہیں گے تو ہم ان کو بڑی خوشی سے شامل کریں گے۔ جو لوگ ہمارے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتے ہیں تو حکومت پنجاب ان کا فوری مانیٹرنگ کمیٹی میں نوٹیفکیشن کرنے کے لئے تیار ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جو مانیٹرنگ کمیٹیوں کی بات ہے یہ میں نےChief Minister Health Reform Road Mapکا ذکر کیا ہے کہ اس کے آنے کے بعد ہمیں اپنی بہت ساری کمیوں کا احساس ہوا اور آج الحمدللہ ہمHealth Reform Road Mapکے ذریعے اس پوزیشن میں ہیں کہ ہمیں آج پنجاب کےDHQ, THQ and BHQ,sکی پوزیشن روزانہ کی بنیاد پر دوپہر کے وقت ہمیں پتا ہوتی ہے کہ آج کتنے ڈاکٹرavailableہوئے، کتنے مریضوں کو دوائی ملی اور کتنے لوگوں کوattendنہیں کیا گیا اور آج کوئیBHUایسا تو نہیں ہے جو کہ بند رہا ہو تو وہاں پرdaily ME,sجاتے ہیں اورdaily visitکرتے ہیں اور رپورٹ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے تعاون سے جوdash boardچل رہا ہے اس پرuploadہوتی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ جو کمشنرز اور ڈی سی اوز ہیں ان کی زیر نگرانی اور ان کے ساتھ ساتھ ہم ایم پی ایز کوattachکرنے جا رہے ہیں جو اپنے اپنے ڈویژن میں اپنے تعلقہHospitals، DHQ،THQاور اگرTertiary Care Hospitalبھی موجود ہیں تو ان کو بھیvisitکیا کریں گے، اس سے ہمیں بہت خوشی ہوگی اور میں بالکل اس کوensureکرواؤں گا اور میں انشاءاللہ اس کی assuranceدے رہا ہوں کہ ہم اپنے جو ممبران اسمبلی ہیں ان میں جو ہمارے اپوزیشن کے بہن بھائی

ہیں ان کو بھی ان کمیٹیز میں ساتھ شامل کریں گے تاکہ ہم لوگ مل کر health facilities کو بہتر کرنے کے لئے کام کر سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ چونکہ اب لوکل باڈیز کے الیکشن ہو گئے ہیں اور جو ڈسٹرکٹ ہیلتھ کمیٹیز ہیں ان کا قیام بھی اب عمل میں آجائے گا تو تمام ڈسٹرکٹ میں ہمارے جو elected representative ہیں ان کی نگرانی میں مانیٹرنگ کمیٹیز بھی ساتھ ساتھ کام کریں گی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ جب ہم سب مل کر کام کریں گے تو جو مزید کمیاں رہ گئی ہیں وہ بھی دُور ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے۔۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ضمنی سوال آپ کی طرف سے نہیں ہو گا یہ سوال جنہوں نے کیا ہے ان کو بولنے دیں۔ محترمہ! آپ کیا کر رہی ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! خواتین کو نظر انداز کیا گیا ہے جبکہ کمیٹی میں مرد ہی مرد شامل ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! جی، جی، وہ خواتین کی بات بھی کر رہے ہیں۔ میں آپ کی بات بعد میں سنتا ہوں۔ جی، خواتین ڈاکٹر صاحبان!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے جو ضمنی سوال کیا تھا اس میں، میں نے یہ بڑا specifically پوچھا تھا کہ۔۔۔

MR SPEAKER: Order please, Order please.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا specific question یہ تھا کہ یہ جو مانیٹرنگ کمیٹیاں، مانیٹرنگ کے لئے بنائی گئی ہیں ان کو کوئی parameters یا Performa بنا کر دیا گیا ہے جس کے مطابق وہ مانیٹر کریں۔

جناب سپیکر! دوسرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ بات بھی کر دی ہے کہ ہیلتھ کمیٹی کے ساتھ ظاہر ہے اب ایجوکیشن کمیٹی بھی بنے گی۔ میں ان کی خدمت میں بہت ہی دردمندانہ یہ عرض کروں گا کہ براہ مہربانی اب ڈی سی او اور کمشنر کو اس کا انچارج نہ بنایا جائے آپ ان کو ہر معاملے کے اندر کیوں گھسیٹتے ہیں؟ آپ اپنے لوگوں پر اعتماد کریں اور اپنے کسی ایم این اے یا ایم پی اے کو اس کمیٹی کا

چیئرمین بنائیں۔اگر آپ اپوزیشن کو ڈالنا چاہتے ہیں تو وہ ممبر کے طور پر شریک ہو جائیں گے لیکن یہاں پر ہر چیز کا گھنٹہ گھر ڈی سی او اور کمشنر کو بنایا جاتا ہے تو اس سے avoid کریں۔اس نظام کے حوالے سے میں بالکل یکسو ہوں کہ اس ملک میں سی ایس پی، بیورو کریسی بھی ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے چونکہ ان کو پبلک کے معاملات کا علم نہیں ہوتا وہ ائر کنڈیشن کمروں میں بیٹھ کر پالیسیاں بناتے ہیں اس کے مقابلے میں ایم این اے،ایم پی اے جو grass route پر face کر رہا ہوتا ہے وہ ان سے زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کیا پبلک کے مسائل ہیں تو اس لئے براہ مہربانی اپنے لوگوں پر اعتماد کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!ان کی بات ہم نے already سن لی ہوئی ہے۔میں یہ بات clear کر دوں کہ جو مانیٹرنگ کمیٹیز ڈی سی او کمشنر کا میں نے حوالہ دیا ہے اس میں جو ہمارے ممبران اسمبلی جو کہ elected members ہوں گے وہ انشاء اللہ ان کمیٹیز کو head کریں گے اور ڈی سی او اور کمشنر زان کو assist کریں گے۔SOP's کے حوالے سے بات یہ تھی اس کے SOP's complete بن چکے ہیں اور جو بھی visit پر جائے گا وہ ان SOP's کے تحت ایک check list ہو گی اس کے مطابق اس کو visit کرے گا اور اپنی رپورٹ وہیں پر submit کر کے آئے گا اور اس کی ایک کاپی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو یادداشت کے طور پر آئے گی۔وہ SOP's الحمدللہ تیار ہو چکے ہیں اور check list بھی انشاء اللہ تیار ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر:اگلا سوال محترمہ!۔۔۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر:جناب سپیکر!ہم عورتوں کے ساتھ بھی انصاف کیا جائے ہم میں سے ڈاکٹر بھی اور non doctor بھی ہیں۔ہم کو بھی اس کمیٹی میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،ان کی بات پر بھی غور کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!ہم خواتین کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ اس میں ممبر ڈال دیتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر:جناب سپیکر!ایک ڈاکٹر کسی چیز میں زیادہ فرق کر سکتا ہے یا non doctor؟

جناب سپیکر:خواتین کی بات غور سے سنیں اور اس پر عمل بھی کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر!2013 میں یہ نوٹیفکیشن ہوا تھا۔۔۔

MR SPEAKER: Order please, Order please.

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: ادھر سے ایک ضمنی سوال آگیا ہے وہ سنیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جواب دیا ہے کہ صوبے میں ہر BHU کو check کیا جارہا ہے۔

MR SPEAKER: Order please.

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو تین BHU,s لیہ کے نام بتاتا ہوں جو کہ functional نہیں ہیں۔ جہاں پر ڈاکٹر نہیں ہیں تو خدارا on the floor of the House ہم یہ روز چلاتے ہیں کہ جوابات تو ٹھیک دیئے جائیں۔ سمرا نشیب، بکری احمد خان اور بیٹ وساوا یہ تین BHU,s کے نام میں mention کر رہا ہوں اگر وہ آج functional ہیں تو مجھے بتائیں ورنہ یہ روز جھوٹ کا پلندہ کیوں یہاں آجاتا ہے؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! انہوں نے 99.9 فیصد کہا ہے کہ functional ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں تھوڑا سا معزز ممبر کو بتا دیتا ہوں کہ میں نے یہ بتایا تھا کہ Chief Minister Health Reform Road Map شروع کرنے سے پہلے ہمارے آدھے سے زیادہ BHU,s functional نہیں تھے میں نے یہ بہت clear بات کی تھی اور اس کے بعد میں نے کہا تھا کہ چند ماہ کی محنت کے بعد اتنی improvement آگئی ہے کہ more than 90 percent BHU,s functional ہیں۔ اگر جو رہ گئے ہیں وہ بھی ہمارا جو Chief Minister Health Reform Road Map ہے اس میں ہمیں daily کی پوزیشن پتا چل رہی ہے ہم نے جو 917 doctors recruit کئے ہیں وہ اسی لئے کئے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جن تین BHU,s کا انہوں نے ذکر کیا ہے وہ خصوصی طور پر نوٹ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! وہ ہم نے نوٹ کر لیا ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ صرف لاہور کی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! نہیں، آپ کیا بات کر رہے ہیں وہ پورے پنجاب کی بات کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں پورے پنجاب کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! ہمارے ایک ممبر ناراض ہو کر ایوان سے چلے گئے ہیں ان کو واپس بلائیں۔

جناب سپیکر: راؤ صاحب! جی، اُن کو بلواتے ہیں۔ جائیں آپ ذرا تشریف لے جائیں اور منا کر لائیں۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو بھیج دیں۔

جناب سپیکر: راؤ صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ آپ ان کو لے کر آئیں۔ اگلا سوال نمبر 2323 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! .On her behalf

(اس مرحلہ پر راؤ کاشف رحیم خان اور ڈاکٹر مراد راس صاحب میاں طاہر کو منانے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 2388 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولنگر: بی ایچ یو چک نمبر 235/9آر کا آغاز و دیگر تفصیلات

*2388: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر کے چک 235/9-R میں بی ایچ یو کو کب operational کیا گیا اور سٹارٹ کئے گئے سال میں اس کو کتنا فنڈ جاری کیا گیا؟

(ب) مذکورہ بی ایچ یو میں کل کتنا سٹاف ہے تمام سٹاف کے نام، پتا جات اور عہدہ جات کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے نیز شروع سے اب تک اس بی ایچ یو میں کل کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) BHU 9R/235 سال 1981 میں operational کیا گیا اور پہلے سال میں مبلغ 8000/۔ روپے فنڈ جاری کیا گیا۔

(ب) اس وقت مذکورہ بی ایچ یو میں درج ذیل سٹاف تعینات ہے۔

1۔ مشتاق، ہیلتھ ٹیکنیشن	2۔ عبدالستار، ڈسپنسر
3۔ محمد وقاص، کمپیوٹر آپریٹر	4۔ شاہد نواز، سکول ہیلتھ نیوٹریشن سپروائزر
5۔ رابعہ مدثر، LHV	6۔ عنیزہ رفیق، LHV
7۔ منزہ طفیل، کمیونٹی مڈوائف	8۔ رمضان، چوکیدار
9۔ محمد اقبال، نائب قاصد	

نیز بجٹ اور ڈیمانڈ کے مطابق آج تک 1122000/۔ روپے کی ادویات فراہم کی گئیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ BHU 1981 میں operational ہوا تھا تو یہاں آخر پر جو ڈاکٹر تھا وہ کب تعینات ہوا تھا، اِس وقت ڈاکٹر ہے یا نہیں اور اگر نہیں ہے تو کب اس BHU میں آخری ڈاکٹر تھا کیونکہ اس لسٹ میں اُس کا نام نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ نے جز (الف) میں جو جواب دیا ہے اس کی وہ بات کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ کون سا سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: سوال نمبر 2388 ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرے پاس سوال کچھ اور ہے۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 2388 کے حوالے سے وہ پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! شاید لسٹ میں miss ہو گیا ہے۔ یہ سوال ذرا repeat کر دیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں سوال اور جواب بھی پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ جواب ہی کی بات کریں کیونکہ سوال تو اُن کو مل گیا ہو گا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اُن کو نہیں ملا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! مسئلہ کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرے پاس جو فائل ہے شاید اس میں کہیں miss ہو گیا ہے۔ میری فائل یہ سوال show نہیں کر رہی بلکہ کچھ اور show کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: یہ ضلع بہاولنگر کے BHU کا سوال ہے۔ سوال کا نمبر 2388 ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ براہِ مہربانی ضمنی سوال ذرا repeat کر دیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! جز(ب) میں سٹاف کی جو detail دی ہوئی ہے اُس میں ڈاکٹر کا ذکر نہیں ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس BHU میں last جو ڈاکٹر appoint ہوا تھا وہ کب ہوا تھا، کیا 1981 سے ڈاکٹر نہیں ہے یا ایک مہینہ پہلے سے نہیں ہے، اس کو clear کر دیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں اس وقت آپ کو یہ بتانے کی position میں نہیں ہوں کہ last time ڈاکٹر کب appoint ہوا تھا لیکن میں نے جیسے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ 75 فیصد availability کو ہم نے ensure کر لیا ہے and I hope that rest of 25 percent انشاء اللہ تعالیٰ ہم اگلے ڈیڑھ سے دو ماہ میں complete کر لیں گے۔ ہم نے ایک rotation system شروع کیا ہوا ہے کہ جہاں پر ہمارے پاس قریبی مرکز میں ڈاکٹر موجود ہیں اُن کو بعض دفعہ rotate کروا لیتے ہیں یعنی دو یا تین دن ایک BHU میں اور اگلے دو تین دن دوسرے BHU میں وہ ڈاکٹر کام کر لیتے ہیں۔ جیسے ہی ہمارے پاس یہ availability ہو جائے گی تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ 100 فیصد ensure کر لیں گے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میری آپ سے request ہے کہ اس سوال کو pending کیا جائے کیونکہ سوال کے حوالے سے ان کے پاس کوئی information نہیں ہے اس لئے یہ سوال کرنا بنتا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے ٹھیک نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس سوال کو آپ pending کر دیں کیونکہ میرے سوال کی بنیاد یہ ہے کہ اس کے end پر یہ لکھا ہوا ہے کہ بجٹ کی demand کے مطابق آج تک 11 لاکھ روپے کی ادویات دے دی گئی ہیں۔ اگر وہاں پر ڈاکٹر ہی نہیں ہے تو کیا یہ ادویات ڈسپنسر، کمپیوٹر آپریٹر یا LHVs دے رہے ہیں؟ اس لئے میری request یہ ہے کہ اس سوال کو pending کر لیا جائے تاکہ ان ساری چیزوں کے ساتھ پارلیمانی سیکرٹری صاحب prepared ہو کر آئیں۔ یہ کام بڑا اچھا کر رہے ہیں لیکن اس کا فائدہ نہیں ہے کیونکہ یہ ایک useless exercise ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! اگلا سوال آپ کا ہے لیکن مجھے یہ بتائیں کہ آپ کا سوال کیسے ہو گا کیونکہ ایک سوال آپ نے on behalf کیا ہے اور ایک اپنا take up کیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کے اختیار سے take up کروں گا۔

جناب سپیکر: نہیں۔ یہ میرے اختیار میں نہیں ہے جس طرح آپ کہہ رہے ہیں۔ یہ آپ کو پہلے سوچنا چاہئے تھا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے on his behalf یا on her behalf جتنے بھی سوالات take up کئے ہیں اس حوالے سے گزارش ہے کہ میں نے ہمیشہ ایوان کے اندر ایک مثبت بات کرنے کی کوشش کی ہے اور ایک مثبت چیز کو ہی میں اٹھاتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ آپ کی بات درست ہے لیکن آپ نے دو سوالات لے لئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ آپ rules relax کر کے take up کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ایسے rules relax نہیں ہوتے۔ مجھے پھر ایوان میں اسے put کرنا پڑے گا جس کا کوئی اور جواب آئے گا اور اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ آپ کا اختیار ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ آئندہ سے محتاط رہنا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آئندہ سے محتاط رہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2484 ہے۔

جناب سپیکر: اس پر تو میری اور آپ کی بات ہو گئی ہے۔ اب آپ مہربانی کریں۔ اب ہم اگلے سوال پر چلتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال pending کر دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ڈاکٹر صاحب کے کہنے پر ان کا سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! On her behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2829 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ فائزہ احمد ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سروسز ہسپتال میں ڈائیلسز مشینوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2829: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں کتنی ڈائیلسز مشینیں ہیں اور یہ کہاں کہاں پر نصب ہیں؟

(ب) یہ مشینیں کب خرید کی گئی تھیں، ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی؟

(ج) ان مشینوں کو کون کون operate کرتا ہے ان کا نام، عہدہ، گریڈ کیا کیا ہیں؟

(د) ان میں سے کس کس کو کہاں کہاں سے تربیت دلوائی گئی؟

(ہ) ان مشینوں کے سال 12-2011 اور 13-2012 کی مرمت/دیکھ بھال کے اخراجات سال وار بتائیں؟

(و) ان مشینوں پر ڈیلی کتنے مریضوں کاڈائیلسز کیا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سروسز ہسپتال میں کل 9 ڈائیلسز مشینیں ہیں، سات مشینیں یورالوجی وارڈ ایمر جنسی کے اوپر پہلی منزل اور دو مشینیں میڈیکل اسپیشل وارڈ کے ساتھ گراوئنڈ فلور پر نصب ہیں۔

(ب) آٹھ مشینیں 2004 میں بذریعہ PC–1 سے خریدی گئیں اور ان پر کل لاگت چھ ملین روپے آئی ایک مشین 2010 میں عطیہ میں دی گئی۔

(ج) ان تمام مشینوں کو ڈائیلسز ٹیکنیشن اور، کوالیفائڈ نیفرالوجسٹ کی زیر نگرانی operate کیا جاتا ہے۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) نیفرالوجسٹ پاکستان کالج آف فزیشن اینڈ سرجن سے کوالیفائیڈ ہے اور 2007 میں ایف سی پی ایس (نفرالوجی) میں پاس کیا جبکہ ٹریننگ نفرالوجی یونٹ شیخ زید ہسپتال لاہور سے حاصل کی

(ہ) ان مشینوں کی دیکھ بھال / مرمت کے سالانہ اخراجات درج ذیل ہیں:

سال 12۔2011	-/14,11,200 روپے
سال 13۔2012	-/1, 72, 800 روپے

(و) ان مشینوں پر روزانہ تین شفٹوں کے دوران 30 مریضوں کاڈائیلسز کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس میں سوال کیا گیا تھا کہ یہ مشینیں کب خریدی گئیں اور ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی؟ اس کا جواب آیا ہے کہ یہ مشینیں 2004 میں بذریعہ PC-1 سے خریدی گئیں، ان پر لاگت چھ ملین روپے آئی ہے اور ایک مشین جو بعد میں آئی ہے وہ بھی عطیہ کے طور پر دی گئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2004 میں جب چودھری پرویز الٰہی کا دَور تھا اُس وقت مشینیں خریدی گئیں اور بعد میں بھی ایک مشین آئی جو کہ عطیہ کے طور پر دی گئی، کیا اتنے بڑے عرصہ کے دوران گورنمنٹ نے اس ہسپتال کو کوئی مشین provide نہیں کی؟ یہ آٹھ مشینیں چودھری پرویز الٰہی کے دَور میں دی گئیں تو مہربانی کر کے بتایا جائے کہ اس دوران کوئی مشین provide نہیں کی گئی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا بغیر مشین کے کام چل رہا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر!لاہور میں الحمدللہ کتنے ہسپتال ہیں اور ہمارا اللہ کے فضل وکرم سے میاں محمد شہباز شریف کا ڈائیلسز free کا بہترین پروگرام چل رہا ہے حالانکہ ڈائیلسز free کرنے کا پروگرام میاں محمد شہباز شریف نے اپنے پرانے دَور میں شروع کیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے قوم کی ایک ایسی خدمت کی تھی جس کے نتیجے میں آج بھی دعاؤں کی وجہ سے وہ اقتدار میں ہیں اور اللہ کے فضل سے عزت کے ساتھ اقتدار میں ہیں۔ ڈائیلسز مشینوں کا load دیکھنا ہوتا ہے کہ کس ہسپتال میں کتنے مریضوں کا رش ہے۔ چونکہ ہم نے لاہور کے تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں الحمدللہ ڈائیلسز کے بہترین انتظامات کر رکھے ہیں اس لئے سروسز ہسپتال میں اس طرح سے patient load محسوس نہیں کیا گیا، اگر ہم محسوس کریں گے کہ سروسز ہسپتال میں مزید ڈائیلسز مشینوں کی ضرورت ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ensure کر لی جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!اِن کی طرف سے کوئی مشین نہیں دی گئی۔ جو چودھری پرویز الٰہی صاحب نے دی تھیں اس کے بعد کوئی نئی مشین نہیں دی گئی؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہی ہیں کہ وہاں کوئی مشین دی گئی ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر!میں نے بڑا واضح بتا دیا ہے کہ patient load کے مطابق ہم نے مشینیں provide کرنی ہیں نہ کہ مشینیں ایسے ہی provide کر دینی ہیں۔ چونکہ ہم نے لاہور میں بہت سارے ڈائیلسز سنٹرز بنائے ہوئے ہیں جو بڑی کامیابی سے لوگوں کے مفت ڈائیلسز کر رہے ہیں لہٰذا اسی وجہ سے سروسز ہسپتال پر وہ load نہیں ہے۔ اگر باقی ہسپتالوں میں سنٹرز نہ ہوتے تو پھر یہاں بھی load ہوتا۔ نئی مشینوں کی ضرورت اُس وقت پڑے گی جب سروسز ہسپتال پر load increase کرے گا لیکن جب تک load increase نہیں کرے گا تب تک ہم نئی مشینیں نہیں دیں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!میری انفارمیشن کے مطابق میو ہسپتال میں بھی کتنا work load ہوتا ہے اور requirements بھی بہت زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!آپ میو ہسپتال کا بھی خیال کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اگر سروسز ہسپتال اتنا اہم ہسپتال نہیں ہے اور load نہیں ہے تو پھر کون سا ایسا ہسپتال ہے جس پر load ہے اور اُس کی انہوں نے requirement پوری کی ہے؟ میو ہسپتال میں سرجیکل ٹاور کی اگر بات کریں تو وہ بھی ویسے کا ویسا ہی پڑا ہوا ہے۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری یہ نہ کہیں کہ سروسز ہسپتال میں اتنا load نہیں ہے کیونکہ تمام ہسپتالوں میں load رہتا ہے۔ جو کچھ چودھری پرویز الٰہی کے دَور میں ہوا تھا اُس کے بعد وہاں پر سب کام ٹھنڈا پڑ گیا ہے۔ بہت شکریہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: پہلے اِن کی بات کا جواب تو آنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میری معزز بہن جو کہنا چاہتی تھیں وہ انہوں نے کہہ لیا ہے۔ بہر حال اچھی بات ہے اور انہیں بھی پتا ہے کہ وہ کیا کہہ رہی ہیں؟ چونکہ میں نے load کو divide کرنے کی بات کی ہے، جب آپ ایک ہی ہسپتال میں ایک ہی facility رکھیں گے تو obviously اس پر load بہت زیادہ ہو گا۔ الحمد للہ اس کے بعد شہر میں کئی نئے ہسپتال بنے ہیں۔ میری اپنی constituency میں میاں محمد شہباز شریف نے شاہدرہ ٹیچنگ ہسپتال پچھلے دَور میں بنایا جس میں بہترین ڈائیلسز سنٹر کام کر رہا ہے، شیخ اعجاز ویلفیئر سنٹر جناح ہسپتال میں کام کر رہا ہے، کوٹ خواجہ سعید میں ڈائیلسز سنٹر کام کر رہا ہے اور پورے لاہور کے تمام ہسپتالوں میں ڈائیلسز سنٹر کام کر رہے ہیں۔ اب patient load divide ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! اگر ہم سمجھیں گے کہ سروسز ہسپتال میں load زیادہ ہو گیا ہے یا patient کو attend کرنے کی صلاحیت کم ہو گئی ہے تو ہم بالکل وہاں پر نئی مشین فراہم کر دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! خواجہ صاحب نے حکومت کے بارے میں جو فرمایا ہے ٹھیک ہی کہا ہو گا۔ ہم تمام دوست احباب صبح اپنے اپنے دفاتر میں بیٹھتے ہیں تو ایسے مسائل روزانہ دیکھتے ہیں۔ میں ڈائیلسز کے حوالے سے صرف یہ گزارش کروں گا کہ غریب مریض رُل کر رہ گیا ہے۔ یہ تعریفیں ضرور کریں کیونکہ ان کا حق بنتا ہے۔ یہ ڈھنڈورا پیٹیں، اخباروں میں اشتہار دیں، ٹی وی پر چلائیں یا جو مرضی کریں لیکن صرف ایک چھوٹی سی humble request ہے کہ مہربانی کر کے ڈائیلسز مشینیں دوسرے ہسپتالوں کو منگوا کر ضرور provide کریں اور اُن کی capacity بڑھائیں کیونکہ غریب آدمی کے پاس

کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ میرے گھر کی پچھلی گلی میں ایک خاتون رہتی ہے جس کی میں مثال دیتا ہوں۔ اُس عورت کے لئے میں نے تمام ہسپتالوں کے چکر لگائے کہ مہربانی کر کے اس کے ڈائیلسز کر دو لیکن وہ کہتے ہیں کہ جگہ نہیں ہے۔ جو بھی مریض آتا ہے اُس کے ساتھ یہی سلوک ہو رہا ہے۔ یہ cosmetic جو مرضی کریں اس سے ہمیں کوئی غرض نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں تعریف کر دیتا ہوں لیکن کم از کم مہربانی کر کے on ground جو reality ہے اسے بھی face کر لیں کیونکہ ہم نے اللہ کو جواب دینا ہے۔ حکومت کی تعریفیں کریں اور وہ میں بھی کر دیتا ہوں لیکن آپ کم از کم کچھ تو دیں۔ خواجہ سلمان صاحب ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ دونوں بڑے محنتی ہیں جن کی میں تعریف کرتا ہوں کہ بہت اچھے لوگ ہیں لیکن تعریف اور حمایت کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ بس کر دیں، please یہاں پر خواجہ صاحبان سے میں ایک request کروں گا کیونکہ آپ دونوں صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں اور سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! عوام کی خدمت کرنا ٹھیک ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بڑے افسوس کی بات ہے کہ کارڈیالوجی لاہور میں نئی انتظامیہ لائے ہیں اور میں آپ کو اس کی سٹوریاں بتاؤں جو وہاں پر آپ کر رہے ہیں mortality rate وہاں پر 9 سے 10 فیصد ہو گیا ہے، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب اور مشیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو ان بے چاروں کا ہسپتال میں کیا عمل دخل ہے؟ ان کو تو ادھر کوئی پوچھے گا بھی نہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ ضمنی سوال کریں گے یا تقریر کرتے رہیں گے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ سوال بڑا اہم ہے اور میرے حلقے کے آدمی کا انہوں نے آپریشن کر کے اسے مار دیا ہے جس کے پانچ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میاں صاحب! آپ ایسے نہ کریں۔ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ ضمنی سوال کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ میرا فورم ہے اور اس پر میں بات کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں آپ سے request کروں گا کہ mortality ratio 9 سے 10 فیصد ہے اور آپ نے سینئر رجسٹرار کو ایسوسی ایٹ پروفیسر بنا دیا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا بنایا گیا؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری ایک request سن لیں کہ وہاں کا سرجیکل آڈٹ کروادیں کیونکہ وہاں پر پچاس ہزار روپے کا جو سٹنٹ ہے جو during the سرجری ہے، اس کو LP کی شکل میں ایک لاکھ پانچ ہزار روپے پر اس فریحہ سے زبردستی دستخط کروائے جا رہے ہیں جس کو suspend کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس سوال پر ضمنی سوال کریں اور مہربانی کریں کیونکہ جب صحت پر بحث ہو گی تو آپ کو وقت ملے گا اور اس وقت ساری باتیں کر لینا۔ نہیں۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری، سیکرٹری صحت بیٹھے ہیں تو مجھے جواب دیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میاں صاحب! ایسے نہ کریں کیونکہ دوسرے ساتھیوں کا بھی وقت ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ مجھے جواب دے دیں کہ آپ کرپٹ ترین بندوں کو پی آئی سی کے اندر لگا کر لوگوں کا قتل عام کر رہے ہیں اور روز قیامت وزیراعلیٰ صاحب اور پوری کابینہ۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مجھے اس کا جواب چاہئے۔

جناب سپیکر: جب صحت پر بحث ہو گی تو آپ کو اس کے جواب بھی ملیں گے اور آپ سے سوال بھی ہوں گے۔ صحت پر جب بحث ہو گی تو اس وقت یہ بات کریں۔ اب ضمنی سوال کریں۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میاں صاحب میرے نہایت محترم بھائی ہیں لیکن emotional ہو رہے ہیں۔ جہاں تک اس death کا تعلق ہے جس کے پانچ بچے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ death جس کی بھی ہو انتہائی قابل افسوس بات ہے مگر ہم یہ کہیں کہ کسی ڈاکٹر نے جان بوجھ کر کسی مریض کو موت کے منہ میں بھیج دیا ہے تو یہ مناسب بات نہیں ہو گی۔ ہمیں یہ نہیں کہنا چاہئے۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر سینئر رجسٹرار ایسوسی ایٹ پروفیسر بن کر آپریشن کرے گا تو یہی حال ہو گا۔ میں نے اسے کہا کہ یہ بندہ ہے جس کا آپریشن کرنا ہے ٹھیک ہے جی، انہوں نے ایم ایس شہباز

کے حوالے کیا، آپ نے ڈاکٹر وحید جو پروفیسر ہیں، آپ کے پاس کل چار پروفیسرز ہیں، ایک پروفیسر پرویز کو آپ نے نکال دیا، ڈاکٹر وحید کو بھی آپ نے نکال دیا باقی پی آئی سی کو [******]۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میاں صاحب! آپ ایسی بات نہ کریں۔ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! مجھے میاں صاحب کی بات سمجھ میں نہیں آئی کہ انہوں نے کیا جواب لینا ہے؟

جناب سپیکر: جو الفاظ غیر پارلیمانی استعمال کئے گئے ہیں انہیں حذف کر دیا جائے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میاں محمد اسلم اقبال نے جو بات کی ہے یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ وہاں پروفیسر وحید کو پچھلے تین ماہ سے کھڈے لائن لگایا ہوا ہے اور جونیئر لوگوں کو appoint کیا ہوا ہے۔ پورے پنجاب کے اندر جو سب سے قابل آدمی پروفیسر وحید، جس نے سب سے زیادہ جونیئر ڈاکٹرز کو trained کر کے آپریشن کرنے کے قابل بنایا ہے، ان کو وہاں سے move کر کے OSD بنایا ہوا ہے اور جو لوگ competent نہیں ہیں، ان کے ذریعے سے یہ آپریشن کروائے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ابھی ڈائیلسز مشینوں کی بات ہو رہی تھی، میو ہسپتال میں ایم آئی آر مشین نہیں ہے۔ مختلف ہسپتالوں میں ترقیاتی کاموں کے لئے جو پیسے رکھے تھے، میں ایک منٹ میں صرف بتانا چاہتا ہوں کہ 16-2015 میں محکمہ صحت کے لئے ترقیاتی کاموں کے لئے 22۔ارب 83 کروڑ روپے رکھے گئے تھے جن میں سے دسمبر 2015 تک 8۔ارب 59 کروڑ روپے جاری کئے گئے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ ضمنی سوال ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے کہ خرچ 3۔ارب 9 کروڑ روپے ہوئے اور 16-2015 میں ترقیاتی کاموں کے لئے 9۔ارب 49 کروڑ روپے رکھے گئے تھے۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اچھا نہیں لگتا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اوران پراجیکٹس پر جب۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! جب صحت پر بحث ہوگی تو آپ اس وقت بات کر لیں۔ یہ کیا کر رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ صحت کا معاملہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! جنہوں نے سوال تیار کئے ہیں ان کا کیا قصور ہے؟ بڑا افسوس ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ کل بجٹ کا 989. فیصد بنتا ہے۔ یہ پیسے صرف اورنج لائن ٹرین پر لگ رہے ہیں۔ مشینیں خراب ہیں، ڈائیلسز نہیں ہو رہے، ایم آئی آر مشینیں نہیں ہیں اور ہسپتالوں کی حالت بُری ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میاں صاحب! ایسے بات نہ کریں۔ مجھے ان سے جواب لینے دیں۔ مہربانی کریں اور تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ڈینٹل ہسپتال بند پڑا ہے، کارڈیالوجی ہسپتال وزیر آباد بند پڑا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ایسے نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ اربوں روپے surrender کر کے اورنج ٹرین پر لگا رہے ہیں اور ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں اور احتجاجاً ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پہلے آپ یہاں پر یقین دہانی کرائیں کہ صحت کے بجٹ کے پیسے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ احتجاج نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم احتجاجاً اس ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید) کی سربراہی میں میاں محمد اسلم اقبال کے علاوہ باقی معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: نہیں۔ میاں صاحب! ایسے نہ کریں۔ یہ مناسب نہیں ہے اور ان کا جواب تو سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! خیبر پختونخوا میں ہسپتالوں کا ان کی حکومت نے بیڑہ غرق کر دیا ہے۔ میاں محمد اسلم اقبال نے کہا کہ اس مریض کا سرجیکل آڈٹ کروا لیا جائے۔ میرٹ کی بات ہے اور اس کی موت کا ہم آڈٹ کروا لیتے ہیں لیکن نہایت محترم بڑے بھائی میاں محمود الرشید نے کہا ہے تو میں ان سے request کروں گا کہ جو facts & figures ہمیں بتائے جا رہے ہیں، آپ نے جو دورے کئے اور آپ نے جا کر ہسپتالوں کی حالت دیکھی۔ میں ان سے request کروں گا کہ ہم ان کے ٹی اے / ڈی اے کا بھی انتظام کرتے ہیں کہ یہ خیبر پختونخوا میں جا کر ہسپتالوں کو چیک کریں اور دیکھیں کہ وہاں پر کتنی ایم آئی آر مشینیں ہیں اور یہ وہاں جا کر چیک کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ یہ مناسب بات نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جب یہاں پر ڈاکٹر احتجاج کرتے ہیں تو یہ سڑکوں پر ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور جب وہی ڈاکٹر ان کے صوبے میں احتجاج کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ مریضوں کے ساتھ زیادتی ہے تو یہ منافقانہ پالیسی بند کی جائے۔۔۔

جناب سپیکر: خواجہ صاحب! آپ ایسے نہ کریں، یہ مناسب نہیں ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ اورنج ٹرین کی ان کو چڑ ہو رہی ہے لیکن اورنج ٹرین پر جب لاہور کے مزدور روزانہ لاکھوں کی تعداد میں سفر کریں گے تو اس سے [**********]

جناب سپیکر: نہیں۔ خواجہ صاحب! یہ مناسب نہیں ہے۔ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔ صحت پر بحث ہو گی تو آپ بھی جواب اچھی طرح سے دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! خواجہ عمران صاحب اور مشیر صاحب سے آپ کے توسط سے یہ سوال کیا ہے کہ سرجیکل آڈٹ کی بات میں نہیں کر رہا بلکہ میں نے ان سے یہ request کی ہے کہ پچھلے ایک سال کے دوران وہاں پر جتنے آپریشن ہوئے ہیں جن کے بائی پاس ہوئے ہیں، ان کا سرجیکل آڈٹ کروا دیں۔ میں نے یہ کہا ہے اور یہ کوئی ناجائز بات نہیں ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں میاں صاحب کی اس بات سے شاید یہ سمجھ رہا ہوں کہ جو 2000 بائی پاس ہمارے ڈاکٹروں اور پروفیسروں نے کئے ہیں تو شاید یہ شک کر رہے ہیں کہ وہ غلط کر دیئے ہیں تو 2000 آپریشن کے سرجیکل آڈٹ کے بارے، میں نہیں سمجھتا کہ یہ اتنے آرام سے مطمئن ہو جائیں گے اور وہ اسی پروفیسر صاحب نے کئے ہیں جن کی posting کروانے کے لئے بھی ہمارے قائد حزب اختلاف اتنی لمبی تقریر سنا دیتے ہیں۔ پھر بھی ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ یہ بیٹھ جائیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ انہوں نے ایسی بات نہیں کی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم نے کسی کی posting کروانی ہے اور نہ ہی ہمیں کوئی شوق ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ حکومت کا کام ہے اور میں نے صرف ایک جائز بات کی ہے اور میں آپ کو یہ بھی کہہ رہا ہوں کہ وہاں پر تین ہزار مریضوں کی روزانہ shunting کر رہے ہیں، قانون اور قاعدے کے مطابق 20 فیصد سے زیادہ LP نہیں کر سکتے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ میاں صاحب! تشریف رکھیں۔ اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے!

(اس مرحلہ پر معزز ممبر میاں محمد اسلم اقبال بھی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! On her behalf

جناب سپیکر: میاں صاحب! ایسے نہ کریں اور صحت پر بحث ہو گی تو آپ اپنی solid بات کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال کا نمبر 3055 ہے۔

جناب سپیکر: کیا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال کا نمبر 3055 ہے۔

جناب سپیکر: کیا کر رہے ہیں ملک صاحب! آپ کہاں پہنچے ہیں؟ آپ کو پتا ہی نہیں ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 2833 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس

سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2941 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! on her behalf

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3055 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: ڈسٹرکٹ ہسپتال ہیڈکوارٹر میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*3055: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ساہیوال میں ڈاکٹرز کی عہدہ وار اور گریڈ وار منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ب) اس وقت کتنی اسامیاں پر اور کتنی خالی ہیں، خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

کل پُر اسامیاں	232
خالی اسامیاں	73
کل منظور شدہ اسامیاں	305

ڈاکٹرز کی خالی اسامیاں واک ان انٹرویو کے ذریعے پُر کی جارہی ہیں کلاس 4 کی پچھلے سال میں 32 خالی اسامیاں پر کی گئی ہیں اور بقایا خالی اسامیوں کی بھرتی کا پراسس جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ ساہیوال میں جو ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میاں یاور زمان وزیر آبپاشی اور جناب شیر علی خان وزیر کانکنی و معدنیات دونوں تشریف لے کر جائیں اور اپوزیشن کو منا کر لائیں۔

(اس مرحلہ پر میاں یاور زمان وزیر آبپاشی اور جناب شیر علی خان وزیر کانکنی و معدنیات اپوزیشن کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں ایم ایس کی ایک سیٹ ہے وہ vacant ہے، ٹی ایم او کی ایک سیٹ ہے وہ بھی vacant ہے، TWMO کی ایک سیٹ ہے وہ بھی خالی ہے، ATWMO کی تین سیٹیں ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں ہیں تینوں vacant ہیں۔ آپ یہ ستم دیکھیں کہ جو 26 سے 27 لاکھ کا ضلع ہے اُس کا ٹیچنگ ہسپتال ہے جس میں نیورو سرجن کی ایک سیٹ ہے جو پچھلے ایک سال سے خالی پڑی ہے جس کے لئے 12 دفعہ پارلیمنٹیرین نے کہا آج تک وہاں کوئی posting نہیں ہو سکی۔ ای این ٹی سپیشلسٹ کی ایک سیٹ ہے وہ بھی خالی ہے، یورالوجسٹ کی ایک سیٹ ہے وہ بھی خالی ہے، پتھالوجسٹ کی ایک سیٹ ہے وہ بھی خالی ہے اور میں آپ کو کیا کیا بتاؤں، بجٹ اینڈ اکاؤنٹس کی ایک سیٹ ہے وہ بھی خالی ہے، ڈرگ کنٹرولر کی ایک سیٹ ہے وہ بھی خالی ہے اور نرسنگ سپرنٹنڈنٹ کی ایک سیٹ ہے وہ بھی خالی ہے، Anesthetic کی دو سیٹیں ہیں وہ دونوں بھی خالی ہیں۔ ساہیوال ٹیچنگ ہسپتال کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ کیا کرنا چاہتا ہے؟ یہ ذرا بتا کر دیں اور جو ساہیوال کی عوام الناس ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال پوچھیں آپ نے بھی وہی کام شروع کر دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ساہیوال کی جو 26 لاکھ عوام ہے میں اُس کے ٹیچنگ ہسپتال کی بات۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! معزز ممبر نے سوال تو بتایا نہیں انہوں نے تو پڑھ کر سنایا ہے سوال بتا دیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے سوال بتایا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ کہنا چاہوں گا کہ ملک صاحب میرے نہایت محترم colleague ہیں ان کی بڑی کاوش تھی، ان کی محنت تھی، ان کی

request تھی تو جو ساہیوال کا ڈی ایچ کیو تھا اُس کو ٹیچنگ ہسپتال کا درجہ دے دیا گیا۔ ملک ندیم کامران اور جتنے بھی معزز ممبران سب کی request تھی ہم نے جو میڈیکل کالج بنایا ہے ہمیں سینئر پروفیسرز کی availability کی کمی تھی جس طرح میں نے پہلے detail بتائی۔ یہاں پر بھی ہمیں وہ کمی تھی لیکن صرف اس ساہیوال کے میڈیکل کالج میں availability کو ensure کرنے کے لئے ہم نے رولز میں ترمیم کی ہے اور ہم نے age کی جو حد ہے اُس کو بڑھا کر 63 برس کر دیا ہے ، ہم contract پر walk in interviews بھی کر رہے ہیں اور ہمیں جہاں جہاں سے availability ہو سکتی ہے ہم تمام متعلقہ forums سے بات بھی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک قدم آگے جا کر یہ کہوں گا کہ تمام ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی availability کو ensure کرنے کے لئے اور جو کمی ہے اُس کو پورا کرنے کے لئے محکمہ صحت اس مرتبہ میڈیکل کالجز کے اندر خود گیا ہے وہاں پر ہمارے جو گریجویشن کرنے والے بہن بھائی ہیں اُن کے کالجز میں جا کر interviews کئے ہیں کہ آپ جب اپنی گریجویٹ complete کریں گے تو ہم آپ کو فوری طور پر مختلف ہسپتالوں میں appoint کر دیں گے تو میں یہ بتا رہا ہوں کہ آپ ہمارے بھائی ہیں اور اس ایوان کے معزز ممبر ہیں آپ کو تمام ground reality کا بھی احساس ہے، تمام چیزوں کا بھی احساس ہے اگر availability کی کمی نہ ہوتی تو حکومت پنجاب جو اتنا بڑا incentive package plan اربوں روپے کا دے رہی ہے جو ڈیڑھ لاکھ تک تنخواہ کے علاوہ ہم دے رہے ہیں اُس کی کیا ضرورت ہوتی، وہ ضرورت اسی لئے پیش آئی کہ availability کو ensure کرنا تھا اس پر کام ہم کر رہے ہیں 500 سے زائد specialists کو ہم نے engage کر لیا ہے آج بھی یہ process جاری ہے۔

جناب سپیکر: جی، welcome

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جو انہوں نے ایم ایس کی بات کی ہے ایم ایس کا انٹرویو فائنل کر لیا گیا ہے اُس کے شاید order بھی issue ہو چکے ہیں ایک دو روز میں ایم ایس جوائن بھی کر لے گا انشاء اللہ۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہایت ادب سے گزارش ہے پارلیمانی سیکرٹری بڑے قابل احترام ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ مجھ سے بات کریں آپ اُن سے بات نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! adviser to CM ہمارے لئے بہت قابل احترام ہیں۔ ہر گھر کا سربراہ ہوتا ہے، آپ ماشاء اللہ اسمبلی کے سربراہ ہیں، سپیکر ہیں اللہ میاں نے آپ کو عزت دی ہے اُس ہسپتال کا کیا حال ہوگا جو پچھلے تین ماہ سے بغیر باپ کے، بغیر سربراہ کے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ اس سے اگلی ایک بات پر غور کریں کہ پندرہ وارڈز کا یہ ٹیچنگ ہسپتال ہے جس میں 56 ڈاکٹرز موجود ہیں اور 45 ڈاکٹرز کی vacant posts ہیں یہ اس کے علاوہ ہیں جو میں نے پہلے بتائی ہیں۔ پندرہ شعبوں میں سے 9 شعبے خالی ہیں جن کے Incharges نہیں ہیں اور پروفیسرز نہیں ہیں اس پر بھی آپ غور کر لیں مہربانی کریں۔ 2015 کے اوائل میں معزز پارلیمانی سیکرٹری نے on the floor of the House یہ وعدہ کیا تھا کہ یہ مہربانی کریں گے اور ہماری جو vacant posts ہیں یہ اُسے پُر کریں گے۔ میرا بتانا یا point out کرنا point scoring کے لئے نہیں ہے میں جس حلقے سے منتخب ہوں، جس ساہیوال کی عوام نے ہم پر اعتماد کیا ہے اُن کو اگر ہم ڈاکٹرز فراہم نہ کر سکے اور اُن کا علاج ہی نہ کروا سکے وہ کل کو ہمارا گریبان پکڑیں گے تو آپ سے استدعا ہے کہ ہمیں یہ ensure کروادیں کہ کب تک یہ اسامیاں پُر کردیں گے؟

جناب سپیکر: یہ تو بحث ہو گئی یہ تو کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر! آپ نے سوال کرنا ہے تو کر لیں میں جواب دے دوں اگر آپ اجازت دے دیں؟

جناب سپیکر: آرام سے ذرا جتنی بات انہوں نے کی ہے بس آپ اُس کا بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر! میں کوزے میں بند کر کے جواب دیتا ہوں۔ ساہیوال کے عوام سے ہماری وزیراعلیٰ پنجاب کی محبت اور commitment کا عالم یہ ہے کہ ہم نے سپیشل میڈیکل کالج اربوں روپے کی لاگت سے ساہیوال کی عوام کے لئے بنایا ہے جب ایک میڈیکل کالج بن گیا ہے اب اُس میڈیکل کالج کی faculties کو set کرنا وہاں پر پروفیسرز کو بھیجنا اور اُس کو چلانا it will take some time، کچھ وقت لگے۔ ہم نے خاص طور پر ساہیوال کے لئے جو میں نے آپ کو بتایا ہے rules amend کر دیئے ہیں 63 برس کی عمر صرف ہم نے ساہیوال ہسپتال کی وجہ سے بڑھائی ہے اور اسی لئے بڑھائی ہے کہ وہاں پر ہمیں اچھی faculty مل جائے اور انشاء اللہ تعالیٰ جو ایم ایس کی انہوں نے بات کی ایم ایس کا charge ایک دوسرے افسر کے پاس ضرور ہے

لیکن ایم ایس کا ہمارا طریق کار اور ہے۔ پرانی روایت ہم نے ختم کر دی ہے کہ چٹ آتی تھی اور ایم ایس لگ جاتا تھا اب یہاں پر چٹوں پر ایم ایس نہیں لگتے اب اللہ کے فضل سے سپیشل کمیٹی جو سینئر پروفیسرز پر مشتمل ہوتی ہے وہ بیٹھ کر انٹرویو کرتی ہے۔ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اپنی مرضی نہیں کرتا سینئر پروفیسرز merit پر recommend کرتے ہیں اور جس کو recommend کرتے ہیں اُس کو ایم ایس لگایا جاتا ہے تو یہ تمام initiative جو ہیں لوگوں کی بہتری کے لئے کئے جا رہے ہیں اور سفارشوں سے پاک ایم ایس لگانے کے لئے کئے جا رہے ہیں۔انشاء اللہ آئندہ چند دنوں میں ایم ایس لگ جائے گا اور جو ان کے specialist ہیں۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! خدا کے واسطے چاہے اوپر سے فرشتہ لگا دیں لیکن لگا دیں۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے انسان ہیں فرشتہ تو کوئی بھی نہیں ہے آپ کیا کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ وہاں ڈاکٹروں کی کمی بھی پوری ہو گی اور ایم ایس بھی تعین ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، کھگہ صاحب! آپ کیوں کھڑے ہیں؟

پیر خضر حیات شاہ کھگہ: جناب سپیکر! یہ کالج کی بات کر رہے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب نے خصوصی مہربانی کی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں تاکہ میں ان سے جواب لوں اگر بحث کرنی ہے تو جس دن "محکمہ صحت" پر بحث ہو گی پھر اس دن آپ بات کریں۔

پیر خضر حیات شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں سوال کی طرف ہی آرہا ہوں۔ میں ساہیوال میڈیکل کالج کی بات کروں گا کہ میاں محمد شہباز شریف نے مہربانی کی، وہاں سیٹیں fill ہونی تو دور کی بات ہے وہاں کرپشن کے اتنے معاملات کھل چکے ہیں کہ کوئی آنے کو تیار ہی نہیں ہے یہ وہاں کسی کو کیا لگائیں گے؟ یہ ہمارے ساتھ ناانصافی ہے کہ یہاں پر کچھ کہا جاتا ہے اور وہاں موقع پر کچھ اور ہے۔ اگر ہم بولتے نہیں ہیں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ کام نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: جس دن بحث ہو گی آپ اس دن بات کر لیں، اس وقت کوئی ضمنی سوال کرنا ہے تو کریں۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3077 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: ڈسٹرکٹ ہسپتال میں تھیلیسیمیا کے مریضوں کے لئے مختص بجٹ و دیگر تفصیلات

*3077: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال سرگودھا میں تھیلیسیمیا کے مرض میں مبتلا بچوں کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے، کیا وہ بجٹ وہاں کے مریضوں کی ضرورت کے لئے کافی ہے؟

(ب) کیا مذکورہ ہسپتال میں تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے لئے لیبارٹری کی سہولت موجود ہے نیز ہسپتال میں مذکورہ مرض کے بچوں کے لئے کون کون سی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ج) کیا مذکورہ ہسپتال میں ان بچوں کے لئے الگ وارڈ بنایا گیا ہے، اگر بنایا گیا ہے تو اس وارڈ میں تعینات ڈاکٹر اور پیرا میڈیکل سٹاف کی تفصیل مع نام مہیا کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) تھیلیسیمیا کے مرض میں مبتلا بچوں کے لئے علیحدہ بجٹ مختص نہ ہے تاہم اس مرض میں مبتلا ان ڈور/آؤٹ ڈور مریضوں کو علاج معالجہ کی مفت سہولیات میسر کی جاتی ہیں۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں لیبارٹری کی سہولت موجود ہے۔ اس مرض میں مبتلا مریضوں کے مندرجہ ذیل ٹیسٹ ایچ بی، ٹی ایل سی، ڈی ایل سی، آر بی سی اور ریکٹ کاؤنٹ ہسپتال ہذا کی لیبارٹری میں ہو جاتے ہیں۔ تاہم اس مرض کے لئے مخصوص ٹیسٹ HBF کروانے کے لئے پرائیویٹ لیبارٹری سے مدد لی جاتی ہے۔

مریضوں کو حسب ضرورت بلڈ ٹرانسفیوژن کی سہولت میسر ہے اس کے علاوہ ہر قسم کی انٹی بائیوٹک اور ڈرپس برانیولا ہسپتال سے مہیا کیا جاتا ہے۔

بچوں کی تلی کے آپریشن کے لئے ماہر سرجن کی سہولت مذکورہ ہسپتال میں میسر ہے۔

خون میں آئرن کی زیادتی کو کنٹرول کرنے کے لئے سرگودھا میں موجود دوسرے ہسپتالوں کی سہولیات کو استعمال کیا جاتا ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا میں تھیلیسیمیا کے مرض میں مبتلا بچوں کے لئے علیحٰدہ وارڈ نہ ہے تاہم مرض میں مبتلا بچوں کو بچہ وارڈ میں داخل کیا جاتا ہے۔ جہاں پر امراض بچگان ڈاکٹر علاج کرتے ہیں۔ ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈاکٹر ارشد رؤف چودھری، سینئر چلڈرن سپیشلسٹ، ڈاکٹر خواجہ محمد ارشد، اسسٹنٹ پروفیسر، ڈاکٹر رابعہ ہاشم، اسسٹنٹ پروفیسر، ڈاکٹر عطااللہ نیازی چلڈرن سپیشلسٹ، ڈاکٹر ساجد شیرازی، ڈاکٹر سائرہ انجم، ڈاکٹر سید حسن وجاہت، ڈاکٹر سمعیہ، ڈاکٹر انعم، ڈاکٹر فیصل، ایم اوز، اور ڈاکٹر غفران، ڈاکٹر اقصیٰ، ڈاکٹر وقار النساء، ڈاکٹر حرا، ڈاکٹر حامد مجتبیٰ، ڈاکٹر عمبرین ظفر، ڈاکٹر نسیم عباس، ڈاکٹر عروج، ڈاکٹر سنیلا شوکت اور ڈاکٹر نزہت بشیر پی جی آر ٹرینی اور 10 عدد چارج نرسز ڈیوٹی روسٹر کے مطابق ڈیوٹی سرانجام دیتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (الف) کے مطابق تھیلیسیمیا کے مرض میں مبتلا بچوں کے لئے علیحٰدہ بجٹ مختص نہیں کیا گیا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت ان مریضوں کے لئے الگ سے بجٹ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جو تھیلیسیمیا میں مبتلا بچے ہیں ان کے لئے پنجاب حکومت کے کچھ ڈاکٹروں نے umbrella کے نیچے بے پناہ کام کیا ہے اور ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ میں مثال دینا چاہوں گا کہ 2010 میں ایک پروگرام گنگارام، لیڈی ولنگٹن میں شروع کیا گیا۔ یہ پروگرام extend ہوتا ہوتا اب الحمد للہ 24 اضلاع میں چلا گیا ہے۔ ہم مریض پر کام نہیں کر رہے ہیں بلکہ ہم مریض پر کام کرنے سے پہلے preventive care کا کام کر رہے ہیں۔ جو والدین ہیں جن کی وجہ سے تھیلیسیمیا کے بچے پیدا ہونے کا چانس ہوتا ہے ہم اُن کو بچا رہے ہیں۔ اب تک الحمد للہ گنگارام ہسپتال، چلڈرن ہسپتال، فاطمید اور بہت سی این جی اوز کے تعاون سے اس پر کام ہو رہا ہے۔ اب اسلام آباد میں بھی تھیلیسیمیا سنٹر کام کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی، نشتر ہسپتال ملتان، وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں بھی تھیلیسیمیا کے شعبے کام کر رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کیا طریقہ ہے؟ آپ ایسے ہی کھڑے ہو جاتے ہیں یہ سوال بھی آپ کا نہیں ہے، جس کا سوال ہے انہیں پوچھنے دیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس میں ہوتا یہ ہے کہ ہم ان والدین کی screening کرتے ہیں ہم نے ان parents کا data compile کیا ہے اور ہم ان کا treatment کرتے ہیں کہ ان کی وجہ سے یہ مرض آگے ٹرانسفر نہ ہو تاکہ کوئی بچہ تھیلیسیمیا کا شکار نہ ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ گنگارام ہسپتال میں ہماری ڈاکٹر شبنم اس پر بڑا کام کر رہی ہیں نیز تھیلیسیمیا کے شعبے بہت سارے ہسپتالوں میں موجود ہیں۔ تھیلیسیمیا پر ہمارا preventive work ہو رہا ہے اور یہ صرف صوبہ پنجاب میں ہو رہا ہے۔ ابھی یہاں اتنی لمبی بحث مریضوں کے دکھ میں کی گئی حالانکہ اُن کے صوبے میں تو اس پر کام ہی نہیں کیا گیا۔ میں point scoring میں نہیں پڑتا اس پر صوبہ پنجاب کام کر رہا ہے اور اس کو مزید extend کرنے کی ضرورت ہے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کو extend کر رہے ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (ب) کے مطابق تھیلیسیمیا کا ایک HBF specific test ہے اس کو کروانے کے لئے پرائیویٹ لیبارٹری سے مدد لی جاتی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس ٹیسٹ کی کتنی فیس ہے اور یہ فیس کون ادا کرتا ہے، کیا حکومت یہ ٹیسٹ کی سہولت ڈسٹرکٹ ہسپتال میں بھی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو یہ سہولت دینے کے لئے کتنا خرچ required ہوگا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ جو HBF کے حوالے سے یہاں جواب میں لکھا گیا ہے میرا خیال ہے کہ HBF کی اگر سہولت میسر نہیں ہے تو ہم اس کا فوری نوٹس لیتے ہیں اور اس کو انشاء اللہ تعالیٰ ensure کروائیں گے کہ HBF کی facility میسر ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ساہیوال: ڈی ایچ کیو ہسپتال وارڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2514: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں کس کس مرض کے وارڈز ہیں، ہر وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) ہر وارڈ میں ڈاکٹروں کی تعداد وارڈ وار بتائیں، کس کس وارڈ میں مریضوں کی تعداد کے مطابق ڈاکٹرز کم ہیں؟

(ج) کس کس مرض کے سپیشلسٹ ڈاکٹرز نہ ہیں، ان میں سپیشلسٹ تعینات نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) اس ہسپتال میں کون کون سے سپیشلسٹ ڈاکٹر تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور جس شعبہ کے یہ ماہر ہیں، کی تفصیل بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال 15 وارڈز پر مشتمل ہے اس میں 464 بیڈز ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل سپیشلسٹ ڈاکٹرز بمعہ ان کا عہدہ، گریڈ تعلیمی قابلیت تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: گلبرگ ٹاؤن میں لیڈی ہیلتھ سپروائزر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2323: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گلبرگ ٹاؤن لاہور میں کل کتنی لیڈی ہیلتھ سپروائزر ہیں نیز ان کے نام، عہدہ و گریڈ کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) گلبرگ ٹاؤن لاہور میں موجود لیڈی ہیلتھ سپروائزر کتنے عرصہ سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہیں؟

(ج) گلبرگ لاہور میں موجود لیڈی ہیلتھ سپروائزر کو ماہانہ کس حساب سے اعزازیہ دیا جاتا ہے نیز محکمہ صحت کی طرف سے ان کو کیا کیا سہولیات میسر ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) گلبرگ لاہور میں سال 2010 میں کتنی لیڈی ہیلتھ سپروائزر تھیں اور سال 2011 کو کتنی لیڈی ہیلتھ سپروائزر تھیں سال وار الگ الگ مکمل تفصیل فراہم کی جائے نیز سال 2010 اور سال 2011 میں دی جانے والی سہولیات کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گلبرگ ٹاؤن لاہور میں اس وقت تین لیڈی ہیلتھ سپروائزر کام کر رہی ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

1) خدیجہ عباسی 2) مریم نصیر 3) نصرت امین

حکومت پنجاب نے سپریم کورٹ کے احکامات کی روشنی میں یکم جولائی 2012 سے لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے تمام سٹاف جن میں لیڈی ہیلتھ سپروائزر بھی شامل ہیں کو مستقل کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کیا ہے جس کے مطابق لیڈی ہیلتھ سپروائزرز کو گریڈ سات دیا گیا ہے اور ان کو گریڈ سات کے مطابق تنخواہ دی جا رہی ہے۔

(ب) گلبرگ ٹاؤن لاہور میں موجود تینوں لیڈی ہیلتھ سپروائزر سال 1996 سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہیں۔

(ج) گلبرگ ٹاؤن لاہور میں موجود تینوں لیڈی ہیلتھ سپروائزر کو ماہانہ تنخواہ گریڈ سات کے مطابق مبلغ۔/15,532 روپے دی جاتی ہے نیز محکمہ کی جانب سے خدیجہ عباسی لیڈی ہیلتھ سپروائزر کو گاڑی اور ڈرائیور کی سہولت میسر ہے۔لیڈی ہیلتھ ورکرز کو گریڈ پانچ کے مطابق مبلغ ۔/17327 روپے ماہانہ تنخواہ ادا کی جارہی ہے ۔ اس کے علاوہ مذکورہ لیڈی ہیلتھ سپروائزر کو فیلڈ ڈیوٹی کے لئے ماہانہ 70 لٹر پٹرول اور گاڑی کی مرمت کے لئے ماہانہ 1500 روپے دیئے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ پروگرام کے تمام ملازمین کو پنجاب گورنمنٹ کے قوانین کے مطابق پنشن کی ادائیگی بھی کی جائے گی۔مزید برآں مذکورہ بالا سٹاف پر 1981 کے ترمیم شدہ چھٹیوں کے قوانین بھی لاگو ہیں۔

(د) گلبرگ ٹاؤن لاہور میں سال 15-2014 میں یہی تین لیڈی ہیلتھ سپروائزر کام کر رہی تھیں۔ سال 15-2014 میں لیڈی ہیلتھ سپروائزرز خدیجہ عباسی کو 840 لٹر پٹرول سالانہ اور /18000۔ روپے سالانہ گاڑی کی مرمت کی مد میں دیئے گئے جبکہ لیڈی ہیلتھ سپروائزرز مریم نصیر اور نصرت امین کو Fixed Travelling Allowance(FTA) کی مد میں سالانہ /20,160۔ روپے ادا کئے گئے۔

لاہور: سروسز ہسپتال میں سرکاری گاڑیوں اور ایمبولینسز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2833: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں : کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں اور ایمبولینسز ہیں؟

(ب) سرکاری گاڑیوں کے نمبر، ماڈل اور یہ کس کس مقصد کے لئے ہیں؟

(ج) ایمبولینسز مریضوں کے علاوہ کس کس مقصد کے لئے استعمال کی جا سکتی ہیں؟

(د) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس ہسپتال کی سرکاری ایمبولینسز مریضوں کی بجائے اس ہسپتال کے ایم ایس، ایڈیشنل ایم ایس، ڈی ایم ایس اور ان کی فیملی کے ذاتی استعمال میں لائی جا رہی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس بابت انکوائری ایف آئی اے یا ڈی جی انٹی کرپشن پنجاب کے کسی ایماندار آفیسر سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور کے پاس 10 سرکاری گاڑیاں اور 8 ایمبولینسز ہیں۔

(ب) لوڈر، LEG-6317 ماڈل 2008، لوڈر LOK-3024 ماڈل 1991 سٹاف کار LEG-130 ماڈل 2007 سوزوکی کلٹس LXW-3707 ماڈل 2001 سوزوکی کلٹس LZN-1993 ماڈل 2005 سوزوکی جیپ LHK-7781 ماڈل 1984 بیڈ فورڈ بس LHO-4706 ماڈل 2005 سوزوکی کیری ڈبہ LOG-2777 ماڈل 1991 سوزوکی کیری ڈبہ LOG-890 ماڈل 1991 سوزوکی کیری ڈبہ LXK-9901 ماڈل 2000

(ج) ایمبولینس پر مریضوں کو ہسپتال سے ہسپتال شفٹ کرتے ہیں۔ ایمرجنسی کی صورت میں فلڈ، بم بلاسٹ یا کوئی ایمرجنسی آئے تو مریضوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ بس پر ہسپتال

کے ملازمین کو لایا اور لے جایا جاتا ہے جبکہ سٹاف کار سرکاری میٹنگز کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

(د) ہسپتال ہذا کی سرکاری ایمبولینسز صرف مریضوں کے لئے استعمال کی جاتی ہیں اس کے علاوہ کوئی آفیسرز یا اس کی فیملی استعمال نہیں کرتی۔

(ہ) اس بابت کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی اگر کوئی شکایت وصول ہوئی تو اس کی انکوائری ایف آئی اے یا ڈی جی انٹی کرپشن پنجاب کے کسی ایماندار آفیسر سے کروائی جائے گی۔

لاہور: سروسز ہسپتال میں طبی مشینری کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2941: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور سروسز ہسپتال میں کتنی الٹرا ساؤنڈ مشین اور دیگر کون کون سی طبی مشینری ہے؟

(ب) یہ مشینری کب، کتنی مالیت میں خرید کی گئی تھی؟

(ج) ان کی سال 12۔2011 اور 13۔2012 میں مرمت پر کتنی رقم خرچ کی، تفصیل مشینری وار بتائیں؟

(د) اس وقت کون کون سی مشینری کب سے بند اور خراب پڑی ہے؟

(ہ) ان کی بندش اور ان کو چالو نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) کیا حکومت اس خراب مشینری کی مرمت پر خرچ کردہ رقم کی تحقیقات انٹی کرپشن پنجاب کی انجینئرنگ ونگ یا ایف آئی اے یا دیگر کسی وفاقی ادارے سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں کل 23 الٹرا ساؤنڈ مشینیں ہیں، ان میں سے 17 مشینیں مختلف ڈیپارٹمنٹ میں ٹھیک کام کر رہی ہیں 4 مشینیں غیر فعال اور دو مشینیں خراب ہیں جن کی مرمت کا کام جاری ہے اور دیگر 60 ہزار سے زائد طبی مشینری ہے۔

(ب) سروسز ہسپتال لاہور میں 60 ہزار سے زائد مشینری ہے جو مختلف سالوں میں پرچیز کی گئی جن کی اندازاً مالیت ایک ارب روپے ہے۔

(ج) سال12۔2011اور13۔2012میں جو رقم ان کی مرمت پر خرچ ہوئی ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) اس وقت سروسز ہسپتال لاہور میں38 مختلف مشینیں خراب ہیں جن کی مرمت کا کام PPRA Rules 2014 کے مطابق جاری ہے۔

(ہ) مشینوں کا خراب ہونا معمول کا عمل ہے اور ان خرابیوں کو دستیاب وسائل کے ذریعے سے سرکاری طریق کار اور PPRA Rules 2014 کے مطابق مرمت اور درست کروایا جاتا ہے اصول و ضوابط کی روشنی میں مارکیٹ کی مد مقابل فرموں میں سے بہتر معیار اور ارزاں نرخ والی فرم کو مرمت کا کام ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے اس عمل میں ضروری وقت خرچ ہوتا ہے یہ بات خوش آئند ہے کہ سروسز ہسپتال میں مروجہ طریق کار کے مطابق زیادہ مشینری ٹھیک کروائی جا چکی ہے اور صرف چند مشینوں کی تکنیکی و مالی پیچیدگیاں درست کروانے کا عمل جاری ہے۔

(و) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ یہ ایک مسلسل عمل ہے اور اس پر خرچ کردہ رقم کے بارے میں کوئی شکایت نہ ملی ہے اگر ایسی کوئی شکایت وصول ہوئی تو حکومت / محکمہ صحت پنجاب اس کی تحقیقات متعلقہ ادارے سے کروائے گی۔

صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں شوگر کے مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرنے کی تفصیلات

*3080: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آج کل شوگر کی مرض کا پھیلاؤ بہت زیادہ ہے اور جب یہ مرض کسی کو لگ جائے تو پھر اسے ساری زندگی ادویات کھانا پڑتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مرض کی سنگینی اور مریضوں کی تعداد کے پیش نظر پنجاب کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں شوگر کے مریضوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ڈیپارٹمنٹ کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت سرکاری ہسپتالوں میں شوگر کے مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز حکومت جناح ہسپتال لاہور میں اس مقصد کے لئے بنائے گئے Diabetic Management Centre کے لئے لیب بنوانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! آج کل شوگر کے مرض کا پھیلاؤ بہت زیادہ ہے اور جب یہ مریض کسی کو ایک دفعہ لگ جاتا ہے تو اسے ساری زندگی ادویات پر گزارنی پڑتی ہے۔

(ب) جی نہیں! سارے ہسپتالوں میں شوگر کے لئے علیحٰدہ ڈیپارٹمنٹ نہیں ہیں بلکہ شوگر کے مریض سارے ہسپتالوں میں میڈیسن ڈیپارٹمنٹ میں دیکھے جاتے ہیں۔ البتہ کچھ بڑے ہسپتالوں میں علیحٰدہ سے diabetic clinic کام کر رہے ہیں۔ جیسا کہ سروسز ہسپتال اور جناح ہسپتال لاہور

(ج) جناح ہسپتال لاہور میں شوگر کے تمام مریضوں کو مفت ادویات مل رہی ہیں نیز جناح ہسپتال لاہور میں اس مقصد کے لئے بنائے گئے Diabetic Management Centre کے لئے لیب بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال ننکانہ صاحب میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*3090: ملک ذوالقرنین ڈوگر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال ننکانہ صاحب میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں منظور ہیں اور کتنی کب سے خالی پڑی ہیں، وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) کیا محکمہ صحت ان خالی اسامیوں پر ڈاکٹرز کے تقرر کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک اور نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ کل اسامیاں 60 ہیں جن میں سے اس وقت 21 ڈاکٹرز تعینات ہیں اور 39 اسامیاں عرصہ دراز سے خالی پڑی ہوئی ہیں۔ ان میں سے بعض اسامیاں اکثر و بیشتر بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن اور ضلعی

حکومت ننکانہ صاحب کے اخباری اشتہار کے ذریعے پُر ہوتی رہی ہیں لیکن اکثر ڈاکٹرز اپنی ڈیوٹیjoinکرنے کے بعد یاتواپنی ٹرانسفر کروالیتے ہیں یاملازمت ہی چھوڑ جاتے ہیں۔

(ب) جی ہاں! محکمہ صحت گورنمنٹ آف پنجاب اور ضلعی حکومت ننکانہ صاحب ڈاکٹرز کی ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ہمہ تن کوشاں ہے۔اس سلسلہ میں ضلعی حکومت ننکانہ صاحب نے ڈاکٹرز کی بھرتی کے لئے متعدد بار اخباری اشتہار بھی دیئے ہیں اور گورنمنٹ آف پنجاب کی پالیسی کے تحت واک ان انٹرویوز بھی جاری ہیں جو کہ بروز ہفتہ کو ہوتے ہیں

فیصل آباد:الائیڈ ہسپتال میں بھرتی ودیگر تفصیلات

*3107:جناب احسن ریاض فتیانہ:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباداوراس سےattach میڈیکل کالج میں یکم جنوری2012سے آج تک کتنے افراد کو کس کس عہدہ،گریڈ میں بھرتی کیاگیاہے،ان کے نام،ولدیت،تعلیمی قابلیت اور پتاجات بتائیں؟

(ب) یہ بھرتی کس کس اتھارٹی کی اجازت سے ہوئی ہے ان کانام،عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) کیا تمام بھرتیوں سے قبل بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا تھاتوان اخبارات کے نام اور تاریخ مع کاپی بتائیں؟

(د) کیایہ بھرتیاں میرٹ پر ہوئی ہیں تو میرٹ کس کس نے تیار کیا تھا؟

(ہ) کیاان بھرتیوں کے خلاف کوئی شکایات موصول ہوئی تھیں تواس پر کیاکارروائی کی گئی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری2012سے آج تک پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں کوئی بھرتی نہیں ہوئی ہے۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں یکم جون2012سے آج تک جتنے ملازمین بھرتی کئے گئے ان کے نام،گریڈاورایڈریس کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں بھرتی گورنمنٹ کی نوٹیفائیڈ پروموشن و سلیکشن کمیٹی کی اجازت سے کی گئی جس کے ممبر مندرجہ ذیل تھے۔

پہلی بھرتی کمیٹی سال2015

1۔ڈاکٹر راشد مقبول میڈیکل سپر نٹنڈنٹ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد	چیئر مین
2۔ڈاکٹر نجمہ افضل ممبر بورڈ آف مینجمنٹ پی ایم سی الائیڈ ہسپتال فیصل آباد	ممبر
3۔ڈاکٹر زاہد مالک میڈیکل سپر نٹنڈنٹ سول ہسپتال فیصل آباد	ممبر
نمائندہ ڈپٹی سیکرٹری ایڈمن گورنمنٹ آف پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ لاہور	
4۔ای ڈی او ہیلتھ فیصل آباد	ممبر
نمائندہ ڈپٹی سیکرٹری جنرل گورنمنٹ آف پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ لاہور	

دوسری کمیٹی

1۔ڈاکٹر راشد مقبول میڈیکل سپر نٹنڈنٹ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد	چیئر مین
2۔ڈاکٹر نجمہ افضل ممبر بورڈ آف مینجمنٹ پی ایم سی الائیڈ ہسپتال فیصل آباد	ممبر
3۔ڈاکٹر عبدالرؤف میڈیکل سپر نٹنڈنٹ سول ہسپتال فیصل آباد	ممبر
نمائندہ ڈپٹی سیکرٹری جنرل /ایڈمن گورنمنٹ آف پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ لاہور	

(ج) جی ہاں! بھرتی سے پہلے اخبار میں اشتہار دیئے گئے تھے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ روزنامہ "جنگ" مورخہ 24.07.2014

2۔ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 24.12.2014

3۔ روزنامہ "دنیا" مورخہ 14.06.2015

4۔ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 07.08.2015

5۔ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 13.082015

(د) تمام بھرتیاں میرٹ پر کی گئیں میرٹ ایڈیشنل میڈیکل سپر نٹنڈنٹ (ایڈمن) نے تیار کیا جس کی معاونت محمد ارشد آفس اسسٹنٹ اور محمد اکرم میو سینئر کلرک نے کی۔

(ہ) ان بھرتیوں پر صرف ایک شکایت ڈی سی او آفس فیصل آباد کی جانب سے موصول ہوئی جس کا باقاعدہ جواب ایم ایس الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کی طرف سے ارسال کر دیا گیا ہے۔

فیصل آباد: الائیڈ ہسپتال میں وارڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3128: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کتنے وارڈز پر مشتمل ہے اور ہر وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے، اس میں کس کس مرض کے وارڈ ہیں؟

(ب) ہر وارڈ میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(ج) ہر وارڈ کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل وارڈ وار بتائیں؟

(د) ہر وارڈ کی بلڈنگ میں کمروں کی تعداد کتنی ہے ہر وارڈ میں بیک وقت کتنے مریض داخل ہو سکتے ہیں، تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ وارڈ وار بتائیں؟

(ہ) ہر وارڈ میں ڈاکٹروں کے مختص کمروں کی تعداد کتنی ہے اور کس وارڈ میں مزید کمروں کی ضرورت ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

نمبر شمار	وارڈز	بیڈز	ڈاکٹرز	نرسز	پیرامیڈیکل
1	گائنی یونٹ I	65	08	14	11
2	گائنی یونٹ II	62	09	14	12
3	لیبر روم	25	04	47	10
4	آرتھوپیڈک وارڈ	72	09	14	10
5	بچہ وارڈ I&II	118	15	56	21
6	میڈیکل یونٹ I	62	14	19	12
7	میڈیکل یونٹ II	63	13	16	10
8	میڈیکل یونٹ III	56	08	16	10
9	نیوسرجری وارڈز I&II	70	07	37	10
10	ای این ٹی وارڈ I&II	64	11	11	13
11	سرجیکل یونٹ I	62	10	13	10
12	سرجیکل یونٹ II	62	07	14	10
13	سرجیکل یونٹ III	62	07	13	10
14	یورالوجی سرجری	62	07	14	12
15	بچہ سرجری وارڈ	30	04	11	07
16	پلاسٹ سرجری وارڈ	31	10	16	20
17	سی سی یو I&II	40	07	19	18
18	آئیسولیشن/ڈینگی وارڈ	10	03	09	06
19	پرائیویٹ وارڈ	100	06	11	19
20	آن کالوجی وارڈ	69	06	16	17
21	ایمرجنسی وارڈ	100	16	81	114
22	آئی سی یو I&II	26	04	19	07
23	ڈائیلسز یونٹ	20	05	13	09
24	آئی وارڈ	54	12	10	10
	ٹوٹل	1385		1385	

مندرجہ بالا ڈاکٹرز کے علاوہ 283 FCPS-II Post Graduate ڈاکٹرز اور 195 ہاؤس آفیسرز مختلف وارڈوں میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) جواب جز (الف) میں درج ہے۔

(ج)

2011-12	2012-13	2013-14	2014-15
1185611075	1339269100	1559371730	1648572000

اس تخمینہ میں ملازمین کی تنخواہیں، یوٹیلیٹی اخراجات، میڈیسن اور دیگر متفرق اخراجات شامل ہیں۔

(د) ہر وارڈ کی بلڈنگ میں چھ کمرے ہیں۔وارڈوں کی علیٰحدہ تفصیل اور ان میں جتنے مریض داخل ہوتے ہیں ان کا جواب جز (الف) میں درج ہے۔

(ہ) ہر وارڈ میں کمروں کی تعداد چھ ہے اور وارڈ میں ڈاکٹروں کے لئے تین کمرے مختص ہیں اور فی الوقت کسی وارڈ میں مزید کمروں کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع سرگودھا: کارڈیالوجی سنٹر کا قیام ودیگر تفصیلات

*3230: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا ڈویژن واحد ڈویژن ہے جس میں دل کے مریضوں کے لئے کوئی سہولت نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع سرگودھا کے دل کے مریضوں کو انجیوگرافی کے لئے بھی فیصل آباد یا لاہور جانا پڑتا ہے؟

(ج) کیا محکمہ صحت ضلع سرگودھا کے عوام کو کارڈیالوجی سنٹر کی سہولت دینے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک سرگودھا میں کارڈیالوجی سنٹر قائم کیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں دل کے مریضوں کے لئے ابتدائی سہولیات میسر ہیں جن میں ETT & ECHO کی سہولت بھی موجود ہے اور مریض ان سہولیات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(ب) انجیو گرافی کی سہولت موجود نہ ہے اور مریضوں کو فیصل آباد یا لاہور ریفر کیا جاتا ہے۔
(ج) ہسپتال ہذا میں کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ ہے جس سے پورے ڈویژن کے لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔کارڈیالوجی سنٹر کی تجویز زیر غور نہ ہے۔

ضلع سرگودھا:ٹی ایچ کیو ہسپتال کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*3233:چودھری **فیصل فاروق چیمہ**:کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 46جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا میں کروڑوں روپے کی لاگت سے ٹی ایچ کیو ہسپتال کی منظوری دی گئی تھی؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کا تقریباً 75فیصد کام مکمل ہو چکا ہے؟
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب کافی عرصہ سے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے اس ہسپتال کا کام روک دیا گیا ہے؟
(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کافی عرصہ سے کام بند رہنے کی وجہ سے اس ہسپتال کا مکمل شدہ کام بھی ناکارہ ہو رہا ہے اور لاکھوں روپے مالیت کی مشینری بھی ضائع ہو رہی ہے؟
(ہ) کیا حکومت اس ہسپتال کو فوری مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):
(الف) درست ہے کہ موجودہ RHCچک نمبر 46جنوبی میں ٹی ایچ کیو ہسپتال لیول کی محکمہ صحت فسلیٹیز مہیا کرنے کے لئے بلڈنگ تعمیر کرنے کی منظوری ہوئی۔
(ب) درست ہے کہ صوبائی محکمہ تعمیرات سرگودھا نے بذریعہ گورنمنٹ ٹھیکیدار سے ہسپتال مکمل کر دیا ہے۔
(ج) صوبائی محکمہ تعمیرات سرگودھا نے نئی عمارت مکمل کر لی ہے واپڈا کو محکمہ تعمیرات نے بجلی کنکشن کے لئے فنڈ جمع کروا دیئے ہیں اب واپڈا نے ٹرانسفارمر لگا دیا ہے اور بجلی کنکشن بھی لگ گیا ہے۔
(د) صوبائی محکمہ تعمیرات سرگودھا نے نئی بلڈنگ محکمہ صحت کے حوالے نہیں کی اس عرصہ میں ہسپتال کی فٹنگ اور joineryورک کو کچھ نقصان پہنچا ہے جو کہ محکمہ تعمیرات نے

درست قرار دیا ہے ہسپتال کے لئے خریدی گئی مشینری اور طبی آلات ضرورت کے مطابق استعمال ہو رہے ہیں۔

(ہ) محکمہ صحت سرگودھا مسلسل محکمہ تعمیرات سرگودھا سے رابطے میں ہے تاکہ نئی بلڈنگ ضروری فنشنگ کے بعد محکمہ صحت کے حوالے کی جائے اور بلڈنگ completion کا سرٹیفکیٹ دیا جائے جونہی نئی عمارت محکمہ صحت کے حوالے کی جائے گی RHC کا سٹاف نئی عمارت میں شفٹ ہو کر نئی بہتری کے ساتھ کام شروع کر دے گا اور تحصیل لیول ہسپتال کو چلانے کے لئے گورنمنٹ پنجاب، ہیلتھ اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کو مزید نئی پوسٹیں منظور کرنے کے لئے فوراً لکھ دیا جائے گا۔

ضلع فیصل آباد: بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3236: محترمہ ثریا نسیم: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں کتنے بی ایچ یو، آر ایچ سی اور ہسپتال کہاں کہاں ہیں؟

(ب) کیا ان میں ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف پورا ہے؟

(ج) کیا تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تاندلیانوالہ میں گائناکالوجسٹ ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تاندلیانوالہ میں ہیپاٹائٹس کے ٹیسٹ کی سہولت اور ادویات ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ، ضلع فیصل آباد میں 23 بنیادی مراکزِ صحت، تین رورل ہیلتھ سنٹرز اور ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال واقع ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) رورل ہیلتھ سنٹر کنجوانی میں 51 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے تین خالی ہیں۔

رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن میں 61 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے سات خالی ہیں۔

رورل ہیلتھ سنٹر پنڈی شیخ موسیٰ میں 52 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے دس خالی ہیں۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، تاندلیانوالہ میں113 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے بارہ خالی ہیں۔ کلاس فور کی بھرتی کا اشتہار دیا گیا تھا لیکن مقامی حکومت کے الیکشن کی وجہ سے الیکشن کمیشن نے ہر قسم کی بھرتی پر پابندی عائد کر دی تھی جس کی وجہ سے بھرتی مکمل نہ ہو سکی اب انتخابات کا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے لہٰذا اب اس کی بھرتی کی جا رہی ہے۔

جبکہ ہر بی ایچ یو پر منظور شدہ اسامیوں کی تعداد10 ہے جبکہ بی ایچ یو545/GB، GB,427/ اور490/GB میں میڈیکل آفیسر ز کی اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تاندلیانوالہ میں2 گائناکالوجسٹ بھرتی کر لی گئی ہیں۔

(د) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تاندلیانوالہ میں ہیپاٹائٹس کے ٹیسٹ کی سہولت موجود ہے اور ادویات دی جارہی ہیں۔

ضلع اوکاڑہ: رورل ہسپتال بصیر پور کے مسائل کی تفصیلات

*3245: چودھری افتخار احمد چھچھر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رورل ہسپتال بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی دیوار اور مین گیٹ ٹوٹ چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں مریضوں کو بازار سے میڈیسن منگوانی پڑتی ہیں؟

(ج) مذکورہ ہسپتال میں ایکسرے مشین، ای سی جی مشین، الٹراساؤنڈ اور لیبارٹری کی مشینیں خراب پڑی ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ہسپتال کے مذکورہ بالا مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے رورل ہسپتال بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کا مین گیٹ اور دیوار مرمت کر والی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے تمام ضروری ادویات ہسپتال میں موجود ہیں اور مریضوں کو میڈیکل آفیسر کی جاری کردہ آؤٹ ڈور پرچی کے مطابق مہیا کی جاتی ہیں۔

(ج) درست نہ ہے رورل ہسپتال بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں ایکسرے مشین، ای سی جی مشین، الٹراساؤنڈ اور لیبارٹری کی مشینیں درست حالت میں ہیں اور مریضوں کے ٹیسٹ ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق کئے جاتے ہیں۔

(د) جی ہاں! مذکورہ حکومت عوام کے علاج معالجہ کے لئے ہر ممکن کوشاں ہے۔

ضلع اوکاڑہ: بی ایچ یو کی ابتر صورتحال و دیگر تفصیلات

*3250: چودھری افتخار احمد چھچھر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بنیادی مرکز صحت چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے تمام کوارٹر ناکارہ ہو چکے ہیں اور اس وقت ان میں کوئی ملازم رہائش پذیر نہیں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی بلڈنگ ناکارہ ہوئے پانچ سال ہو چکے ہیں اور اس بلڈنگ کا مٹیریل، گاڈر، ٹی آر، کھڑکیاں، واٹر پمپ اور قیمتی درخت چوری کر لئے گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں عرصہ دراز سے کوئی ایم بی بی ایس ڈاکٹر نہ ہے صرف ڈسپنسر ہے جو مریضوں کو چیک کرتا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر تعینات کرنے، بلڈنگ کی تعمیر و مرمت کرنے، چوری کیا گیا سامان واپس لانے اور ہسپتال میں تمام ضروری سہولیات دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے اور کوارٹرز رہائش کے قابل نہ ہیں۔

(ب) درست ہے ہسپتال کی مرمتی کا کیس ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ اوکاڑہ کو بھیجا ہوا ہے اور فنڈ آنے پر مرمتی کام شروع ہو جائے گا سامان چوری کی ایف آئی آر متعلقہ تھانہ درج کروائی ہوئی ہے لیکن تاحال چوری شدہ سامان کے بابت کچھ پتا نہ چلا ہے۔

(ج) ڈاکٹروں کی کمی کی وجہ سے ایم بی بی ایس ڈاکٹرز تعینات نہ ہیں۔

(د) ضلعی حکومت ایم بی بی ایس ڈاکٹروں کی تعیناتی بذریعہ walk in interview کر رہی ہے اور بنیادی مرکز صحت چک فیض آباد میں ڈاکٹر تعینات کر دیا جائے گا اور مرمتی کا کام بھی

شروع ہو جائے گا نیز چوری شدہ سامان کی برآمدگی کے لئے متعلقہ بی ایچ یو کا انچارج ایف آئی آر کی پیروی کر رہا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ: بی ایچ یوز اور ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3321: محترمہ ناہید نعیم: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کل کتنے بی ایچ یوز اور ہسپتال ہیں؟

(ب) مذکورہ بی ایچ یوز میں کون سی کون سی بنیادی سہولیات میسر ہیں؟

(ج) ضلع گوجرنوالہ میں بی ایچ یوز میں موجود کل سٹاف کی تعداد کتنی ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ خالی اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں 93 بی ایچ یوز، 10 آر ایچ سیز، اور ایک ڈی ایچ کیو / ٹیچنگ ہسپتال ہے۔

(ب) مذکورہ بی ایچ یوز میں بنیادی سہولیات میں جنرل او پی ڈی، ویکسینیشن ای پی آئی، ایم سی ایچ سروسز اور سی ڈی سی کی سہولیات موجود ہیں۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں بی ایچ یوز میں کل منظور شدہ سٹاف کی تعداد 1277 اور خالی اسامیوں کی تعداد 75 ہے۔

(د) خالی اسامیوں پر بھرتی جاری ہے اور جلد ہی خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

سرگودھا: کروڑوں روپے سے تعمیر کردہ بی ایچ یوز کو چالو حالت میں لانے کی تفصیلات

*3327: میاں مناظر حسین رانجھا: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔31 سرگودھا میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے کروڑوں روپے سے تعمیر کردہ بی ایچ یوز موضع طالب والا، موضع میانہ کوٹ اور موضع نصیر پور کلاں ابھی تک ورکنگ کنڈیشن میں نہ ہے جبکہ ان کا 95 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور عمارات تو بالکل مکمل ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کا عملہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کا قیمتی سامان اور کھڑکیاں وغیرہ لوگ اکھاڑ کر لے جا رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان بی ایچ یوز میں عملہ اور دیگر ضروری سامان فراہم کرنے اور ان کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے حلقہ پی پی۔31 سرگودھا میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے کروڑوں روپے سے تعمیر کروائے ہیں اور ماسوائے بی ایچ یو نصیر پور کلاں میں فٹنگ کا کام اور فراہمی بجلی بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بقایا ہے۔

(ب) بی ایچ یو عملہ تعینات کر دیا گیا ہے اور وہاں کے لوگوں کو طبی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔

(ج) حکومت کی منظور شدہ سیٹوں کے مطابق عملہ تعینات کر دیا گیا ہے اور سامان مہیا کر کے طبی سہولیات میسر کر دی گئی ہیں۔

ضلع سرگودھا: بی ایچ یوز، آر ایچ سیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3345: ڈاکٹر نادیہ عزیز: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل سرگودھا پی پی۔34 میں کتنے بی ایچ یوز، آر ایچ سیز، ٹی ایچ کیو ہیں، ان میں کتنے یونٹس میں ڈاکٹر اور پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیاں خالی ہیں، ان اسامیوں کو حکومت کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) ٹی ایچ کیو سرگودھا میں اس وقت کتنے شعبہ جات کام کر رہے ہیں

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا ٹی ایچ کیو میں برن یونٹ اور کارڈیالوجی یونٹ موجود نہ ہے؟

(د) اگر جواب ہاں میں ہے تو یہ یونٹس کب تک بنا دیئے جائیں گے؟

(ہ) سرگودھا میں نیا ڈی ایچ کیو بنانے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی اور اس کا کتنا فیصد استعمال ہو چکا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل سرگودھا پی پی۔34 میں صرف ایک ہی بی ایچ یو چک نمبر 43/NB ہے۔ بی ایچ یو 43/NB میں میڈیکل آفیسر اور پیرا میڈیکل سٹاف تعینات ہے۔ کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(ب) تحصیل سرگودھا پی پی۔34 سرگودھا سٹی میں واقع ہے اس لئے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہ ہے جبکہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں درج ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔ جنرل سرجری، گائنی، یورالوجی، آرتھوپیڈک، ناک کان گلا، آئی، ڈینٹل، نیوروسرجری، ڈائیلسز سروسز، میڈیسنز شعبہ بچگان، ڈرماٹالوجی، آئی سی یو، سی سی یو، فزیوتھراپی پتھالوجی، ریڈیالوجی (ایکسرے، یو ایس جی، سی ٹی سکین) بلڈ ٹرانسفیوژن، ری ہیبلیٹیو سروسز، انکالوجی، انستھیزیا۔

(ج) تحصیل سرگودھا پی پی۔34 سرگودھا سٹی میں واقع ہے اس لئے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہ ہے جبکہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں دونوں شعبہ جات موجود ہیں۔

(د) تحصیل سرگودھا پی پی۔34 سرگودھا سٹی میں واقع ہے اس لئے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہ ہے جبکہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں دونوں شعبہ جات موجود ہیں۔

(ہ) نئے ڈی ایچ کیو ہسپتال کی بلڈنگ تعمیر کرنے کے لئے 515.212 ملین مشینری و طبی آلات خریدنے کے لئے 514.068 ملین مختص کئے گئے ہیں، ڈی ایچ کیو ہسپتال کی نئی بلڈنگ تعمیر ہو چکی ہے اور ہسپتال نئی بلڈنگ میں شفٹ ہو چکا ہے اور تمام شعبہ جات عوام کو خدمات میسر کر رہے ہیں۔

فیصل آباد: بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3351: **محترمہ عفت معراج اعوان**: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔53 جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں کتنے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کام کر رہے ہیں، ان کی تعداد بتائی جائے؟

(ب) ان میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

(ج) کتنی ایسی یونین کونسلز ہیں جن میں کوئی بی ایچ یوز ہے اور نہ ہی کوئی ڈسپنسری ہے تعداد بتائی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔53 جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں 14 بی ایچ یوز ہیں جبکہ کوئی آر ایچ سی نہ ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔53 جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں 14 بی ایچ یوز میں سے صرف BHU 96/GB پر میڈیکل آفیسر کی اسامی خالی ہے جو نہی کوئی ڈاکٹر اس اسامی کے لئے درخواست دے گا تو یہ پُر کر دی جائے گی۔

(ج) کوئی یونین کونسل ایسی نہ ہے جس میں کوئی بی ایچ یو یا ڈسپنسری نہ ہو۔

رحیم یار خان: شیخ زید ہسپتال میں سینئر رجسٹرار کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3359: جناب محمد افضل گل: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں اس وقت کتنے سینئر رجسٹرار کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے سینئر رجسٹرار کنٹریکٹ پر کب سے ملازمت کر رہے ہیں اور ان کو مستقل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کنٹریکٹ پر کام کرنے والے سینئر رجسٹرار پروموشن کے لئے کوالیفائی، مستقل نہ ہونے کی وجہ سے نہیں کر رہے جبکہ ان کے بعد میں بھرتی ہونے والے ایس ایم او کو بطور اسسٹنٹ پروفیسر ترقی دے دی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت ان سینئر رجسٹرار کو مستقل کرنے اور ان کو پروموشن دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں 22 سینئر رجسٹرار کام کر رہے ہیں اور یہ تمام مستقل بنیادوں پر تعینات ہیں۔

(ب) اس وقت شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں کوئی بھی سینئر رجسٹرار کنٹریکٹ پر تعینات نہ ہے۔

(ج) جی نہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔

(د) جی ہاں! محکمہ صحت حکومت پنجاب مستقل بنیادوں پر تعینات سینئر رجسٹرار کو تمام شعبوں میں سنیارٹی کی بنیاد پر ترقی دیکر اسسٹنٹ پروفیسر تعینات کر رہا ہے۔

ملتان: پی پی۔200 میں قائم ڈسپنسریوں کی تعداد و تفصیل

*3371: جناب شوکت حیات خان بوسن: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پی پی۔200 ملتان میں اس وقت کتنے بی ایچ یو، آر ایچ سی اور کتنی ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں؟

(ب) کیا حکومت پی پی۔200 میں آر ایچ سی کو اپ گریڈ کر کے ٹاؤن ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو ایوان کو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت محکمہ صحت ملتان کے تحت پی پی۔200 میں 10 بنیادی مراکز صحت، ایک دیہی مرکز صحت اور ایک رورل ڈسپنسری کام کر رہی ہے۔

(ب) جی نہیں۔ ضلع ملتان میں فی الوقت تین ٹاؤن ہسپتال کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ٹاؤن ہسپتال ممتاز آباد موسیٰ پاک ٹاؤن ملتان
2۔ ٹاؤن ہسپتال رحیم آباد، بوسن ٹاؤن ملتان
3۔ ٹاؤن ہسپتال s بلاک نیو ملتان، شاہ رکن عالم ٹاؤن ملتان

ADP 2015-16 کے تحت دیہی مرکز صحت قادر پور راں پی پی۔201 کو اپ گریڈ کر کے 50 بیڈ کا ٹاؤن ہسپتال بنانے کی تجویز ہے جس بابت فزیبلٹی رپورٹ محکمہ صحت حکومت پنجاب کو چٹھی نمبری 21928 بتاریخ 2015-09-29 ارسال کی گئی تھی۔ جس پر محکمہ صحت نے ای ڈی او ہیلتھ کی جمع کرائی گئی فزیبلٹی رپورٹ کا معائنہ کیا گیا جس پر یہ بتایا گیا ہے کہ قادر پور راں کو تحصیل ڈکلیئر نہیں کیا گیا ہے اور موقع پر صرف 20 کنال کا رقبہ دستیاب ہے جبکہ تحصیل ہسپتال بنانے کے لئے یا آر ایچ سی کو اپ گریڈ کرنے کے لئے تحصیل کا نوٹیفکیشن اور 100 کنال رقبہ ضروری ہوتا ہے لہٰذا یہ منصوبہ پالیسی پیرامیٹرز کو پورا نہیں کرتا اور قابل عمل نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ کے دفتر کو چٹھی نمبر Po(D-III)VIII 8-15/13) بتاریخ 3۔نومبر 2015 کو مطلع کر دیا گیا ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال، ڈی جی خان میں قائم ٹراما سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

*3395: محترمہ نجمہ بیگم: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال ڈی جی خان میں کب ٹراما سنٹر قائم ہوا؟

(ب) کیاٹراماسنٹر میں مکمل سہولیات میسر ہیں اور ٹراماسنٹر میں کون کون سی مشینیں مہیا ہیں ؟
(ج) ٹراما سنٹر میں کتنے افراد کام کر رہے ہیں، سب کے نام اور عہدہ کے مطابق تفصیل بتائی جائے ؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال ڈی جی خان میں ٹراماسنٹر جولائی 2011 کو قائم ہوا تھا
(ب) سی ٹی سکین، ایکسرے، لیبارٹری، الٹرا ساؤنڈ، وینٹی لیٹر، آئی سی یو اور حادثاتی کیس کے علاج معالجہ کی سہولت 24 گھنٹے موجود ہے۔
(ج) ٹراماسنٹر میں جو افراد جو کام کر رہے ہیں۔ان کی تفصیل کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال سے متعلقہ تفصیلات

*3398: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :–

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال کتنے بیڈز پر مشتمل ہے ؟
(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں مریضوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کریں ؟
(ج) مذکورہ بالا ہسپتال میں مریضوں کے لئے کون کون سی طبی مشینری موجود ہے۔کون کونسی نہ ہے اور یہ کب تک ہسپتال کو فراہم کر دی جائے گی ؟
(د) سال 11-2010 سے آج تک مریضوں کو جو مفت ادویات فراہم کی گئیں، ان ادویات پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال 464 بیڈز پر مشتمل ہے۔
(ب) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں مریضوں کو تمام امراض کی تشخیص اور علاج کی اہم سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔
(ج) موجودہ ہسپتال کو اپ گریڈ کرنے کی منظوری کے بعد سکیم کو اے ڈی پی میں شامل کر لیا گیا ہے جس کی کل مالیت 3637.815 ملین روپے ہے ۔ بلڈنگ کے لئے 1492.825 ملین

روپے اور طبی مشینری اور آلات کے لئے 2144.990ملین روپے کے فنڈز مہیا کئے جائیں گے۔ پہلے مرحلے میں ہسپتال بلڈنگ کو اپ گریڈ کئے جانے کے سلسلے میں اسی سال 205 ملین فنڈز دیئے جائیں گے۔ جب بلڈنگ مکمل ہونے کے قریب ہو گی تب طبی مشینری کے لئے فنڈز جاری کر دیئے جائیں گے۔

(د) 2010۔15تک فراہم کردہ ادویات کا خرچہ درج ذیل ہے۔ فروری2016 کے لئے ادویات کی لسٹ درج ذیل ہے:

1۔ سال 2010۔11	91,31,605/۔روپے
2۔ سال 2011۔12	98,16,022/۔روپے
3۔ سال 2012۔13	3,62,62,606/۔روپے
4۔ سال 2013۔14	3,72,08,399/۔روپے
5۔ سال 2014۔15	4,40,00,000/۔روپے
6۔ سال 2015۔16 کا بجٹ	7,60,00,000/۔روپے
سال 2015۔16 کا خرچہ	1523948/۔

پی پی۔222 ساہیوال میں قائم مراکز صحت کی تعداد اور متعلقہ تفصیلات

*3399: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں کتنے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز واقع ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) درج بالا مراکز صحت میں تعینات سٹاف کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ بالا مراکز صحت میں مریضوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں اور روزانہ کتنے مریض ہر مرکز صحت پر مستفید ہو رہے ہیں، تفصیل الگ الگ مرکز وار فراہم کی جائے؟

(د) ان مراکز صحت میں سٹاف کی جو کمی ہے، اس کو کب تک پُر کر دیا جائے گا، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔222 میں دس 10بنیادی مراکز صحت ہیں۔

58/G-D,87/6-R,91/6-R,92/6-R,89/6-R,119/9-L,114/9-L,100/9-L اسد اللہ پور، قطب شہانہ۔ پی پی۔222 میں دو بنیادی مراکز صحت ہیں۔

120/9-L کمیر، 112/9-L بڈھ ڈھکو۔

(ب) درج بالامراکز صحت میں تعینات عملہ کے نام، عہدہ اور گریڈاور عرصہ تعیناتی کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہر دیہی مراکز صحت میں مندرجہ ذیل شعبے قائم ہیں جو مریضوں کو صحت کی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ شعبہ بیرونی مریضاں، شعبہ اندرونی مریضاں، شعبہ ایکسرے، شعبہ لیبارٹری، شعبہ الٹراساؤنڈ، شعبہ ای سی جی، شعبہ آپریشن، شعبہ ڈینٹل سرجری، شعبہ ای پی آئی، شعبہ زچہ بچہ، شعبہ ٹی بی ڈاٹس۔

ہر بنیادی مراکز صحت میں مندرجہ ذیل شعبے کام کر رہے ہیں جو مریضوں کو صحت کی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔

شعبہ بیرونی مریضاں، شعبہ ای پی آئی، شعبہ زچہ بچہ، شعبہ ٹی بی ڈاٹس۔

1. دیہی مراکز صحت L۔9/120 کمیر میں روزانہ تقریباً133مریض صحت کی سہولیات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

2. دیہی مراکز صحت L-9/112 بڈھ ڈھکو میں روزانہ تقریباً60مریض صحت کی سہولیات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

3. ہر بنیادی مرکز صحت میں روزانہ تقریباً50مریض صحت کی سہولیات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(د) سٹاف کی کمی کو کافی حد تک پر کر لیا گیا ہے باقی ماندہ جو سٹاف کی کمی ہے چند روز تک ختم کر دی جائے گی۔ڈاکٹرز اور ڈینٹل سرجن کی بھرتی ایڈہاک کی بنیاد پر کی جا رہی ہے۔ جیسے ہی امیدوار آتا ہے بھرتی کر دیا جاتا ہے۔بنیادی مراکز صحت PRSP کے زیرانتظام ہیں ان پر بھرتی PRSP اتھارٹی کرتی ہے۔

صوبہ میں تشخیصی لیبارٹریز سے متعلقہ تفصیلات

*3421: سید محمد سبطین رضا: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب میں کل کتنی تشخیصی لیبارٹریز ہیں اور ان کی کنٹرولنگ اتھارٹی کون ہے؟

(ب) تشخیصی لیبارٹری کے لائسنس کے حصول کا طریق کار کیا ہے اور اس کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت کیا ہونی چاہئے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تشخیصی لیبارٹریز کی حتمی تعداد کا فی الحال تعین نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ان کی تعداد کے بارے میں کسی ادارے کے پاس مکمل معلومات نہیں ہیں۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے پنجاب میں واقع تمام علاج گاہوں سے متعلق معلومات کو منظم طریقے سے محفوظ کرنے کا ایک لائحہ عمل ترتیب دیا ہے جس کے تحت تمام علاج گاہوں بشمول تشخیصی لیبارٹریز کو شمار کیا جا رہا ہے اور ان کے متعلق بنیادی معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔ سر دست یہ کام پنجاب کے پانچ ڈویژنز کے 19اضلاع میں جاری ہے اور امید ہے کہ تمام معلومات 31۔جنوری تک مکمل ہو جائیں گی جبکہ ماندہ اضلاع میں یہ کام مالی سال17۔2016میں مکمل کیا جائے گا۔ اس وقت سرکاری شعبہ میں قائم تشخیصی لیبارٹریز کی کنٹرولنگ اتھارٹی اسی ہسپتال کے صحت کے شعبہ کا متعلقہ سربراہ(ای ڈی او،ہیلتھ) یا پرنسپل / میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ہے۔ پرائیویٹ لیبارٹری کی کنٹرولنگ اتھارٹی متعلقہ لیبارٹری کے مالکان / منتظمین ہیں۔

(ب) تشخیصی لیبارٹریز کے لائسنس کے حصول کا طریق کار دیگر کسی بھی طبی ادارے کے لائسنس کے حصول کی طرح ہے جس کی تفصیل پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی ویب سائٹ پر دی گئی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اس طریق کار کے تحت پنجاب کے مختلف اضلاع میں سے ابھی تک 181لیبارٹریز نے لائسنس حاصل کرنے کے لئے درخواستیں دی ہیں جن کی جانچ پڑتال مجوزہ معیارات(Minimum Service of Delivery Standards)کی روشنی میں کی جا رہی ہے۔مزید برآں تشخیصی لیبارٹری چلانے کے لئے کسی بھی پتھالوجسٹ کی کم از کم تعلیمی قابلیتPMDCکے متعین کردہ معیار اور قواعد کے مطابق ہونی چاہئے۔

لاہور: پرائیویٹ ہسپتالوں کی رجسٹریشن کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*3465:ڈاکٹر نوشین حامد:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پرائیویٹ ہسپتالوں کی رجسٹریشن کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) لاہور میں پرائیویٹ رجسٹرڈ ہسپتالوں کی تعداد کتنی ہے نیز جن ہسپتالوں نے ابھی تک رجسٹریشن نہیں کروائی کیا حکومت ان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) لاہور کے گلی محلوں میں جو کلینک کھلے ہوئے ہیں ان کو کس طرح چیک کیا جاتا ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

رجسٹریشن کے حصول کا طریق کار:

(الف) صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے تمام اداروں کے لئے قانوناً لازمی ہے کہ وہ پنجاب ہیلتھ کمیشن کے تجویز کردہ رجسٹریشن فارم کے مطابق کمیشن سے رجسٹریشن کرائیں۔ رجسٹریشن فارم کمیشن کی ویب سائٹ یا کمیشن کے دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ رجسٹریشن حاصل کرنے کے لئے دستخط شدہ مکمل فارم مطلوبہ کوائف اور دستاویزات کے ساتھ کمیشن کے دفتر میں جمع کرانا ضروری ہے۔

لائسنس کے حصول کا طریق کار:

1۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 میں متعین کردہ قواعد وضوابط کے مطابق رجسٹریشن کے ساتھ ساتھ صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے تمام اداروں پر لازم ہے کہ وہ پنجاب ہیلتھ کمیشن کے لائسنس حاصل کریں۔ لائسنس کے حصول کے لئے درخواست برائے لائسنس مع فیس جمع کروائی جاتی ہے۔ ضروری دستاویزات کا تفصیلی معائنہ کرنے کے بعد عبوری لائسنس جاری کیا جاتا ہے

2۔ عبوری لائسنس حاصل کرنے والے ادارے کو کم از کم مطلوبہ معیارات فراہم کئے جاتے ہیں۔

3۔ عبوری لائسنس حاصل کرنے والے ادارے کے عملہ کو ان کم از کم مطلوبہ معیارات پر ٹریننگ دی جاتی ہے تاکہ ان کے نفاذ کو یقینی بنا سکیں۔

4۔ صحت کی سہولیات فراہم کرنے والا ادارہ ان کم از کم معیارات کو متعین شدہ وقت میں نافذ کرنے کے بعد پنجاب ہیلتھ کمیشن کو اطلاع کرتا ہے۔

5۔ پنجاب ہیلتھ کمیشن کی جانب سے قانون کے مطابق مقرر کردہ غیر جانبدار ماہرین کی ٹیم اس ادارے کا معائنہ کرتی ہے اور اس بات کی جانچ کرتی ہے کہ کم از کم مطلوبہ معیارات کا کس حد تک نفاذ ہو رہا ہے۔

6۔ معائنہ رپورٹ کی روشنی میں جائزہ لیا جاتا ہے کہ کم از کم مطلوبہ معیارات کے نفاذ کی کیا صورتحال ہے مکمل عملدرآمد کی صورت میں ریگولر لائسنس دیا جاتا ہے اور معیارات پر پورا نہ اترنے کی صورت میں لائسنس کا اجراء معیارات کے مکمل نفاذ تک مؤخر کر دیا جاتا ہے اور بعض صورتوں میں قانون کے مطابق جرمانہ بھی کیا جاتا ہے۔

(ب) لاہور میں کمیشن کے ساتھ اب تک رجسٹرڈ ہسپتالوں کی تعداد 246 ہے جن ہسپتالوں نے ابھی تک رجسٹریشن نہیں کروائی انہیں مطلع کیا جارہا ہے کہ وہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ کی رو سے ان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے ادارے کو کمیشن سے رجسٹرڈ کروائیں بصورت دیگر ان کے خلاف PHC ایکٹ 2010 کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

(ج) گلی محلے میں جو کلینک کھلے ہیں وہ دو طرح کے ہیں۔

مستند معالجین کے کلینک:

ایسے معالجین کے کلینک جو (پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل، پاکستان نرسنگ کونسل، نیشنل کونسل برائے ہومیو کلینک اور نیشنل کونسل برائے طب کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔ ایسے کلینک پر علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کرنے والے معالجین کو بذریعہ اشتہار، ایس ایم ایس اور خطوط رجسٹریشن کروانے کی ہدایات دی جارہی ہیں اور یہ باور کرایا جارہا ہے کہ کمیشن کے ساتھ رجسٹریشن کروانا اور لائسنس حاصل کرنا قانونی ذمہ داری ہے اور رجسٹریشن نہ کروانے کی صورت میں ان کے خلاف تادیبی کارروائی ہوسکتی ہے۔

غیر مستند معالجین کے کلینک:

عطائی جو مندرجہ بالا دیئے گئے اداروں سے رجسٹرڈ نہیں ہیں ان کے خلاف مہم جاری ہے اور ضلعی حکومت کے تعاون سے غیر مستند معالجین کے کلینک بند کئے جاتے ہیں۔ اس ضمن میں یکم جولائی سے عطائیت کے خلاف جاری مہم میں ابھی تک ضلع لاہور میں 976 عطائیوں کی علاج گاہیں اور کلینک بند کئے جاچکے ہیں۔

فیصل آباد: انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے بارے میں تفصیلات

*3471: میاں طاہر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کب قائم کیا گیا، ان کا کل تخمینہ لاگت کتنا تھا؟

(ب) اس انسٹیٹیوٹ میں روزانہ کتنے مریض داخل ہوتے ہیں اور روزانہ کتنے مریضوں کے آپریشن ہو رہے ہیں؟

(ج) اس انسٹیٹیوٹ میں کتنے ہارٹ سرجن تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت مع تجربہ کی تفصیل بتائیں؟

(د) اس انسٹیٹیوٹ میں کتنے بیڈز ہیں اور ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ہ) اس کی ایمر جنسی میں کتنے ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف ڈیوٹی دے رہا ہے مزید کتنے سٹاف کی ضرورت ہے؟

(و) اس انسٹیٹیوٹ کی ایمر جنسی میں کس کس طبی مشینری کی ضرورت ہے اور اس کی فراہمی کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد کی OPD کا افتتاح 13۔نومبر 2007 کو ہوا۔ اس کی تعمیر پر 776.247 ملین لاگت آئی۔

(ب) اس انسٹیٹیوٹ میں روزانہ تقریباً 54 مریض داخل ہوتے ہیں اور روزانہ 6 مریضوں کے آپریشن ہو رہے ہیں OPD میں روزانہ تقریباً 900 سے 1100 تک مریض آتے ہیں۔

(ج) اس انسٹیٹیوٹ میں تین ہارٹ سرجن ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت مع تجربہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس وقت اس انسٹیٹیوٹ میں 202 بیڈز ہیں اور اس کی ایمر جنسی 18 بیڈز پر مشتمل ہے۔

نوٹ: ایمر جنسی میں بیڈز کی تعداد بڑھانے کے لئے موجودہ ADP میں سکیم شامل کی گئی ہے جس کا تخمینہ 149.431 ملین روپے ہے۔ اس سال اس سکیم کے لئے 50 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ سکیم مکمل ہونے پر ایمر جنسی بیڈز کی تعداد 18 سے بڑھ کر 66 ہو جائے گی۔

(ہ) ایمر جنسی میں درج ذیل عملہ تین شفٹوں میں کام کر رہا ہے۔

Doctors = 13 Morning 5 Evening 4 Night 4

Nurses = 31 Morning 11 Evening 10 Night 10

Paramedics = 15 Morning 7 Evening 4 Night 4

ایمر جنسی میں درج ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

SR = 8 Morning 2 Evening 3 Night 3

MO = 8 Morning 2 Evening 2 Night 2

Nurses = 15 Morning 5 Evening 5 Night 5

Paramedics = 9 Morning 3 Evening 3 Night 3

(و) C T Angiography Machine(1) کی سکیم پچھلے سال ADP میں شامل ہونے کے لئے PC-I موصول ہو گیا تھا مگر فنڈز کی کمی کی وجہ سے سکیم ADP میں شامل نہ ہو سکی۔

گجرات: ڈی ایچ کیو ہسپتال کے بارے میں تفصیلات

*3472: میاں طارق محمود: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات کتنے بیڈز پر مشتمل ہے، اس میں کتنے وارڈز ہیں اور ہر وارڈز کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ہسپتال کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل سال وار اور مد وار بتائیں؟

(ج) اس ہسپتال میں اس وقت کتنے ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(د) اس ہسپتال میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ہ) اس ہسپتال میں مزید کس کس طبی مشینری کی ضرورت ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال 492 بیڈز پر مشتمل ہے۔ کاپی نوٹیفکیشن بطور جز (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کاپی بطور جز (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کاپی بطور جز (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کاپی بطور جز (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) کاپی بطور جز (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: چلڈرن ہسپتال کے بارے میں تفصیلات

*3473: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور کا کل رقبہ کتنا ہے اور اس کی بلڈنگ کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ہسپتال میں کتنے اور کس کس مرض کے وارڈز ہیں، ہر وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ج) اس کی ایمرجنسی میں کتنے مریضوں کو داخل کیا جا سکتا ہے؟

(د) اس کی ایمرجنسی میں کتنے ڈاکٹرز ڈیوٹی بیک وقت فرائض سرانجام دیتے ہیں؟

(ہ) اس ہسپتال کی انتظامیہ ایمرجنسی میں داخل مریضوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کرتی ہے؟
(و) کیا ایمرجنسی میں ڈیوٹی دینے والے ملازمین کی کبھی حاضری کی اچانک چیکنگ کی گئی ہے تو پچھلے دو ماہ کی تفصیلات فراہم کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور کا کل رقبہ 317 کنال ہے اور اس کی بلڈنگ کا کل رقبہ SFT 1,092,509 ہے۔
(ب) ہسپتال میں قائم وارڈز کی تعداد 28 ہے اور ان میں موجود بیڈز کی تعداد 684 ہے۔ مزید تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) ہسپتال کی ایمرجنسی 60 بیڈز پر مشتمل ہے۔ تاہم کسی سیریس مریض کو بیڈ کی عدم دستیابی کی بنیاد پر علاج معالجے سے انکار نہیں کیا جاتا اس طرح ہر روز اوسطاً 300 سے 350 مریضوں کو داخل کیا جاتا ہے۔
(د) ہسپتال کی ایمرجنسی میں ہر شفٹ میں بیک وقت 12 سے 14 جونیئر اور سینئر ڈاکٹرز ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔
(ہ) ہسپتال کی ایمرجنسی میں داخل مریضوں کو مفت علاج و مفت ادویات اور مفت ٹیسٹوں کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔
(و) ایمرجنسی میں ڈیوٹی دینے والے ملازمین کی حاضری روزانہ کی بنیاد پر چیک کی جاتی ہے۔ پچھلے دو ماہ کا حاضری ریکارڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: جنرل ہسپتال کے بارے میں تفصیلات

*3474: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور جنرل ہسپتال میں کتنے وارڈز کس کس مرض کے ہیں، ہر وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟
(ب) ہر وارڈ میں کتنے ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف اور نرسز ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟
(ج) ہر ہسپتال کا سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات کی تفصیل سال وار اور مد وار بتائیں؟

(د) اس ہسپتال میں مذکورہ سالوں کے دوران کتنی مالیت کی ادویات بذریعہ ایل پی خرید کی گئیں؟

(ہ) اگر ان دو سالوں کے بجٹ کا آڈٹ ہوا ہے تو کتنی رقم کی خُورد بُرد کا انکشاف ہوا ہے اور کیا اس کی مزید تحقیقات حکومت کروا رہی ہے یا نہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور جنرل ہسپتال لاہور 1000 بیڈز پر مشتمل ہے اور وارڈز اور یونٹ کی تفصیل کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں ڈاکٹرز، میڈیکل سٹاف اور نرسز مختلف شعبہ جات میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ تفصیلاً لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لاہور جنرل ہسپتال لاہور کی سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل سال وار اور ہیڈ آف اکاؤنٹ وار لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) لاہور جنرل ہسپتال لاہور کی سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران درج ذیل مالیت بذریعہ ایل پی خریدی گئی۔

2011-12	44005500/-
2012-13	17699996/-

(ہ) آڈٹ رپورٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ آڈٹ رپورٹ اس کے competent forum (DAC/SDAC) میں discuss کی جائے گی اور اگر اس میں کوئی irregularity پائی گئی تو SDAC کی ہدایات کی روشنی میں کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

لاہور: سروسز ہسپتال کی ایمرجنسی میں دستیاب سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*3484: میاں طارق محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سروسز ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) ایمرجنسی میں کون کون سے طبی شعبہ جات ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) اس وقت ایمرجنسی میں کتنے ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(د) اس ایمر جنسی کے سال12۔2011 اور13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں۔ یہ اخراجات کس کس مد میں ہوئے تھے؟

(ہ) اس ایمر جنسی میں کون کون سی سہولیات مریضوں کے لئے فراہم کی گئی ہیں؟

(و) اس میں مزید کون کون سی سہولیات کی ضرورت ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور کی ایمر جنسی 120 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) سرجیکل ایمر جنسی ، میڈیکل ایمر جنسی، آرتھوپیڈیک ایمر جنسی، بچہ ایمر جنسی کے علاوہ نیورو سرجری، ناک، کان گلہ ، آئی اور گردہ مثانہ کے یونٹ on call ایمر جنسی attend کرتے ہیں۔

(ج) مستقل سٹاف، ڈاکٹرز30، نرسز96 اور پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد 270 ہے۔ اس کے ہر روز متعلقہ میڈیکل، سرجیکل اور بچہ میڈیکل وارڈز کے ڈاکٹرز ایمر جنسی میں ڈیوٹی روسٹر کے مطابق ڈیوٹی دیتے ہیں۔ سرجیکل اور میڈیکل ایمر جنسی میں ہر شفٹ میں کم از کم 10 سے 15 ڈاکٹرز کام کرتے ہیں۔

(د) اخراجات سال12۔2011 اور13۔2012 کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) میڈیکل ایمر جنسی، سرجیکل ایمر جنسی، آرتھوپیڈیک ایمر جنسی، بچہ ایمر جنسی، بلڈ بنک، ایکسرے، الٹرا ساؤنڈ، سی ٹی سکین، لیبارٹری، آپریشن تھیٹر، شعبہ طب شرعی، ڈینگی کاؤنٹر، خسرہ کاؤنٹر، ای سی جی۔ یہ سہولیات ہر دن 24 گھنٹے، پورا سال مفت مہیا کی جاتی ہیں۔

(و) محکمہ صحت، حکومت پنجاب، ہسپتال ہذا میں مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی مناسبت سے بستروں کا اضافہ کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں تیزی سے کام جاری ہے۔ مزید برآں ہسپتال کی ایمر جنسی اور ان ڈور سروس کو بہتر بنانے کے لئے تجاویز بھی زیر غور ہیں۔

قصور کے علاقہ کوٹ رادھا کشن میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کے بارے میں تفصیلات

*3498: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل کوٹ رادھا کشن (ضلع قصور) کے رورل ایریا میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں بے شمار ڈاکٹروں کی پوسٹیں خالی ہیں، ان پوسٹوں کو fill up کیوں نہیں کیا جارہا ہے؟

(ب) تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتال کوٹ رادھا کشن میں صرف ایک ڈاکٹر کام کر رہا ہے باقی پوسٹیں خالی ہیں ان کو fill کرنے کا حکومت کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ 70 فیصد بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز ڈاکٹروں کے بغیر چل رہے ہیں اور یہاں پر پیرا میڈیکل سٹاف ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل کوٹ رادھا کشن (ضلع قصور) کے بی ایچ یوز/آر ایچ سی میں ڈاکٹروں کی تمام خالی پوسٹیں fill up ہو چکی ہیں۔

(ب) کوٹ رادھا کشن میں تحصیل کوارٹرز ہسپتال موجود نہ ہے بلکہ RHC قائم ہے جس میں تمام ڈاکٹر تعینات ہیں اور کام کر رہے ہیں کوٹ رادھا کشن میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال زیر تعمیر ہے۔

(ج) تحصیل کوٹ رادھا کشن کے تمام مراکز صحت (بی ایچ یوز/آر ایچ سی) میں ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر موجود ہیں اور اپنے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ فرزانہ بٹ صاحبہ!

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! ہماری تنخواہوں کا بل کمیٹی کو بھیجا گیا تھا تین دن کمیٹی کو ہو گئے ہیں ابھی تک اس کا کچھ نہیں پتا چلا۔

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جب گورنمنٹ وہ بل لائے گی اس وقت آ جائے گا، مہربانی کریں۔ اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ آج کوئی بھی تحریک استحقاق نہیں ہیں۔ قاضی عدنان فرید صاحب پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی

رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال13-2012 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال13-2012 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 16۔فروری 2016 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال13-2012 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ16۔فروری2016 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال13-2012 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ16۔فروری2016 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1041/15 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب، سردار وقاص حسن موکل اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے جو pending کی ہوئی تھی۔ اس وقت وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1045/15 میاں محمود الرشید کی ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1049/15 سردار وقاص حسن موکل، چودھری عامر سلطان چیمہ اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔ کیا اس کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب آچکا ہے لیکن یہ ابھی پڑھی نہیں گئی جب movers موجود ہی نہیں ہیں وہ اس تحریک التوائے کار کو پڑھ ہی نہیں رہے ہیں تو اس کا جواب نہیں پڑھا جا سکتا، ویسے میرے پاس اس تحریک التوائے کار کا جواب ہے۔

جناب سپیکر: جی، اللہ کا شکر ہے ایوان تو موجود ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! جب تحریک التوائے کار پڑھی ہی نہیں گئی ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، تحریک التوائے کار پڑھی نہیں گئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اگر وہ پڑھیں گے تو پھر process ہوگا۔ جب محرک موجود نہیں ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ایسے مناسب نہیں لگتا۔ ہم اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1050 محترمہ باسمہ چودھری، محترمہ خدیجہ عمر کی ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1052 میاں

محمودالرشید، محترمہ ناہید نعیم اور محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1053 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1057 جناب احمد شاہ کھگہ اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1058 محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار 1059 میاں محمودالرشید کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار 1063 بھی میاں محمود الرشید کی ہے ۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1065 چودھری عامر سلطان چیمہ اور سردار وقاص حسن مؤکل کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار 1066 ڈاکٹر محمد افضل اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے ۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار 1067 چودھری عامر سلطان چیمہ اور سردار وقاص حسن مؤکل کی ہے ۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے ۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1069 ڈاکٹر محمد افضل اور چودھری عامر سلطان چیمہ اور سردار وقاص حسن مؤکل کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1070 میاں محمود الرشید کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1071 محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1073 سردار وقاص حسن مؤکل اور چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1074 جناب احمد شاہ کھگہ اور ڈاکٹر محمد افضل

ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1075 میاں محمود الرشید اور محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے ۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔میں نے ایک دفعہ تو pending کر دی ہیں لیکن اگلی دفعہ

مشکل ہو جائے گا۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر1076 سردار وقاص حسن مؤکل اور چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر1078 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1079 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

موسمیاتی تبدیلی کے باعث زرعی پیداوار میں شدید کمی

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 2۔ دسمبر 2015 کی خبر کے مطابق موسمی تغیرات کی وجہ سے زرعی اجناس کی پیداوار میں70 فیصد تک کمی۔ کم بارشوں کے باعث زمینی ٹمپریچر میں اضافہ ہوا اور زرخیز علاقوں میں گندم 68، چاول63، کپاس 73 اور گنّے کی فصل کی پیدوار میں 71 فیصد کمی ہوئی۔ تفصیلات کے مطابق دن بدن درجہ حرارت بڑھنے اور بارشوں میں بتدریج کمی کے باعث ہونے والی موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث گندم، کپاس، چاول اور گنّے کی پیدوار میں 50 سے 70 فیصد تک کمی ہوئی ہے۔ ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ کے تحت سوئل ریسرچ لیبارٹری میں ہونے والی ایک ریسرچ میں زمین کی تبدیل ہوتی ہوئی نوعیت کا جائزہ لینے کے لئے نمکین پانی کے مسلسل استعمال کے باعث ہونے والے زمینی تھور کی شرح مختلف سالوں میں نوٹ کی گئی۔ جس میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ موسمی تغیر اور درجہ حرارت میں بڑھوتری کی وجہ سے زرعی اجناس کی پیدوار میں شدید کمی ہو رہی ہے۔ تیز تر ہونے والی موسمی تبدیلی کے باعث جنم لینے والے زمینی حقائق اور تھور میں اضافہ ایک سنگین مسئلہ ہے جس پر فوری توجہ اور اس کی روک تھام کے لئے اقدامات کی ضرورت ہے۔ اس صورتحال کے منظر عام سے کاشتکاروں اور عوام الناس میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون وپارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر:اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1080 بھی جناب امجد علی جاوید کی ہے۔جی،اسے پیش کریں۔

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کا برن یونٹ بد انتظامی کا شکار

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 2۔دسمبر 2015 کی خبر کے مطابق ریجن بھر کا اکلوتا برن سنٹر 9 سال بعد بھی غیر فعال۔الائیڈ ہسپتال کا برن سنٹر فنکشنل ہونے کے بجائے بدانتظامی کا شکار۔کروڑوں روپے کی مشینری زنگ آلود۔آپریشن تھیٹرز اور آئی سی یو بنا نہ اسامیوں پر کوئی بھرتی کی گئی دیگر شعبوں سے لئے گئے ڈاکٹرز اور سربراہ شعبہ میں کوآرڈینیشن کا فقدان۔تفصیلات کے مطابق الائیڈ ہسپتال فیصل آباد ڈویژن کا واحد ہسپتال ہے جو ٹیچنگ ہسپتال ہونے کے ساتھ ڈویژن بھر سے refer ہو کر آنے والے غریب مریضوں کی علاج گاہ ہے۔الائیڈ ہسپتال سے ملحقہ برن سنٹر کی تعمیر کا آغاز 2006 میں ہوا۔جسے تین سال میں یعنی 2009 میں مکمل ہونا تھا جو کہ ابھی تک مکمل نہیں ہوا۔حال ہی میں برن سنٹر میں اوپی ڈی شروع کرنے کے بعد چند بیڈز مختص کئے گئے جو کہ رجسٹرار ہڈی و جوڑ،جنرل سرجری،چلڈرن وارڈ و دیگر شعبوں سے لئے گئے ہیں جن کا شعبہ برن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ذرائع کے مطابق برن سنٹر کے لئے 224 ڈاکٹرز،پیرا میڈیکل سٹاف،نرسز اور دیگر عملہ کی پوسٹیں رکھی گئی تھیں اور 73 ہزار 151 سکیئر فٹ اراضی پر تعمیر ہونے والے 55 بیڈز سے آراستہ اس برن سنٹر پر تقریباً پچاس کروڑ روپے کے فنڈز خرچ کئے گئے لیکن آپریشن تھیٹرز اور آئی سی یو تیار ہے اور نہ آکسیجن کی سپلائی شروع ہوئی ہے۔26 کروڑ روپے کی مشینری جس میں آپریشن تھیٹر،لیبارٹری،سنٹرلی ائر کنڈیشنڈ،ہائبرڈ کنیٹیز،ڈائیلسز مشین اور دیگر ضروری سامان ڈبوں میں بند پڑا برباد ہو رہا ہے۔اس صورتحال سے عوام الناس اور مریضوں میں شدید پریشانی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر:جی،اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!یہ درست ہے کہ الائیڈ ہسپتال سے ملحقہ برن سنٹر کی تعمیر 2006 میں شروع ہوئی اور اس کو 2009 میں مکمل ہونا تھا

لیکن برن سنٹر کی بلڈنگ ابھی تیاری کے مراحل میں ہے کیونکہ مکمل طور پر بلڈنگ تعمیر ہونے کے آخری مرحلے میں ہے۔ مریضوں کی تکلیف دیکھتے ہوئے پرنسپل پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کے حکم پر پرانے برن وارڈ کو نئی بلڈنگ میں شفٹ کر دیا گیا ہے تاکہ فوری طور پر جلد سے جلد کام شروع کیا جائے۔ سب سے پہلے آؤٹ ڈور شروع کیا اور آج تک آؤٹ ڈور میں 3803 مریض دیکھے جا چکے ہیں اور اس کے بعد in door department میں برن سنٹر شروع کیا گیا اور آج تک اس میں 225 مریض داخل کئے گئے۔ برن سنٹر کی فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ میں 2158 آؤٹ ڈور اور 21 ان ڈور مریضوں کو علاج معالجہ کی سہولت دی گئی۔ نئے برن سنٹر میں in door کے ساتھ فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ، لیبارٹری سیکشن اور ایکسرے کو بھی فعال بنا دیا گیا ہے۔ ان تمام کا equipment بھی تنصیب کر دیا گیا ہے اور استعمال شروع کر دیا گیا ہے۔ عملے کی کمی کی وجہ سے آپریشن تھیٹر ابھی تک استعمال نہیں ہو رہا۔ اس مقصد کے لئے ہسپتال کے مین آپریشن تھیٹر میں برن سنٹر کے لئے چار آپریشن تھیٹرز مختص کئے گئے ہیں۔ جتنا بھی سامان برن سنٹر کے لئے آیا ہے اس میں سے 60 فیصد استعمال کیا جا رہا ہے اور باقی کی تنصیب جاری ہے۔ جیسے ہی سارا عملہ بھرتی ہو جائے گا تو یہ بھی استعمال میں آ جائیں گے۔ برن سنٹر کے لئے پہلے 63 سیٹیں منظور ہوئیں جو بعد میں 161 ہوئیں۔ گریڈ 5 سے 15 تک کا عملہ بھرتی کیا جا چکا ہے اور گریڈ 1 سے 4 تک کی بھرتی کا عمل جاری ہے۔ جونہی یہ عمل مکمل ہو گا انہیں بھی برن سنٹر میں لگا دیا جائے گا۔ پرنسپل آفس میں نرسز اور ڈاکٹرز کی بھرتی کا عمل بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ ان کی بھرتی ہوتے ہی انہیں بھی برن سنٹر میں تعینات کر دیا جائے گا۔ اس وقت برن سنٹر میں 2 consultant، 12 ڈاکٹر، تین ہیڈ نرسز، 13 سٹاف نرسز اور 40 پیرا میڈیکل کے علاوہ 20 درجہ چہارم کے ملازمین بھی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آکسیجن کی سپلائی کے لئے وافر مقدار میں آکسیجن سلنڈرز برن سنٹر میں موجود ہیں اور سنٹرل آکسیجن سپلائی کی تنصیب کے لئے پرچیز کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1082 چوہدری اشرف علی انصاری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1083 جناب احسن ریاض فتیانہ کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر:اس تحریک التوائے کار کوpendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر1084 محترمہ فائزہ احمد ملک کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں للہذااس تحریک التوائے کار کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر1085بھی محترمہ فائزہ احمد ملک کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں للہذااس تحریک التوائے کار کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر1091چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں للہذااس تحریک التوائے کار کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر15/1093میاں طارق محمود آف ڈنگہ کی ہے۔

ہائرایجوکیشن کے ڈپٹی ڈائریکٹراور پرنسپل کی پریس کانفرنس

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ"چیلنج انٹرنیشنل،ڈنگہ گجرات"میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ محکمہ ہائرایجوکیشن کے ڈپٹی ڈائریکٹر اور پرنسپل نے گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ کے احاطہ میں سیاسی پریس کانفرنس کے انتظامات کر کے سرکاری کاموں میں مداخلت کی اور سیاسی سرگرمیوں میں شرکت کی۔جو پنجاب سول سرونٹ رولز کی واضح خلاف ورزی ہے۔تفصیلات کے مطابق گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ کی انتظامیہ نے محکمہ ہائرایجوکیشن کو مراسلہ تحریر کیا کہ کالج ہذامیں ڈگری بلاک اور ملٹی پرپز کے لئے ہال کی منظوری دی جائے،اس مراسلہ کی روشنی میں وزیراعلیٰ نے کالج ہذاکو دس کروڑ گرانٹ دینے کی منظوری دے دی لیکن ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز مہر محمد افضل،پرنسپل کالج ہذااور ایس ڈی او بلڈنگ نے کالج ہذامیں مقامی سیاست کو شامل کرتے ہوئے ایک پریس کانفرنس کاانعقاد کر دیا۔اس طرح ان اعلیٰ افسران نے کالج کی بلڈنگ کو سیاسی سرگرمیوں کامرکز بنادیا،جو نہ صرف پنجاب سول سرونٹ رولز کی خلاف ورزی ہے بلکہ سرکاری کاموں کو غیر سرکاری مقامی سیاسی قیادت کے ساتھ منسوب کرناقانون کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ ان افسران نے سرکاری کام میں یہ تاثر ظاہر کیا ہے کہ یہ کام مقامی سیاسی قیادت نے کیا جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔اس پریس کانفرنس کے انعقاد پر ڈنگہ کی عوام نے اعلیٰ حکام سے متعدد سوال اٹھائے ہیں کہ کیا سرکاری افسران سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے ہیں؟ جن سرکاری افسران نے پریس

کانفرنس کاانعقاد کیاان کے خلاف نہ صرف ضابطہ کی کارروائی عمل میں لائی جائے بلکہ ایسی ہدایات جاری کی جائیں کہ آئندہ کوئی سرکاری ملازم سیاسی سرگرمیوں میں حصہ نہ لے سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کراس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending فرمالیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1094/15 جناب احمد شاہ کھگہ، ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1095/15 محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1097/15 محترمہ خدیجہ عمراور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1098 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1099/15 سردار وقاص حسن مؤکل اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1101/15 جناب احمد شاہ کھگہ اور سردار وقاص حسن اختر مؤکل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1107/15 جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1108/16 جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1110/15 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1112/15 محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اسی طرح تحاریک التوائے کار نمبر 1113/15 تا 1115/15 کو بھی pending کی جاتی ہے۔ اس کے بعد اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1117/15 میاں محمود الرشید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی

تحریک التوائے کار نمبر1119/15 محترمہ باسمہ چودھری، محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر1121/15 میاں محمود الرشید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر1122/15 جناب احمد شاہ کھگہ اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر1123/15 محترمہ باسمہ چودھری، محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر1124/15 چودھری عامر سلطان چیمہ اور سردار وقاص حسن اختر موکل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر1147/15 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

صوبہ میں خناق سے بچوں کی ہلاکتوں میں مسلسل اضافہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ" مورخہ 22۔دسمبر2015 کی اشاعت میں ہے "پنجاب میں خناق سے مزید دو بچے جاں بحق، ہلاکتیں 31 ہو گئیں" تفصیل کے مطابق پنجاب میں خناق سے ہلاکتوں کا سلسلہ نہ رک سکا، دو روز کے دوران چلڈرن ہسپتال لاہور میں مزید دو بچیاں دم توڑ گئیں اور صوبہ میں ہلاکتوں کی تعداد 31 ہو گئی۔ ذرائع کے مطابق صوبہ میں ادویات کی فراہمی کے باوجود خناق کا مرض پھیلتا جا رہا ہے۔ خناق کے اس موذی مرض سے چند دنوں میں 31 معصوم بچے اس دُنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ حکومت کی طرف سے اس مرض کے لئے proper ادویات فراہم کی جا رہی ہیں لیکن اس کے باوجود اس مرض پر قابو پانے کی بجائے اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے اور کافی ماؤں کی گود اُجڑ چکی ہے لیکن متعلقہ حکام نے اس معاملے پر چپ سادھ لی ہوئی ہے۔ اگر ادویات مل رہی ہیں تو کیا ان کی کوالٹی میں کوئی compromise کیا گیا ہے یا پھر proper طریقے سے یہ ادویات نہیں دی جا رہیں۔ جب تک اس معاملے کی تحقیق کر کے ذمہ داری fix نہیں کی جائے گی۔ اس وقت تک اس پر قابو پانا مشکل ہو گا۔ بچوں کی ہلاکت کی اس خبر پر عوام میں شدید پریشانی پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!خناق سے متاثرہ زیادہ تر وہ بچے ہیں جن کو خناق سے بچاؤ کے حفاظتی ٹیکہ جات نہیں لگے۔ یہ ٹیکے توسیع پروگرام برائے حفاظتی ٹیکہ جات تمام fix Centre پر موجود ہیں اور لگائے جاتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے اشتہارات کے ذریعہ والدین کی توجہ بھی دلائی جاتی ہے۔ اگرچہ خناق کے علاج کی تمام ادویات، تمام ہسپتالوں اور چھوٹی بڑی جگہوں پر موجود ہیں۔ والدین کو بذریعہ مشتہری، منادی آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ بچوں کو ضروری حفاظتی ٹیکے لگوائیں۔ خناق کے خلاف مؤثر حکمت عملی، حفاظتی ٹیکہ جات کے ذریعے ہی اس کا تدارک ہے۔ توسیع پروگرام برائے حفاظتی ٹیکہ جات کا کام دو سال یا اس سے کم عمر کے بچوں کو 9 بیماریوں کے حفاظتی ٹیکہ جات لگوانا اور اس کو مانیٹرنگ کرنا ہے۔ پولیو کے قطرے، ٹیمیں گھر گھر جا کر پلاتی ہیں۔ خناق سمیت دیگر بیماریوں کے ٹیکہ جات توسیع پروگرام برائے حفاظتی ٹیکہ جات کے سنٹر سے دیئے جاتے ہیں، جس سے اس بیماری کا تدارک ممکن ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر!میں اس تحریک التوائے کار کو پریس نہیں کرتی۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو پریس نہیں کیا گیا اس لئے اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت(رانا محمد ارشد): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوا۔

سرکاری کارروائی

بحث

زراعت پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: مجھے تو بات کرنے دیں۔My dear آپ کیا کر رہے ہیں؟ ہمارا اگلا آئٹم زراعت پر عام بحث ہے جیسا کہ آپ کو بھی معلوم ہے کہ بحث کا آغاز 8۔فروری کو ہو چکا تھا۔بحث کا آغاز وزیر صاحب کی تقریر سے ہوا تھا۔آج بھی اس بحث پر جو معزز ممبران حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام بھجوادیں۔ہمارے پاس جو پہلے بچے ہوئے نام ہیں ہم پہلے ان کو لیں گے جو اس دن یہاں موجود تھے پہلے ان کی باری آئے گی ان کے بعد کسی اور کی باری آئے گی۔جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے مائیک دیا۔

جناب سپیکر: پنجابی وچ کہندے نیں سن وے بگھناں، مہربانی کرناں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اپوزیشن کا حق ہے کہ وہ احتجاج کرے لیکن احتجاج برائے اصلاح ہونا چاہئے۔جس طرح وقفہ سوالات میں احتجاج کیا گیا اور play card دکھائے گئے یہ سارا pre-plan ہوتا ہے۔یہاں پر ہیلتھ کی بات کی جاتی ہے تو الحمدللہ پنجاب کے اندر ہیلتھ کے لئے reforms لائے ہیں لیکن خیبر پختونخوا میں جو ڈاکٹرز رو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! وہاں پر جو لازمی سروس ایکٹ لگایا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں مناسب ہوگا کہ ہم بحث کا آغاز کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ وہاں پر ہیلتھ کا بیڑا غرق کرنے والے ہیں لیکن ہم انہیں پنجاب کے اندر ایسا نہیں کرنے دیں گے۔

جناب سپیکر: مہربانی کریں۔ایسی باتوں کا فائدہ نہیں ہے۔آپ یہ باتیں باہر کریں، مہربانی کریں۔جناب طارق محمود باجوہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔جناب آصف محمود باجوہ!۔۔۔موجود نہیں ہیں ۔ چودھری رفاقت حسین گجر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ سید محمد سبطین رضا!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔جناب احسن ریاض فتیانہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ سردار شہاب الدین خان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چودھری غلام مرتضیٰ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔جناب جعفر علی ہوچہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ نے جو ایجنڈا دیا ہے اس میں پہلے قانون سازی ہے دو بل منظور ہونے ہیں ان کے بعد عام بحث ہے۔

جناب سپیکر: ہم اس پر بحث کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ممبران کو پتا ہے کہ پہلے قانون سازی کا portion ہونا ہے اس میں آدھ گھنٹہ یا اس سے زیادہ ٹائم لگے گا۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہا تھا کہ قانون سازی بعد میں کر لیں گے جب مرضی چاہیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جو ایجنڈا دیا گیا ہے اگر اس ترتیب کو ملحوظ خاطر رکھیں گے تو جو ممبران بات کرنا چاہتے ہیں وہ بات کر سکیں گے۔ایجنڈے میں پہلے قوانین کے اندر ترامیم کی منظوری ہے۔ اگر اس سے پہلے یہ سب نام بول دیں تو سب کو پتا ہے کہ یہ سب سے آخر میں بحث ہونی ہے۔

جناب سپیکر: اس کو نہیں لے رہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ آج ترامیم نہیں لے رہے ؟

جناب سپیکر: آج ان کو نہیں لے رہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جب ان کو لینا ہو تو پہلے بتا دینا۔

جناب سپیکر: جب ان کو لینا ہو گا تو اس سے پہلے بتائیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کسی کو بھی معلوم نہیں، مجھے بھی معلوم نہیں کہ آپ آج یہ قانون سازی drop کر رہے ہیں۔آپ ایک چیز ایجنڈے میں رکھتے ہیں اور ایجنڈا بھی ہمیں

آج ملا ہے اور تمام ممبران دیکھ رہے ہیں کہ آدھ گھنٹہ یا ایک گھنٹہ ان ترامیم پر بات ہو گی قانون سازی ہو گی اس کے بعد زراعت پر بحث ہو گی۔ میرے خیال میں یہ ان ممبران کی حق تلفی ہے۔

جناب سپیکر: اس میں آپ کی ترامیم موجود ہیں جب آئیں گی تو آپ کو ضرور اطلاع دیں گے، ایسی بات نہیں ہے۔ میرے خیال میں اب جو زراعت پر بحث کرنا چاہتے ہیں وہ کریں۔ جی، طارق محمود باجوہ صاحب! آپ شروع کریں

جناب طارق محمود باجوہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بحث تو کرتے ہیں لیکن منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں اور سیکرٹری صاحب بھی نہیں ہیں تو ہمارے points کون note کرے گا؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب ابھی آجاتے ہیں۔

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں points note کر رہا ہوں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! گیلری بھی خالی ہے اور منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محکمے کا کوئی بندہ نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر وزیر زراعت ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، منسٹر صاحب موجود ہیں آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں وزیر زراعت کی بات کر رہا ہوں۔ اتنی important بات ہے کس کو سنائیں اس درد کا افسانہ۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب موجود ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! منسٹر صاحب اب آئے ہیں۔

جناب سپیکر: افسوس ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ نے جو عینک پہنی ہوئی ہے وہی ہم بھی لگا لیں تو ہمیں بھی نظر آجائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کو نظر آنا چاہئے۔ minister means any minister جی، باجوہ صاحب!

جناب طارق محمود باجوہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! لوگوں کے خوف سے حق کی بات کہنے سے نہ رکو کیونکہ نہ تو کوئی موت کو قریب لا سکتا ہے اور نہ کوئی رزق کو دور کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر! پہلے بھی کئی بار اس اسمبلی کے floor پر کاشتکاروں کے حق میں بات کر چکا ہوں مگر سوالیہ نشان ہے۔ سب سے پہلے شوگر مل مافیا کی بات کروں گا جو کسان کا کروڑوں روپے دبا کر بیٹھے ہوئے ہیں اور کسان سے 25/20 فیصد کٹوتی کر کے فرنٹ مین CPR لیتے ہیں یا مجبوراً شوگر مل مالکان ان کو مہنگے داموں چینی فروخت کرتے ہیں۔ پہلے بھی متعدد بار یہ بات ہو چکی ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ یہ شوگر مل مافیا بڑا powerful مافیا ہے جو کسی کے کہنے سننے میں نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی بات ہوئی کہ گنّے کے کاشتکاروں کے CPRs کو چیک کا درجہ دیا جائے مگر جو وعدہ ہوا، وعدہ ہی کیا جو وفا ہو جائے۔ یہ ان کسانوں کا حال ہے جن کو ہم پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی کہتے ہیں۔ انڈیا سے سبزیوں اور فروٹ کی درآمد نے پنجاب کے کسانوں کو تباہ کر دیا ہے، سبزی فروٹ وغیرہ کی بذریعہ واہگہ بارڈر ٹیکس فری درآمد کی اجازت دی گئی ہے جس کا تخمینہ لگایا گیا ہے کہ پچھلے سال 26۔ارب روپے کی سبزیاں اور فروٹ درآمد کیا گیا۔ ایوان کو یہ سن کر افسوس ہو گا کہ ایک زرعی ملک میں 12 سے 15۔ارب روپے کے ٹماٹر منگوائے گئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ تقریر داد دینے کے لئے نہیں کر رہا میں اس لئے یہ دکھ بھری داستان سنا رہا ہوں کہ خدارا جن لوگوں کی وجہ سے، جن لوگوں کے ووٹ لے کر، جن لوگوں کے ووٹوں کی طاقت سے ہم آج اس floor پر کھڑے ہیں چاہے کسی کا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ن) سے ہے، کسی کا تعلق جماعت اسلامی سے ہے یا کسی بھی پارٹی سے ہے ہم سب مل کر کوشش کریں کہ ہمارے ان کاشتکاروں کی 70 فیصد آبادی کو کیسے سہولت دی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر! مضر صحت سبزیوں اور فروٹ کی درآمد جاری ہے لیکن کوئی check and balance کرنے والا نہیں ہے۔ انڈیا اپنے کسان کو سبسڈی کی مد میں تقریباً 100 بلین ڈالر ادائیگی کر رہا ہے لیکن ہمارے پنجاب میں بجلی، ڈیزل، کھاد، بیج، زرعی ادویات کے نرخ کسان پر ظلم عظیم ہے۔ مونجی، گندم اور کپاس کا جو حشر کیا گیا ہے اس کا ذمہ دار کون ہے؟ مونجی پر فی ایکڑ پانچ ہزار روپے سبسڈی دینا اچھا اقدام تھا، کھاد پر 15۔ارب روپے سبسڈی بھی اچھا اقدام تھا مگر بڑے افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہوں، بڑے افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ کسان کو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ فائدہ ہوا ہے تو مڈل مین کو ہوا ہے۔ زرعی ٹیکس کے علاوہ زرعی انکم ٹیکس کے ذریعے کسان کو لوٹا کہاں کا انصاف ہے؟

جناب سپیکر!مزدوری، بیج، کھاد اور زرعی ادویات ہر چیز کی قیمت کا تعین کر کے جنس کا ریٹ نکال لیں۔ کھاد مہنگی، اخراجات زیادہ اور آمدن صفر۔ زمیندار خسارے میں جا رہا ہے۔ حکومت پنجاب کئی منصوبوں پر اربوں روپے subsidy دے رہی ہے کیا ہی اچھا ہو کہ پنجاب کی ستّر فیصد آبادی کو خوشحال کرنے کے لئے بھی subsidy دی جائے۔ جس طرح انڈیا میں کسان کو subsidy دی جاتی ہے اسی طرح حکومت پنجاب بھی کسان کے لئے subsidy کا اعلان کرے اور جنس کے ریٹ بھی مقرر کئے جائیں بے شک انڈیا کے ریٹ کے مطابق کر دیں۔

جناب سپیکر!سوموار کے اجلاس میں میرے کچھ بھائیوں نے بڑی لچھے دار تقاریر کیں۔ اگر ان تقاریر کی آڈیو لے کر اُن کسانوں کو سنائی جائیں جن کے ووٹ لے کر ہم اسمبلی میں آئے ہیں، جن کی طاقت کی وجہ سے ہم اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں تو پھر imagine کریں کہ وہ ہمارے ساتھ کیا سلوک کریں گے ؟لوگوں نے اس آس اور امید پر ہمیں ووٹ دیئے تھے کہ ایوان میں یہ ہمارے حقوق کے لئے آواز بلند کریں گے مگر افسوس کہ ہم آج ان کے ساتھ انصاف نہیں کر رہے۔ کسان مر چکا ہے، کسان کے ساتھ جو ظلم و زیادتی ہو رہی ہے اس کی وجہ سے میں اور آپ دُکھی ہیں۔ پورا ایوان کسان کے ساتھ ہونے والے ظلم و زیادتی سے آگاہ ہے۔ مصلحتوں کو چھوڑیں اور کوئی بڑا فیصلہ کریں تاکہ تاریخ میں آپ کا نام لکھا جائے۔ قرآن بھی کہتا ہے کہ فیصلے درست کریں اور حق والوں کو حق ادا کریں۔ لوح محفوظ میں ہر چیز لکھی جا رہی ہے۔ ایک دن آئے گا کہ زیر اور زبر کا حساب ہو گا۔ ہمیں اپنا حق ادا کرنا چاہئے۔ کسان اپنی بیٹی کے ہاتھ پیلے کرنے تو دُور کی بات اپنے مریض کا علاج و معالجہ کرانے کی سکت بھی نہیں رکھتا۔ کسان فاقے اور خودکشی پر مجبور ہو چکا ہے۔ کسان پر جو ظلم اور بربریت کے پہاڑ گرائے جا رہے ہیں اس کا ذمہ دار کون ہے؟ Rural Area میں جو لاوا پک رہا ہے اگر ہم نے اس پر توجہ نہ دی تو کل کو یہ کسان ہمارے کنٹرول سے باہر ہو جائیں گے۔ ایگریکلچر کا بحران انرجی بحران سے بہت بڑا ہے۔ سوموار کو معزز ممبر اسمبلی جناب رانجھا صاحب نے ایک کمیشن بنانے کی بات کی تھی۔ کیا حرج تھا اگر کمیشن بنا دیا جاتا، سٹینڈنگ کمیٹی کی پچھلے تین سالوں میں کیا output ہے اور انہوں نے زمیندار کو کیا دیا ہے؟

جناب سپیکر!میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے، اگر وہ اپنے چیمبر میں تشریف رکھتے ہیں تو ہاتھ باندھ کر گزارش کرتا ہوں کہ خدارا زمیندار پر رحم کریں اور اس ایوان کے ممبران کا ایک کمیشن بنائیں جو دو ماہ میں اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کرے۔ تاریخ میں اپنا نام لکھوائیں کہ آپ نے یہ فیصلہ

دیا تھا۔انشاء اللہ،اللہ کے فضل و کرم سے یہ ایوان آپ کے ساتھ ہے۔آپ اس ایوان کے ممبران پر مشتمل کمیشن بنائیں جو دو ماہ میں اپنی رپورٹ پیش کرے تاکہ اس پر ہم کوئی عملدرآمد کر سکیں۔

(اذان ظہر)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! فیصل آباد سے تعلق رکھنے والے ہمارے ایک سابق ممبر صوبائی اسمبلی ریاض شاہد صاحب انتقال کر گئے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! وہ کب فوت ہوئے ہیں؟

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! تین چار روز قبل وہ فوت ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب کو بُلوائیں تاکہ فاتحہ خوانی کی جا سکے۔ جی، باجوہ صاحب!

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میری آدھی بات تو سپیکر صاحب سُن کر گئے ہیں اور اب آپ تشریف لے آئے ہیں۔ اب بات کرنے کا فائدہ کیا ہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: باجوہ صاحب! وزیر زراعت آپ کی بات سُننے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! آپ کے آنے سے پہلے میں نے سپیکر صاحب سے درخواست کی تھی کہ کسانوں کے ساتھ جو ظلم اور زیادتی ہو رہی ہے اس حوالے سے ایوان کے ممبران پر مشتمل ایک کمیشن بنا دیں جو دو مہینے میں اپنی سفارشات ایوان میں پیش کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: باجوہ صاحب! آپ اپنی تجاویز دیں۔ منسٹر صاحب نوٹ کر رہے ہیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! وہ تو میری باتوں کا جواب دیں گے لیکن کمیشن کا آرڈر تو آپ نے ہی کرنا ہے۔ آپ مہربانی کریں اور کمیشن بنا کر تاریخ میں اپنا نام لکھوائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ wind up کر چکے ہیں یا مزید باتیں کرنا چاہتے ہیں؟

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں نے باتیں کر لی ہیں۔ اب میرا ایک ہی مطالبہ ہے کہ کسانوں پر ہونے والے ظلم اور زیادتی کے حوالے سے ایک کمیشن تشکیل دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:اگر ضرورت محسوس کی گئی تو ہم کمیشن بنا دیں گے۔منسٹر صاحب اپنی wind up speech میں آپ کی ساری باتوں کا جواب دیں گے اور اگر پھر بھی کمیشن کی ضرورت محسوس کی گئی تو ہم بنا دیں گے۔اب جناب محمد آصف باجوہ بات کریں گے۔

جناب طارق محمود باجوہ:جناب سپیکر!ابھی میری تقریر رہتی ہے۔زمیندار بے چارہ تو مر چکا ہے۔اب بھی آپ کمیشن کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تو پھر کب کریں گے؟مونجی کا ریٹ 2400روپے تھا جبکہ آج وہ 800روپے میں فروخت ہو رہی ہے۔گنّے کے کاشتکار کو شوگر ملز والے پیسے نہیں دے رہے اور اربوں روپے دبا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔کب کمیشن بنے گا اور کب آپ کسانوں کی بات سُنیں گے؟آپ کا تعلق بھی کاشتکار طبقے سے ہے۔خدارا زمیندار پر رحم کریں اور اس ایوان میں کمیشن بنائیں۔

جناب محمد صدیق خان:جناب سپیکر!ہم کمیشن بنانے کے لئے متفقہ طور پر ایک قرارداد لے آتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ پہلے بھی معزز ممبران کی طرف سے اس طرح کی تجویز دی گئی ہے۔میں باجوہ صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے real sense میں باتیں کی ہیں۔شاید میں وہ بات کرتا تو کہا جاتا کہ حزب اختلاف تو ہمیشہ اسی طرح کی بات کرتی ہے۔کاش!ہم میں سے سبھی لوگ یہ سوچ لیں کہ ہم منتخب نمائندے ہیں۔عوام کے حقیقی مسائل کے حوالے سے جب تک ہم پارٹی عصبیت سے بالاتر ہو کر اس ایوان کے اندر مؤقف اختیار نہیں کریں گے تو اس وقت تک صوبہ پنجاب کے اندر کوئی بہتری نہیں آئے گی۔میں باجوہ صاحب کو اس جرأت، حق گوئی اور بے باکی پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے real sense میں پنجاب کے کسانوں،کاشتکاروں اور مزدوروں کے حوالے سے بات کی ہے۔انہوں نے جو تجویز دی ہے میں حزب اختلاف کی تمام پارٹیوں کی طرف سے اسے second کرتا ہوں کہ یہاں کمیشن بنایا جانا چاہئے جو کہ کسانوں اور کاشتکاروں کے real مسائل کو اس ایوان کے اندر لے کر آئے تاکہ ان کے حل کے لئے کوئی لائحہ عمل حکومت اور ہم سب مل کر بنا سکیں۔

جناب طارق محمود باجوہ:جناب سپیکر!میرا بات کرنے کا قطعاً یہ مقصد نہیں تھا کہ میں خراج تحسین وصول کروں۔بہر حال میں قائد حزب اختلاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔میں نے حق کی بات کی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "حق کی بات کریں اور فیصلے درست کریں۔"ہم جن لوگوں کی وجہ سے آج یہاں ایوان میں موجود ہیں کیا ان کے حقوق کے لئے آواز اُٹھانا ہمارا فرض نہیں ہے،آپ ہی مجھے بتا

دیں کہ کیا زمیندار کے ساتھ زیادتی نہیں ہو رہی، کیا ہمیں ان لوگوں کے لئے کچھ نہیں کرنا جو کہ اس ملک کی آبادی کا 70 فیصد ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: باجوہ صاحب! تجاویز بھی ساتھ ساتھ دیتے جائیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! مہربانی کریں۔ آپ نے حکم کرنا ہے۔ اس ایوان کا کمیشن بنا دیں۔ سٹینڈنگ کمیٹی کی پچھلے تین سالوں میں کیا output ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کو دیکھتے ہیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! پہلے بھی ہم تین سالوں سے دیکھ رہے ہیں۔ خدارا! کسان پر رحم کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلے مقرر جناب محمد آصف باجوہ صاحب ہیں۔ منسٹر صاحب! ذرا تجاویز نوٹ کرتے جائیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! نوٹ کرنے کا فائدہ ہی کوئی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: باجوہ صاحب! ایسا نہ کہیں۔ آپ کی درخواست پر ہی آج دوسرے دن بھی زراعت پر بحث رکھی گئی ہے۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب دوستوں نے بڑے اہم points دیئے ہیں۔ لیکن میں گورنمنٹ آف پنجاب کی انتہائی اہم پالیسی کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہوں گا جو چل رہی ہے۔ یہاں پر منسٹر صاحب بھی موجود ہیں۔ انہی دنوں میں گورنمنٹ آف پنجاب نے ایک subsidized rates پر زرعی آلات کسانوں کو دینے کی سکیم جاری کی ہوئی ہے۔ اس میں جو لوگ زرعی آلات بناتے ہیں ان کے لئے سب سے پہلے محکمہ ایگریکلچر pre-qualification کرتا ہے۔ اس کی شرائط اتنی سخت ہیں کہ وہ ان پر پورا نہیں اتر سکتے۔ اتنی سخت شرائط ہیں کہ جو لوگ گزشتہ دس سالوں سے کام کر رہے تھے ان کو کاٹ کر نکال دیا گیا ہے اور اپنے چند من پسند implement manufactures ہیں جن کی on ground industry نہیں ہے۔ وہ صرف show کر کے اور دوسرے شہروں ڈسکہ، میاں چنوں، حافظ آباد، فیصل آباد اور رحیم یار خان سے implements لے کر محکمہ کو supply کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری اس کے لئے گزارش یہ ہے کہ انہوں نے pre-qualification کی جو پالیسی بنائی ہے اس کے points نرم کئے جائیں تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ involve ہو سکیں مقابلے کی فضا پیدا ہو سکے اور جو implement ایک لاکھ 80 ہزار روپے میں خریدے جا رہے ہیں وہ ایک لاکھ 40 ہزار روپے میں مل سکتا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ نئے سرے سے یا کم از کم جو یہ نئی سکیم دینے جا رہے ہیں اس کے لئے نئے سرے سے pre-qualification کا نظام وضع کریں اور اس میں زیادہ سے زیادہ manufactures کو involve کریں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ محکمہ نے جو چار زرعی آلات Disc harrow, Rotavator, Rabi drill and Ditcher ہے۔ انہوں نے اس طرح کا کام کیا ہے کہ قرعہ اندازی کرتے ہیں اور ایک ہی کسان کو چاروں implements دے دیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص یا کسان بے چارہ جس کی اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ ان کی اتنی بڑی رقم ادا کر سکے تو وہ ان آلات کو کیسے لے گا۔ ان کو یہ چاہئے کہ فی کسان ایک implement دیں اور اس کی قرعہ اندازی کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ کسان اور زمیندار وہ implements حاصل کر سکیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ گزارش یہ ہے کہ ہر چیز پر پہلے ہی زرعی ٹیکس بھی ہے اور سیلز ٹیکس بھی ہے۔ اس وقت اگر ہم زراعت اور زرعی انڈسٹری کو ترقی دینا چاہتے ہیں تاکہ ہمارا ملک ترقی کر سکے تو اس کے لئے میری humble request یہ ہے کہ تھریشر کے ساتھ ساتھ ٹریکٹر بنیادی چیز ہے۔ پاکستان میں بننے والے ٹریکٹر اور تمام زرعی آلات کو زرعی انکم ٹیکس اور سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ یہ کسان سے جو 17 فیصد سیلز ٹیکس اور اس کے علاوہ جو انکم ٹیکس لیتے ہیں۔ اگر یہ کسان کو indemnity دیں گے تو اس سے کسان بہتر طریقے سے یہ زرعی آلات خرید سکے گا۔ آج انڈیا سے بے پناہ زرعی آلات غیر قانونی طریقے سے درآمد کئے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے زرمبادلہ میں بھی کمی آتی ہے۔ پاکستان میں وہ ایسے زرعی آلات بھیج رہے ہیں جو چند دنوں کے لئے کام کرتے ہیں اور اس کے بعد ان کی کوئی گارنٹی وارنٹی نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ کی پالیسی تو ہے کہ جو جو زرعی آلات یا جو جو چیزیں پاکستان میں بنائی جا رہی ہیں ان کی درآمد پر پابندی ہے لیکن اس پر سختی سے عملدرآمد کیا جانا چاہئے تاکہ پاکستان کا کسان اور پاکستان کی زرعی انڈسٹری بھی ترقی کر سکے تاکہ ہم اپنی زراعت کو ترقی دے سکیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ چودھری رفاقت حسین گجر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب احسن ریاض فتیانہ!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ زراعت ہمارا بہت دیر سے debatable topic چل رہا تھا، کافی عرصہ سے demand تھی۔ آپ نے شفقت کی اور آج کا دن مقرر کیا۔

جناب سپیکر! یہ تو ہر بندہ جانتا ہے کہ زراعت ہماری economy کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ ہمارے کسان ہی ہیں کہ جن کی وجہ سے ہماری انڈسٹری چلتی ہے۔ ہمارے ملک کی بنیادی انڈسٹری ٹیکسٹائل یا شوگر ہے۔ ان دونوں کا خام مال ہمارا کسان ہی پیدا کرتا ہے جس سے یہ انڈسٹری چل رہی ہے۔ ہمارے پاکستان کی بنیادی برآمد ٹیکسٹائل ہی ہے جو کسان کے سر پر چلتی ہے۔ اگر ہمارا کسان یہاں پر کپاس نہ اگائے تو ہماری ٹیکسٹائل انڈسٹری flop ہو جائے گی۔ میرے خیال میں شاید یہی وجہ ہے کہ ہمارے کسان کے ساتھ اتنا ظلم کیا جاتا ہے۔ ہم لوگ انڈسٹری کو فروغ دینے کے لئے خام مال سستا کرنے کے لئے کسان کی کمر کی ہڈی توڑتے جا رہے ہیں۔ مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ زراعت کے لئے ہماری کوئی consistent policy ہے، ہماری federal consistent policy ہے اور نہ ہی provincial ہے۔ ہم کسان کو کس طرح آگے لے کر جائیں گے اور کس طرح سے مضبوط کریں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے چاول پر بات کرنا چاہوں گا۔ چاول کی اس دفعہ جو فصل ہوئی ہے اس کا کوئی rate نہیں لگ سکا اور وہ بک نہیں سکی۔ کسان کو مجبوراً 700 روپے پر اسے بیچنا پڑا اس لئے بیچنا پڑا کہ ہم لوگوں کی export policy کوئی نہیں تھی۔ PCP نے پچھلے دو تین سالوں سے چاول export نہیں کیا، اس وجہ سے ہمارے ملک کے بیشتر Sheller بند ہو چکے ہیں۔ اس وجہ سے کوئی ہمارا چاول خریدنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ ہمارا چاول اگر polish ہو تو اس کی تین سال کی self-life ہوتی ہے۔ اگر وہ تین سال تک نہ بکے تو اس کے بعد وہ fodder کے لئے استعمال ہوتا ہے اور وہ category-B میں چلا جاتا ہے۔ تین سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے کہ ہماری export نہیں ہوئی۔ میں یہ request کرنا چاہوں گا کہ ہم لوگ اس پر زور دیں کہ ہمارا چاول export ہو سکے تاکہ ہمارا چاول کا کاشتکار بچ سکے۔

جناب سپیکر!اس کے بعد میں کماد پر بات کروں گا کہ جو ہماری بنیادی فصل سمجھی جاتی ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ کچھ عرصہ پہلے میاں اسلم صاحب جو چیئر مین شوگر ملز ایسوسی ایشن ہیں انہوں نے یہ کہا تھا کہ اگر 60 روپے کلو چینی کی قیمت ہو جائے تو ہم 250 روپے من تک کسان سے گنا بآسانی خرید سکتے ہیں لیکن sadly یہ اس پر صرف بات کرنے کی حد تک تھی اس پر عملدرآمد نہیں ہوا کیونکہ اس وقت چینی 70/65 روپے کلو تک جا چکی ہے۔چند روز پہلے ہی 250 روپے فی 50 کلو گرام چینی کے تھیلے کی قیمت میں اضافہ ہوا۔اس کا کسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکا کیونکہ کسان کی payment ابھی تک رکی ہوئی ہے۔کسان بے چارہ بلبلا رہا ہے اور اس کو کوئی relief دینے والا نہیں ہے۔ہم لوگ جب شوگر ملوں کو کماد دینے کے لئے جاتے ہیں تو وہ ہم سے sugar cess کاٹ لیتی ہے اور ہم لوگوں سے کاٹ کے نام سے کماد کا وزن کاٹ لیتی ہے۔ہمارا کسان اس ملک میں اپنے پیسے سے سڑکیں بناتا ہے، اپنے پیسے سے ٹیکس ادا کرتا ہے اور اپنے خون پسینے کی محنت سے ٹیکس ادا کرتا ہے۔اس ملک میں باقی کوئی بھی job 9:00 سے 5:00 بجے تک چلتی ہے۔دن کے آٹھ دس گھنٹے آپ نے نوکری پر جانا ہوتا ہے تو کسان ایک ایسا طبقہ ہے جو 24 گھنٹے پورے سال میں 365 دن نوکری کرتا ہے جس کا اسے کوئی return نہیں ملتا۔

جناب سپیکر!ایک سب سے بڑا مسئلہ یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ شوگر مل شاید ہمارے ملک کی واحد انڈسٹری رہ گئی ہے جو کہ almost less than 10 percent equity کے اوپر چل رہی ہے۔اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہ بنک سے limits کسان سے گنا خریدنے کے لئے لیتے ہیں لیکن وہ limits استعمال ہی نہیں ہوتیں۔آپ محکمہ خزانہ کے ذریعے کسی بھی بنک سے چیک کرا لیں کہ کتنی شوگر ملوں نے اپنی کتنے فیصد limit استعمال کی ہے۔آپ کو اسی سے علم ہو جائے گا کہ اس نے کماد کی کتنی payment کی ہے۔یہاں پر محکمہ خوراک ہمیں یہ کہتا ہے کہ ہم نے 80 فیصد سے زیادہ payment کر دی ہے لیکن جو cheque دو ماہ بعد کی payment کا دیا ہوتا ہے وہ payment میں consider نہیں ہوتا۔Payment تو اس وقت ہو گی جب کسان کو cash ملے گا۔Post dated cheques are not considered a payment. براہ مہربانی اس چیز کو آپ دیکھیں۔اس وقت یہ حالات ہو چکے ہیں کہ ہم لوگ اربوں روپے subsidy کے لئے دیتے ہیں۔اس سے کسان کو تو کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ وہ اربوں روپے ہم شوگر ملوں کو دے دیتے ہیں اور وہ اس پیسے کو اپنے استعمال میں لاتی ہیں اور کسان کو ادائیگی نہیں کرتیں۔ ہم جو subsidy شوگر ملوں کو دیتے ہیں براہ مہربانی وہ براہ راست کسان کو دی

جائے۔ کسان (میٹر)meter شروع کریں تاکہ کسان کو بجلی subsidize rate پر ملے اور اس کی inputs کی cost کم ہو۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ہمارے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اندر اس طرح کے حالات ہو گئے ہیں کہ لوگوں نے اس سال کماد 20ہزار روپے کنال کے حساب سے چارے کے لئے دیا ہے۔ انہوں نے شوگر ملوں کو نہیں دیا کیونکہ شوگر ملوں نے کئی سالوں سے ان کی payments نہیں کیں اور دبا کر بیٹھی ہوئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فتیانہ صاحب! یہ باتیں ٹھیک ہیں۔ آپ تجاویز دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ کسان (میٹر)meter شروع کریں۔ کسان کو direct subsidy دیں instead کہ آپ شوگر ملوں کو subsidy دیتے ہیں۔ اس سے تو industrialist کو فائدہ ہوتا ہے۔ وہ اس پیسے کو اپنے استعمال میں لاتا ہے اور کسان کو ادائیگی نہیں کرتا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ اگر آپ گندم کو دیکھیں گے تو مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارا ملک اور خاص طور پر ہمارا صوبہ 85 فیصد گندم پیدا کرتا ہے لیکن ہم لوگوں نے embargo لگایا ہوا ہے کہ ہم اپنے صوبہ سے باہر دوسرے صوبوں میں کھانا نہیں جانے دیتے جس کی وجہ سے ہمارے ساتھ والے صوبہ کے اندر چھوٹے بچے قحط کی وجہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ Kindly اس طرح کے مسائل پر اقدام اٹھائے جائیں کہ ہم لوگ inter provincial wheat transportation پر عملدرآمد کریں کیونکہ ہمارے پاس اس وقت wheat surplus ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں ایک چیز کہنا چاہوں گا کہ ہم لوگوں نے پچھلے سال یوکرائن سے سودا کیا اور وہاں سے (B)grade wheat منگوائی، جس کا 60 فیصد last year اور 40 فیصد حصہ اس سال receive کیا گیا ہے۔ آپ چاہیں تو اس بات کو verify کروا سکتے ہیں کہ وہ (B)grade wheat ہے، ہم لوگوں نے یہ فلور ملز کو دی اور ہماری عوام اس (B)grade wheat کو کھا چکی ہے۔ یہ جو ہم نے یوکرائن سے گندم import کی ہے اس کی وجہ سے ہمارے فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے local purchase روک دی اور ہم لوگوں نے تقریباً 60 یا 70 فیصد purchase کرنے کے بعد ہم نے باقی wheat purchase نہیں کی جس کی وجہ سے ہمارا کسان رُل گیا لہٰذا اس کو لوگوں کے پاس جا کر سستے داموں اپنی گندم فروخت کرنی پڑی۔ گورنمنٹ کا دیا ہوا 1300 روپے کنٹرول ریٹ اسے نہیں مل سکا۔ اس چیز کو kindly ensure کروائیں کہ اگر ہمارے اپنے ملک میں گندم کا surplus ہے تو ہم کسی اور

ملک سے کیوں surplus گندم منگوا رہے ہیں؟ اس کے علاوہ مجھے یہ چیز بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتی ہے کہ افغانستان کو جب گندم چاہئے تھی تو ہماری گورنمنٹ نے اس کو گندم دینی تھی، ہمارے کسان کا پہلا حق بنتا تھا لیکن ہم لوگوں نے انڈیا کو اجازت دے دی، انڈیا ہمارے زمینی راستے کے ذریعے افغانستان کو گندم provide کر تا رہا ہے جس کی وجہ سے آج ہمارا کسان اپنی گندم لے کر در در کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہے اور اس کو ریٹ نہیں مل رہا۔ ہم لوگوں نے افغانستان کو انڈیا سے گندم دلوا دی، کیوں ہم نے اپنی گندم نہیں بیچی، کیوں ہمارے گودام بھرے رہ گئے؟ ہمارے اپنے اس ملک کے لوگ قحط سالی کا بھی شکار ہیں۔ ہمیں اپنی پوری کی پوری wheat policy revise کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! اگر آپ اس کے بعد سبزیوں کو دیکھیں گے تو سبزی ایک ایسی چیز ہے جو کہ ہر امیر، غریب، عام آدمی اور بڑا آدمی چاہے وہ جیسا بھی انسان ہو وہ کھاتا ہے لیکن ہم لوگ کیا کرتے ہیں۔ ہم بجائے اس کے input پر taxes ختم کریں کیونکہ یہاں پر میرے ایک معزز ساتھی نے کہا کہ ہم dual taxation کا شکار ہیں تو میں آپ کی وساطت سے سب کو کہنا چاہوں گا کہ ہم dual taxation کا شکار نہیں ہیں۔ ہم لوگ کئی جگہوں پر ٹیکس دے رہے ہیں، ہم لوگ آبیانہ تو دیتے ہی ہیں مگر اس کے ساتھ زرعی انکم ٹیکس بھی دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم جو کھاد اور بیج لیتے ہیں اس پر بھی ٹیکس دیتے ہیں اور ہم جب بجلی کا بل دیتے ہیں اس پر بھی ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ آپ ماشاء اللہ خود کسان ہیں آپ بتائیں کون سی ایسی چیز ہے، کون سا ایسا input ہے یا اس کا raw material ہے جس پر وہ ٹیکس ادا نہیں کرتا ہے؟ کسان بے چارہ رُل گیا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے یہ کہنا چاہوں گا کہ کسان کو direct subsidy دی جائے، ہمیں in direct subsidy نہیں چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ اور لینا چاہوں گا۔ میں آپ سے یہ request کروں گا کہ ہم لوگ اپنے ملک میں tunnel farming کو increase کریں تاکہ ہم اپنی vegetable production کر سکیں بجائے اس کے کہ ہم لوگ پرائس کنٹرول کے لئے انڈیا سے vegetable import کریں اور جس کے نتیجے میں ہمارا اپنا آلو نہیں بک رہا اور ہماری اپنی لوکل سبزیوں کا ریٹ نہیں ہے کیونکہ ہماری اپنی local cost of production as compare to India بہت زیادہ ہے۔ انڈیا کی حکومت اپنے کسان کو بہت زیادہ incentive دیتی ہے جبکہ unfortunately ہم لوگ اس کے مقابلے میں ایک فیصد بھی نہیں دے رہے ہیں یا تو انڈیا کے ساتھ

سبزیوں کی importبند کر دی جائے یا پھر یہاں کے کسان کو اتنی facilityدی جائے کہ ہمارا کسان انڈیا کے ساتھ مقابلہ کر سکے اور ہم ریٹ کے لحاظ سے اس کو ہرا سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فتیانہ صاحب! بہت شکریہ۔ جی، سردار شہاب الدین خان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے زراعت پر سوموار کا دن بحث کے لئے رکھا اور اس کے بعد لاء منسٹر صاحب کا بھی شکریہ کہ انہوں نے ایک اور دن بڑھایا اور آج بھی آپ نے وقت دیا ہے تو میں زمینداروں اور کسانوں کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ Repetition سے بچتے ہوئے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور agro based economyوالا ملک ہے۔ زراعت پر 70 سے 80 فیصد انحصار ہے۔ ریڑھ کی ہڈی ہے وغیرہ وغیرہ یہ ساری باتیں میرے معزز دوست کر چکے ہیں۔ ہم سب کے علم میں ہے کہ پاکستان کلمے کی بنیاد "لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ" کے نام پر بنا ہے۔ مگر بانی پاکستان نے ایک اور بھی بات کہی تھی کہ اس ملک کے معرض وجود میں آنے کے بعد اس میں social justice ہوگا۔" بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی" آپ دیکھیں کہ 69 سالوں سے یہ ملک قائم ہے جس میں سیاسی قوتیں بھی آئیں، سیاسی حکومتیں بھی آئیں اور مارشل ایڈمنسٹریٹر بھی آئے، ان سب لوگوں نے اس ملک کو کیا دیا ہے؟ آپ دیکھیں وہ پانی جس کے لئے زمیندار اپنی وارہ بندی کے لئے اتنی محنت کرتا ہے اپنی فصل کو پانی لگانے کے لئے اگر اس کو نصف شب بھی جانا پڑے تو اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر اپنے پانی کو secureکرنے کے لئے۔ اس پانی کی آخری بوند کو اپنی فصل کی رگوں میں شامل کرنے کے لئے وہ محنت کرتا ہے۔

جناب سپیکر! بدقسمتی دیکھیں کہ وہی پانی جب دریاؤں میں اضافی آجاتا ہے تو سیلاب آجاتا ہے۔ ہماری عدم policies کی وجہ سے اور بروقت policies نہ ہونے کی وجہ سے وہی پانی سیلاب کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور وہی پانی جو پہلے رحمت ہوتا ہے وہ زحمت بن جاتا ہے اس کے لئے ہمیں بروقت policiesبنانے کی ضرورت ہے۔ میں اگر یہاں پر وزیر اعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا نہ کروں تو شاید کمی رہ جائے گی کہ انہوں نے پنجاب کی تاریخ میں پہلی بار نہروں کی لائننگ کروا کر یہ ثابت کیا ہے کہ انہیں اریگیشن، زراعت اور ہمارے کسانوں سے ہمدردی ہے۔

جناب سپیکر! یہاں گندم کی بات کرلیں تو ہر حکومت نے اپنا حصہ ڈالا اور سیاسی نعرے لگائے اور وہ گندم کی support price کو 1300 روپے فی من تک لے گئے ہیں۔ آپ اپنے ہمسایہ ممالک میں دیکھیں کہ جن کی گندم کی قیمت آپ سے کم ہے کسی ملک کی ہزار روپے فی من اور کسی کی 900روپے فی منavailable ہے۔ آج آپ بد قسمتی دیکھیں کہ وہ گندم جو کسان سے 1300 روپے فی من خریدی گئی تھی آپ سمجھتے ہیں آپ خود بھی زمیندار ہیں اگر میں یہ کہوں کہ اس زمیندار کو 1300روپے پورے بھی نہ مل سکے وہ مڈل مین اور کئی محکمے اس میں enjoy کر گئے۔ آج وہی گندم 1300روپے فی من میں فروخت بھی ہورہی ہے اوراس سے بھی بڑھ کر آپ دیکھیں کہ آج 9000 روپے برآمدات فی من پر سبسڈی دی جارہی ہے تو اس کی وجہ پالیسی کی عدم فراہمی اور بروقت پالیسی نہ آنا ہے۔

جناب سپیکر! آج آپ دیکھیں آپ کے گوداموں میں ایک محتاط اندازے کے مطابق 36یا37لاکھ ٹن گندم موجود ہے اور آپ کا جب یہ sale کا سیزن ختم ہوگا تو ایک اندازے کے مطابق 18 سے 20لاکھ ٹن گندم آپ کے گوداموں میں پھر بھی رہ جائے گی۔ وہ زمیندار، وہ کاشتکار جو محنت کر رہا ہے اور آج وہ ایک سہانے خواب دیکھ رہا ہے کہ میری فصل آئے گی دو ماہ کے بعد bumper crop آئے گی جو ایک اندازے کے مطابق 40 سے 45لاکھ ٹن bumper crop کی شکل میں آئے گی اور ہمارے محکمے کے پاس اس گندم کو سٹور کرنے کے لئے گودام نہیں ہوں گے۔ پھر وہ کسان، وہ زمیندار در در کی ٹھوکریں کھائے گا۔ اگر یہی پالیسی آج سے پہلے revise کر لی جاتی تو کسان کو اس سے فائدہ پہنچتا۔ میرے بھائی باجوہ صاحب نے جو کمیشن کے لئے کہا ہے وہ ایک بہت ہی ضروری عمل ہے۔ آپ سٹینڈنگ کمیٹیوں کی دواڑھائی سالہ کارکردگی دیکھ لیں کوئی کام کسان کے لئے نہیں کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا اور آپ کا جس حلقے سے تعلق ہے ہم زمینداروں اور کسانوں کو represent کرتے ہیں لیکن آج کا ہمارا زمیندار کسان مر چکا ہے، اُس کے پاس اپنی بیٹی کے ہاتھ پیلے کرنے کے لئے پیسے نہیں ہیں اور اُس کے پاس علاج معالجہ کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ یہ وہ ملک ہے جس کے پاس چاروں موسم اور ہر طرح کی زرعی زمینیں موجود ہیں لیکن ہمارے پاس اگر فقدان ہے تو پالیسی کا فقدان ہے جس کے بغیر شاید ہماری عوام ترقی نہیں کر سکتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے ابھی دو منٹ کا ٹائم مزید چاہئے کیونکہ میرا point بڑا اہم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ارشد ملک صاحب! پلیز wind up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اس پر تجاویز بار بار مانگ رہے ہیں تو میری یہ تجویز ہے کہ godowns میں گندم موجود ہے جس پر آپ subsidy دے کر باہر بھیج رہے ہیں لہٰذا آپ وہی پاکستان میں subsidy دیں اور بروقت نکاس کرائیں تاکہ godowns خالی ہوں اور آنے والی فصل store کی جاسکے۔

جناب سپیکر! میری یہ بھی suggestion ہے کہ ہمارے ہمسایہ ممالک میں جو بزنس اتاشی ہیں اُن کے ذریعے سے بھی سمندری راستوں کو بحال کروایا جائے۔ آلو جو ہمارے علاقے میں ایک بہترین فصل ہے اُس کا بھی بُرا حال ہو چکا ہے اور یہ عدم پالیسی کی وجہ ہے۔ اس میں دو ہی لوگ ہیں جو اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ ایک کسان زمیندار یعنی اگر کسی جنس کا ریٹ 100 روپے ہو، جب وقت پر وہ فصل پک جائے تو ریٹ بیس روپے رہ جاتا ہے لہٰذا اُس کو نقصان ہوتا ہے یا پھر end user جس نے خریدنا ہے وہ نقصان برداشت کرتا ہے لیکن middleman فائدے میں رہتا ہے اس کے لئے ہمیں ایک پالیسی بنانی چاہئے تاکہ ہر stakeholder اس کا ذمہ دار ہو۔

جناب سپیکر! میں آپ کے حکم پر عملدرآمد کرتے ہوئے اپنی بات کو short کرتے ہوئے یہاں پر سیڈ کارپوریشن کا ذکر کرنا چاہوں گا کہ last year میرے اور آپ کے زمیندار کو وہ بیج جو زمینداروں کے لئے خریدا گیا تھا اُس وقت انہیں فروخت نہیں کیا گیا جب انہیں ضرورت تھی بلکہ جب اُن کو بیج کی ضرورت تھی اُس وقت مہنگا تھا حالانکہ بعد میں وہی بیج نیلام کر کے 500 سے 700 روپے فی تھیلا سستا بیچا گیا۔ اگر وہی بیج میرے اور آپ کے زمیندار کو دے دیا جاتا تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ میں آپ سے کمیشن اور ان ساری باتوں پر عمل کے لئے اسی بات پر اپنا اختتام کروں گا کہ:

سمجھا ہے کون وقت کی رفتار کا مزاج
لمحوں میں کٹ گئیں صدیاں شباب کی

جناب سپیکر! یہ ہمارے اور آپ کے پاس وقت ہے کہ ہم اپنے کسان اور زمیندار کو secure کریں کیونکہ وہ اِس وقت مر چکا ہے لیکن بعد از مرگ ہمارا اور آپ کا نام رہے گا۔ اسمبلی اور یہ ایوان اس

بات کا گواہ رہے گا کہ مجھے اور آپ کو جس حلقے نے elect کیا ہے اور جس عوام کے زور کے بل بوتے پر آج ہم کھڑے ہیں، اُن کے حقوق کی ہم حفاظت کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ سید محمد سبطین رضا!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کسانوں کے لئے بہترین پالیسیوں کا اجراء کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سبطین رضا!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چودھری غلام مرتضیٰ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب جعفر علی ہوچہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر! آپ بات کریں۔ شیخ علاؤالدین! اس کے بعد آپ کا نام ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کی برداشت کو داد دیتا ہوں اور داد اس لئے دیتا ہوں کہ جتنی repetition آپ سنتے ہیں، اگر میری تحریک التوائے کار نمبر 966 نکالیں جو پانچ دن پہلے میں نے پیش کی تھی تو ایوان کا وقت بچے، آپ کا بھی بچے اور منسٹر صاحب کا بھی بچے۔ یہاں کمیشن کی باتیں ہو رہی ہیں لیکن کیا کمیشن کے پاس کوئی اختیار ہوگا؟ ہمارا تو import policy پر اختیار نہیں ہے جس پر میں پچھلے پانچ سال سے کہہ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب! اس کے بعد آپ یہ بات کیجئے گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے کیا بات کرنی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر! ذرا ٹائم کا خیال کیجئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ظاہر ہے کہ اتنے مختصر سے وقت میں سیر حاصل بات کرنا مشکل ہو جاتا ہے لیکن میں پہلی بات یہ عرض کروں گا کہ آپ ایوان کے دونوں طرف کسانوں کے مسائل پر بے چینی دیکھتے ہیں۔ یہ تھوڑا سا موقع ملا ہے تو دونوں سائیڈ سے لوگ اٹھے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ایک ہی بات repeat ہو رہی ہے۔ یہ آلو اور گنّے کا سب کو پتا ہے۔ آپ کوئی تجاویز دیں کیونکہ اسی لئے یہ بحث رکھی گئی تھی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اسی پس منظر میں پہلی تجویز کو second کرتا ہوں کیونکہ ایوان بار بار کہہ رہا ہے کہ کسانوں کے مسائل پر سپیشل کمیٹی بنائیں اور اس کو بااختیار بھی بنائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ماشاء اللہ پرانے پارلیمنٹیرین ہیں، سب ذہین لوگ یہاں پر تشریف فرما ہیں اور سب اپنے اپنے حلقوں کے مسائل سے بھی آگاہ ہیں۔ بار بار کمیٹی کی بات کر رہے ہیں تو ہم کہہ رہے ہیں کہ اگر کسی کمیٹی کی بھی ضرورت محسوس کی گئی تو وہ بن جائے گی۔ یہاں منسٹر صاحب موجود ہیں اور ڈیپارٹمنٹ موجود ہے اس لئے آپ کم از کم کوئی تجاویز تو دیں۔ وہی آلو، گنا اور دوسری باتیں کر رہے ہیں۔ سب لوگ جہاں سے start کرتے ہیں اُن کی وہیں پر بات ختم ہوتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ابھی گندم کی فصل آنے والی ہے تو پورا ایک شور شرابہ ہوگا اور تقاریر میں باتیں ہوں گی کہ ہم آخری دانہ تک خریدیں گے۔ اس وقت گندم کے ذخائر اور گنجیاں بھری پڑی ہیں۔ بعد میں باردانے کی بندر بانٹ ہوگی، مڈل مین یعنی آڑھتی اس میں سے کمائے گا اور اس سال بھی اسی طرح ہی repeat ہوگا جیسے پہلے ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ ہم بروقت اس کے بارے میں کیوں فیصلہ نہیں کرتے؟ ہماری assessment ہو گئی ہے کہ اس سال approximately اتنی گندم ہوگی لیکن جو پہلے سے موجود ہے اس کو خدارا نکالنے کی کوشش کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ کسان نے جو محنت کی ہے اُس کی محنت کا اسے پورا معاوضہ بھی ملے۔ آپ جو ہر سال نعرہ لگاتے ہیں پھر اُس کی خود ہی دھجیاں بکھیرتے ہیں kindly اُس کو عملی شکل دیں کہ ہم گندم کا آخری دانہ تک خریدیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ گنّے کے کاشتکاروں کے حوالے سے بہت واویلا ہوتا ہے اور پہلے بھی بار بار یہ بات ہوئی ہے۔ میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے یہ کہتا ہوں کہ CPR کو ہم cheque کا درجہ کیوں نہیں دیتے، اس میں کیا رکاوٹ ہے؟ اس ایوان کے اندر بالکل اس بات پر consensus ہوگا کہ CPR کو آپ cheque کا درجہ دیں۔ گنا لینے کے بعد اور پورے فوائد حاصل کرنے کے بعد مل پیسے نہیں دیتی تو اگر CPR کو cheque کا درجہ ہوگا تو اُس پر ایف آئی آر درج ہوگی پھر میں دیکھتا ہوں کہ کس طرح کسانوں کے پیسے نہیں ملتے؟ اگر اس چیز کو آپ honour کر لیں اور materialize کر لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بالکل مثبت تجویز ہے۔ مل مالکان تو بعد میں مسلسل اُس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ابھی کل چینی کی export کی اجازت ہوئی ہے تو ایک ہی دن میں چھ سے سات روپے چینی کا ریٹ بڑھ گیا ہے لیکن اس کا فائدہ کسان کو نہیں ہوگا بلکہ اس کا براہِ راست فائدہ مل مالک کو ہوگا۔ میں کہتا ہوں کہ اتنی ہی حق رسی کر دیں کہ CPR کو cheque کا درجہ دے دیں تو اس سے ہی کافی بہتری آ جائے گی۔

جناب سپیکر! اگلی بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت بین الاقوامی مارکیٹ کے اندر پٹرولیم مصنوعات کی قیمت کافی نیچے ہے۔ ظاہر ہے کہ کسانوں کو اگر inputs سستی دیں گے تو آگے عوام کو بھی چیزیں سستی ملیں گی اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ کسانوں کو ڈیزل سستا دیا جائے۔ ابھی بھی کل پرسوں جو واویلا ہوا اُس میں ہم نے یہ بات رکھی کہ پٹرول چالیس روپے لٹر تک آپ لائیں۔ ہم نے چالیس روپے لٹر کی جو بات کی ہے یہ ایسے بیٹھے بیٹھے ہمیں کوئی خواب نہیں آیا بلکہ ماہرین کے ساتھ اس کی calculation کی ہے جو یہ کام کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اِس وقت گورنمنٹ کے سیلز ڈیوٹی اور دوسرے ٹیکس وغیرہ ڈال کر ریٹ چالیس روپے فی لٹر آتا ہے۔ اگر انہوں نے عوام کو چالیس روپے فی لٹر نہیں دینا اور under hand عوام سے کمانا ہے تو کسانوں کے لئے چالیس روپے فی لٹر کر دیں۔ اس میں گورنمنٹ کو کوئی نقصان نہیں ہے لیکن کسانوں کو فائدہ ہوگا۔ اسی طرح انڈیا میں زرعی مقاصد کے لئے بجلی 1.66 روپے فی یونٹ فراہم کی جارہی ہے جبکہ ہمارے ہاں دس روپے سے اوپر زرعی ٹیوب ویل کے لئے بجلی کا ریٹ مقرر کیا ہوا ہے۔ اس کو آپ کسان کے لئے subsidize کر دیں جس کا فائدہ براہِ راست کسان کو ہوگا۔

جناب سپیکر! تیسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ ہر چیز کے plus minus پہلو ہوتے ہیں۔ ہندوستان سے تجارت کے حوالے سے میرے پاس جو figure ہے وہ 180۔ارب روپے کی ہے۔ آپ آلو، پیاز، بھنڈی توری، کھیرا اور ٹماٹر وغیرہ اس سے import کرتے ہیں یعنی 180۔ارب روپے کا یہ بل ہے جو آپ نے انڈیا کو pay کیا ہے اور as against انہوں نے پاکستان سے 52۔ارب روپے import کیا ہے جس میں main چیز جپسم ہے کیونکہ ان کے پاس جپسم نہیں ہے اور وہ یہاں سے جپسم اپنی زمین کو بہتر کرنے کے لئے لیتے ہیں۔ ہم جب آلو پیاز کی ان سے تجارت کرتے ہیں تو پتا ہے اس کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟ اس کا فائدہ تو کیا ہونا ہے بلکہ نقصان یہ ہوتا ہے کہ یہاں پر ہمارے کسانوں نے مہنگی in puts کی وجہ سے جو چیزیں produce کی ہیں انہیں اس کا rate نہیں ملتا اور وہ نقصان میں چلے جاتے ہیں۔ ہم کسان کو اس حوالے سے فائدہ دیں جو 180۔ارب روپے ادھر ہم دیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کسان بھی خوشحال ہوں گے اور ہمیں اپنے ملک کے اندر اپنی چیزیں بھی مل سکیں گی۔

جناب سپیکر! میں چولستان کی بات بھی کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے اندر 66 لاکھ ایکڑ رقبے پر یہ صحرا موجود ہے۔ ماضی کے اندر یہاں دریائے گھاگھرا بہتا تھا اور 66 لاکھ ایکڑ رقبہ کم و بیش سارے کا سارا green تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دریا اپنا راستہ بدل گیا، وہ خشک ہوگیا یا جو کچھ بھی ہوا۔ ہم

نے بہاولپور کے ساتھ اور بہاولپور سٹیٹ کے ساتھ یہ ظلم کیا، جس کی پاکستان کے حوالے سے بہت بڑی contribution ہے کہ نواب صادق نے بہت wisely نہرو کو بھی اور مولانا ابوالکلام آزاد صاحب کو بھی جواب دیا کہ میں پاکستان کے ساتھ جاؤں گا۔ میں ہندوستان کے ساتھ نہیں جانا چاہتا کیونکہ میری سٹیٹ کی آبادی زیادہ تر مسلمان ہے اور میرا فرنٹ دروازہ پاکستان میں کھلتا ہے جبکہ پچھلا دروازہ ہندوستان میں کھلتا ہے اور کوئی بھی شریف آدمی پچھلے دروازے سے گھر میں داخل نہیں ہوتا۔ آپ کو یہ معلوم ہے اور on record بات ہے کہ پہلی تنخواہ بھی جو مشرقی اور مغربی پاکستان میں سرکاری ملازمین کو دی گئی تھی وہ نواب آف بہاولپور کی طرف سے قائداعظم محمد علی جناح کو گفٹ کی گئی تھی۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ پانی کی تقسیم ہوئی تو ہمارے دریائے ستلج کو دے دیا گیا اور اس کے نتیجے میں جو کچھ بھی ہے، وہاں نہ صرف پانی کی سطح بلکہ پانی بھی خراب ہو گیا ہے اور ہمارے چولستان کے لئے اگر پانی آ سکتا ہے، 93-1990 کی صوبائی اسمبلی میں جب میں ممبر تھا تو اس حوالے سے میں نے کافی واویلا کیا۔ جناب غلام حیدر وائیں نے ایک کمیشن بنا دیا، کمیٹی بنا دی جس کا مجھے بھی ممبر بنایا اور ایک دو چیف انجینئر ڈال کر مجھے کہا کہ آپ پانی جہاں سے مرضی لے آئیں اور جتنے پیسے کہیں گے میں دوں گا۔ ہم نے تین چار meetings کیں اور سارے statistics دیکھے تو پانی کہیں سے نہیں بنتا تھا۔ صرف پانی آتا تھا تو کالا باغ ڈیم بننے کے نتیجے میں آتا تھا جو ہمارے چینلز ہیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس ایوان کے اندر میں نے بار بار اس معاملے کو اٹھایا ہے اور ایک دفعہ ہمارے سپیکر رانا اقبال صاحب بھی جذباتی ہو گئے تھے اور پانچ چھ رکنی کمیٹی بھی بنا دی۔ بعد میں پتا نہیں کیسے ان کو win over کیا ہے اور بار بار میرے توجہ دلانے کے باوجود انہوں نے کمیٹی کی میٹنگ نہ بلائی۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ حکومت پنجاب اس حوالے سے آگے بڑھے اور خود imitative لے جس طرح پی آئی اے کی ٹیم وزیراعلیٰ سے ڈائیلاگ کرنے کے لئے آئی ہوئی ہے، یہ ان کا subject تو نہیں بنتا لیکن کالا باغ ڈیم ہمارا ایک منصوبہ ہے جس کے نتیجے میں ہمارا بجلی کا شارٹ فال فی الفور حل ہوتا ہے۔ پانچ ہزار میگاواٹ کا شارٹ فال ہے اور ساڑھے تین ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی capacity کالا باغ ڈیم کی ہے اور جو جھیل بنے گی اور جو pool بنے گا اس کا پچھلا effect آتا ہے تربیلا ڈیم کے اندر ڈیڑھ ہزار میگاواٹ بجلی کی پیداوار میں اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہائیڈل بجلی جو کالا باغ ڈیم سے ملے گی، آج اگر یہ ڈیم بنتا ہے اور پانچ سال کے اندر یہ مکمل ہو جائے گا اور اگر آج یہ ڈیم بنے تو 18 روپے نہیں بلکہ 18 پیسے فی یونٹ بجلی

میسر ہو گی، میں ٹیکنیکل آدمی نہیں ہوں لیکن پاکستان انجینئرنگ کونسل کی باقاعدہ ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے جس کے اندر سینئر ممبران موجود ہیں اور اس کمیٹی کو انجینئر سلیمان صاحب head کر رہے ہیں۔ وہ دو تین دفعہ جماعت اسلامی کے ہیڈ کوارٹر منصورہ میں اپنی ٹیم کے ساتھ تشریف لائے اور بڑی تسلی کے ساتھ بیٹھے اور ساری گفتگو ہوئی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ ہم گوجرانوالہ چیمبر آف کامرس، لاہور چیمبر آف کامرس اور کراچی چیمبر آف کامرس سے میٹنگ کر چکے ہیں تو تینوں چیمبرز آف کامرس نے offer دی ہے کہ حکومت این او سی دے اور ایک روپیہ ہمیں فراہم نہ کرے، ایک ڈالر کی funding باہر سے، آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک سے نہ لیں تو ہم یہ سارے کا سارا ڈیم A to Z بنانے کے لئے تیار ہیں اور ایک پیسا آپ کا نہیں لگے گا جبکہ بجلی 18 پیسے فی یونٹ ملے گی۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم آپ کو بجلی ایک روپیہ فی یونٹ دیں گے۔ پانچ سال میں ہمارے پیسے return ہو جائیں گے تو پراجیکٹ کو آپ، عوام یا حکومت سنبھالے۔ یعنی اتنی بہترین offer، ہم اتنے نااہل ہیں حکمرانی کے حوالے سے کہ اتنی اچھی offer کو قبول نہیں کر پاتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! قبول کرنے کی بات نہیں ہے بلکہ معاملات کا آپ کو بھی پتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ اس کے اوپر کام کرنے کی ضرورت ہے کہ سیلابوں کے effect میں بھی کافی کمی آتی ہے، بجلی off time کے اندر ملتی ہے اور off season کے اندر جب پانی نہیں ہے تو یہ پانی سٹور ہوا ہے، یہ ہمیں پانی ملتا ہے۔ میں اس کے اوپر سمجھتا ہوں کہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ چولستان کے اندر اتنی وسیع زمین ہے تو کہیں کہیں پانی میٹھا بھی ہے، اس پر قبضے ہیں اور سب ہمارے لئے محترم ہیں لیکن وہاں پر مقامی چولستانی ہیں اس کے علی الرغم باہر سے لوگ آ کر قبضے کرتے ہیں جو انتظامیہ کی ملی بھگت کے ساتھ مکمل hold own کرتے ہیں اور جب وہ فصل کاشت کرتے ہیں تو محکمہ کچھ نہیں کرتا لیکن جب فصل اُگتی ہے اور اس کے اوپر پھل لگ جاتا ہے تو پھر محکمے بھی خواب غفلت سے جاگ جاتے ہیں اور آ کر ان سے مک مکا کرتے ہیں۔ یہ کھیل کافی مدت سے جاری ہے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے سمجھتا ہوں کہ وہاں کے یہ grievances ہیں اور وہاں پر جو لوکل مشکلات ہیں، کاٹن کے حوالے سے جو پچھلے سیزن کے اندر ہوا ہے، وہاں کافی پریشانی ہے اور اسی وجہ سے یہ جو grievances ہوتے ہیں اور ہم جب یہاں لاہور میں آتے ہیں تو یہاں سہولیات کو دیکھتے ہیں، یہاں میٹرو بس اور اورنج ٹرین کو دیکھتے ہیں اور وہاں بہاولپور کے اندر شدید ترین ضرورت کے

باوجود بنیادی سہولیات میسر نہیں ہیں، بہاولپور شہر کی 8/7 یونین کونسلیں ایسی ہیں جن کے اندر سیوریج کا سسٹم نہیں ہے اس لئے ہم مجبور ہوتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! بڑی مہربانی، زراعت پر بحث ہو رہی ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ جی، شیخ علاؤالدین!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ان محرومیوں کو ختم کرنے کے لئے پچھلی اسمبلی میں بہاولپور صوبے کے حوالے سے قرارداد پاس ہوئی تھی تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! زراعت پر بحث ہو رہی ہے اور آپ صوبے کی بحالی کی بات کر رہے ہیں مطلب یہ کہ آپ seriousness چیک کریں۔ جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں تو آپ کو پہلے ہی آپ کی ہمت کی داد دے چکا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اب ڈاکٹر صاحب کی کیا بات کروں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! صرف ڈاکٹر صاحب کی بات نہیں ہے بلکہ میں بڑی مختصر بات کروں گا اور میں صرف اس لئے بیٹھا ہوا ہوں کہ میرے حلقے کے کسانوں کا ایک قرض ہے جو میں اتارنا چاہتا ہوں۔ باقی جو باتیں ہیں وہ وہی ہیں جیسے ابھی آپ فرما رہے تھے وہی آلو اور وہی سبزی۔ اگر صرف پچھلے پانچ سال کی تقاریر نکال لی جائیں اور میری تحاریک التوائے کار نکال کر کچھ میری تقاریر دیکھ لی جائیں تو آج بھی ہم وہیں کھڑے ہیں جہاں اللہ کے فضل سے 2011 میں تھے۔ بالکل exact وہی پوزیشن ہے، وہی کسان کے حالات ہیں۔ وزیر موصوف نے سوموار کو یہ کہا کہ mostly شوگر ملز نے payments کر دی ہیں، میں جو بات کہنے کے لئے یہاں پر بیٹھا رہا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ایک سو کروڑ روپے برادر شوگر ملز نے میرے حلقے کے کسانوں کا دینا تھا لیکن ایک روپیہ نہیں دیا اور ملز بند کر دی گئیں۔ کسانوں کے ساتھ دیکھیں ظلم کیا ہوا؟ کیونکہ اس کی basic equity اتنی نہیں تھی، بنکوں کے قرضے تقریباً پانچ بلین ہیں اور اس کے اتنے assets نہیں ہیں اور وہ ملز بند کر کے چلے گئے اور کسان بے چارے روتے پھر رہے ہیں۔ یہی بات جب میں نے 14-2013 میں کہی، اسی طرح کہی، اسی ایوان میں 2015 میں کہی لیکن کچھ نہیں ہوا اور کین کمشنر کو بلایا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے لیکن آج بھی وہ ادائیگیاں ویسی کی ویسی ہیں۔

جناب سپیکر! میرا یہ کہنے کا مقصد ہے کہ جب کسان کو اس کی ادائیگی حکومت نہیں کروا سکی تو آگے کیا ہوگا؟ آپ جو بات کرتے ہیں کہ بھئی تجاویز دیں تو میں نے یہ تجویز بہت عرصہ پہلے دی تھی کہ CPR کو pay order کا درجہ دے دیا جائے payable in 30 days جس کو in land LC کہتے ہیں مگر کچھ نہیں ہوا۔ آج کئی معزز ممبران بھی یہی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو بھی recently changes آئی ہیں کہ انڈیا میں دھاگے پر import duty 30 percent ریگولیٹری ڈیوٹی ہے۔ منسٹر صاحب اس بات کو سمجھتے ہوں گے اور ہمارے ہاں یہ 5 فیصد ہے۔ ہم تو خود اپنی انڈسٹری کے ساتھ بھی ظلم کر رہے ہیں اور نتیجہ یہ کہ دھاگہ باہر سے آرہا ہے اور جب ہمارا دھاگہ ہی باہر سے آئے گا تو ہماری کاٹن کون اٹھائے گا تو یہی وجہ ہے کہ کاٹن میں بھی crisis ہیں اور کاٹن areas کے اندر بھی اب شوگر ملیں لگنی شروع ہو گئی ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات سمگلنگ کی ہے۔ میں اپنے بھائی منسٹر صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ جب ان کا import policy میں کوئی عمل دخل ہی نہیں ہے تو یہاں بڑے آرام سے کھڑے ہو کر کسی بھی دن یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا import policy میں کوئی عمل دخل نہیں ہے تاکہ ممبران اپنا خون جلائیں نہ پریشان ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ بات ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ 1950 کی import policy دیکھیں 1960 کی دیکھیں، سٹیک ہولڈر کی مرضی کے بغیر import policy نہیں بنتی تھی۔ آپ کو سن کر حیرانی ہوگی اور افسوس ہوگا کہ ایران سے اتنی import اس وقت ہو رہی ہے جس کی کسی قسم کی کوئی documentation نہیں ہے جس سے ہمارے ہاں تباہی مچ گئی ہے۔ ایران سے جتنا فروٹ آرہا ہے اس کی کوئی documentation نہیں ہے۔ جس ملک میں اپنی documentation کے بغیر اس کا فروٹ آرہا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اصولی طور پر انہیں سبزی اور فروٹ منڈی میں جانا چاہیئے۔ ویسے ہی بغیر بتائے جا کر دیکھیں کہ مال بک کس کا رہا ہے اور کس ریٹ پر بک رہا ہے؟ اسی طرح سبزیوں کے حالات ہیں تمام ممبرز نے کہا میں نے بھی کہا کہ بھائی اتنے ارب روپے کی سبزی آرہی ہے۔ بات بڑی simple ہے کہ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کسان کو کوئی ریلیف دیا جائے تو ہمارے پاس سوائے گفتگو کے کچھ نہیں ہوتا، یہاں پر کمیشن کی بات ہو رہی ہے، کمیشن کے پاس آپ بھی سمجھتے ہیں کیا اختیار ہوگا یا تو آپ آج ایک حکم دے دیں اور فیصلہ کر دیں کہ ہمارا جو

ہمارے منسٹر کو اور ہمارے میں سے دو چار معزز ممبران سے آمنے Commerce Division ہے وہ سامنے بیٹھ کر بات کرے میں ثابت کر سکتا ہوں کہ کہاں ملک دشمنی کی بنیاد پر امپورٹ پالیسی بنائی جارہی ہے۔ جب ہماری امپورٹ پالیسی غلط ہو گی تو ہم یہاں کسی کو کیا فائدہ دے سکیں گے ؟آپ صرف ایک مثال لے لیں ADBP جو کسانوں کو قرضے دے رہا ہے وہ 15 فیصد پر دے رہا ہے آج ایک بنک جس کا میں نام intentionally نہیں لے رہا اُس نے 43 بلین کا profit دکھایا ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ یہ depositor money پر پیسا کما کر Banking Industry میں کون کون اتنا وہ کر رہا ہے؟ Banking Industry اس ملک میں آپ سن کر حیران ہوں گے minus point 75 پر جاپان میں deposit لیا جارہا ہے minus 75 کا مطلب کیا وہ کہتے ہیں پیسے بنک سے نکالو اور جا کر انہیں لگاؤ۔ ہمارے ہاں 15 فیصد پر کسان کو پیسا دیا جارہا ہے میں کسی قسم کی repetition نہیں کروں گا لیکن مجھے آپ ایک بات بتائیں کہ 15 فیصد پر کس طرح وارا کھائے گا؟

جناب سپیکر! دوسرا یہ کہ جب depositor کو 4 فیصد سے اوپر reserve میں نہیں مل رہا تو کیسے ملک چلے گا؟ ہم یہاں پر جس طریقے سے بنکوں کو چلارہے ہیں اور بنکوں کو furnish کر رہے ہیں تو پھر کسانوں کو چھوڑیں، بنکوں کو بنائیں۔ میں آج کی بات کر رہا ہوں آج 43 بلین ایک بنک نے depositor پر کمایا ہے اور اُس نے کہا ہے کہ میں نے یہ پیسا کہاں سے کمایا ہے۔ گورنمنٹ سکیورٹیز میں پیسا لگا کر یہ بنک اس قوم پر جو ظلم کر رہے ہیں۔ آپ سے 4 فیصد پر گورنمنٹ کو کتنے فیصد پر دے رہے ہیں؟ یہ پیسا کسانوں کو ملنا چاہئے، یہ پیسا سبسڈی کسانوں کو آنی چاہئے تو کسانوں کے پاس اور کوئی choice نہیں رہی ورنہ یہ بہت پہلے چھوڑ دیتے۔

جناب سپیکر! آخر میں ایک بات عرض کرنا چاہوں گا کہ sugar میں جیسے میرے حلقے کی مل نے پیسے نہیں دیئے گورنمنٹ نے 13 روپے فی کلو سبسڈی export پر دی یہ سوچنے کی بات ہے، export ہونے سے مارکیٹ میں ریٹ 7 سے 8 روپے بڑھ گیا اُن کو آج بھی payment نہیں ملی تو یہ complete failure ہے۔ اس کے علاوہ اگر گورنمنٹ واقعی ہی چاہتی ہے تو stakeholders کو سامنے بٹھا کر import policy آج سیدھی کر دیں یہ سارا کچھ خود بخود سیدھا ہو جائے گا لیکن وہی جیسے میں نے کل عرض کیا تھا آپ تشریف نہیں رکھتے تھے کہ میں نے بنگلہ دیش کے اُن شہیدوں کے لئے کل ایک resolution move کیا تھا کہ ان کو "نشان پاکستان" دیا جائے اُس میں بھی مصلحت آڑے آئی تھی اور ہمارے میڈیا کے بھائیوں نے بھی آج اُس بات کو نہیں سمجھا کہ ہندوستان ہمارے ساتھ کیا کر رہا،

چاہے وہ بنگلہ دیش کا مسئلہ ہو، ہندوستان جس price پر ہمیں subsidize کر کے چیزیں یہاں پھینک رہا ہے اُس کو تجارتی دنیا میں damping کہتے ہیں۔ ہمارے اوپر کیو با جیسے ملک اور ارجنٹائن نے damping کی duty لگا کے ہمیں penalty لگائی، ہم ہندوستان کو نہیں penalty لگا سکتے کہ تم اپنی cost سے نیچے چیزیں یہاں کیوں پھینک رہے ہو اسی لئے کہ پاکستان کا کسان تباہ ہو جائے۔ بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، مخدوم سید مسعود عالم!

مخدوم سید محمد مسعود عالم: جناب سپیکر! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج ایگریکلچر ایک اہم موضوع نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب سے اہم موضوع ہے اور اگر ہم ایگریکلچر کو study کریں تو پوری ہماری جو industries ہیں industries کا 90 percent raw material ایگریکلچر سے related ہے اور اس کا raw material ہمارا کسان produce کرتا ہے یا indirectly former use کرتا ہے۔ امریکہ نے سب سے پہلے جو ترقی کی اُس نے industry نہیں لگائی بلکہ اس نے پہلے اپنے formers کو support کیا اور آج بھی دنیا میں مثال موجود ہے کہ آج بھی وہ اپنے former کو پورا support کر رہا ہے اور اُن کی پوری جنس، پوری price پر اُٹھا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں جنوبی پنجاب کی طرف آؤں گا کہ ہمارا ساہیوال سے لے کر سکھر تک یہ جو zone بنتا ہے کچھ حصہ سندھ کا بھی میں نے ذکر کیا ہے یہ پہلے cotton producing zone تھا اور cotton کی finished products جو export ہو رہی تھیں اُس میں پاکستان کی ٹوٹل انکم 40 فیصد تھی لیکن اس پورے ایریے میں 40 فیصد ہمارا پاکستان یا پنجاب وہاں ڈویلپمنٹ پر، وہاں ریسرچ پر یا وہاں کسانوں پر خرچ نہیں کر پا رہا، ساتھ ہی میں ذکر کروں گا جیسے شیخ صاحب نے فرمایا، ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ اب sugar industries یہاں سے جنوبی پنجاب میں کیوں شفٹ ہو رہی ہے؟ آپ 200 میل کے اندر دیکھیں approximately میرے خیال میں 20,25 sugar industries لگ چکی ہیں۔ یہاں پر گنے کی ایک من پر ریکوری شوگر کی 7 سے 8 کلو آتی ہے، جنوبی پنجاب میں 11 سے 12 کلو آ رہی ہے لیکن اُس کا benefit ہمیں نہیں مل رہا۔ ہمارے اُس zone میں آپ اگر غور کریں تو geographically جتنے دریا ہیں یہ سارے جنوبی پنجاب میں اکٹھے ہو جاتے ہیں دریاؤں کا اکٹھا ہونا اور وہاں پھر جو نہریں نکلی ہوئی ہیں وہاں تین زون بن چکے ہیں۔ تین زون سے مراد ایک پورا ایریا، صحرا کا ایریا کہلاتا ہے۔ جو مڈل ایریا ہے وہاں water logging ہو رہی ہے اور ایک riverine belt ہے water logging کے ایریا میں جہاں سیم تھور وہاں پر جو ٹیوب ویل لگائے گئے تھے اُن کو

abandon کر دیا ہے بجائے اس کے کہ ہم زمینیں reclaim کریں وہ آباد زمینیں بنجر ہو رہی ہیں۔ اسی طرح جو riverine belt ہے وہاں ہم کیا دے رہے ہیں؟ پکے کھال والے کہتے ہیں کہ یہاں سیلاب آجاتا ہے ہم نے نہیں بنانی، بجلی وہاں پہنچ نہیں رہی metaled roads پہنچ نہیں رہی benefits تو ہم دینے کو تیار نہیں ہیں لیکن وہ بھی پورا ایریا پاکستان کی economy میں contribute کر رہا ہے لیکن ایک ایکڑ پر گنے کی فصل میں میرے خیال میں 20 ہزار روپے فی ایکڑ extra cost آتی ہے کیونکہ نہری علاقوں میں دریائی پانی ہوتا ہے اُس میں منرلز ہوتے ہیں اس لئے اُس میں پاور زیادہ ہوتی ہے لیکن جو riverine belt ہے وہاں tube wells نیچے پانی suck کر کے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا مشورہ یہ ہے، میری گزارش ہو گی کہ اس in equality کو disparity کو ختم کرنے کے لئے اُس کسان کے لئے ہم flat rate پر tube wells دیں تاکہ کم از کم کچھ ریلیف اُن کو مل جائے جو پہلے بھی پچھلی گورنمنٹ نے riverine belt میں دیا ہوا تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آئی کہ کیوں یہ withdraw ہو گیا ہے اب دیکھیں 15۔ارب روپے کی خطیر رقم ایک زمیندار کے لئے ڈیزل کی مد میں subsidize کرنے کے لئے دی گئی ہے لیکن ہمیں کسی کسان کو پتا نہیں کیونکہ اُس کی disbursement ہی نہیں ہو رہی اُس کے طریق کار کا پتا نہیں وہ کسان تک ریلیف پہنچ ہی نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی اور اپنے فضل و کرم سے ہمارے ملک کو ہر موسم سے نوازا ہے آپ دیکھ لیں صحرا ہیں، سمندر ہیں، برف ہے، پہاڑ ہیں اور سب سے دنیا کی fertile land ہمارے plain area میں ہے لیکن ہم ان سے benefit نہیں لے رہے کیونکہ lack of policies اور lack of research ہے۔

جناب سپیکر! اب دیکھیں حالیہ سالوں میں وہاڑی میں جتنی گندم پیدا ہوتی تھی وہ پورے صوبہ سندھ سے زیادہ یہاں کی production تھی۔ اسی طرح اب مینگو کی production پر آئیں تو مینگو اس وقت پنجاب میں سب سے زیادہ ضلع رحیم یار خان میں پیدا ہو رہا ہے اور دوسرے نمبر پر ملتان میں پیدا ہو رہا ہے یہ اُسی ایریا میں آتا ہے اس کو export کر کے اس سے خطیر رقم حاصل کر سکتے ہیں لیکن 30 to 35 percent mango perish اور منڈیوں میں خراب ہو جاتا ہے کیونکہ agro-based industries ہمارے پاس relevant نہیں ہے sugar industry ہے لیکن ہر چیز کی ایک balance policy چلنی چاہئے اور area wise وہاں ریسرچ سنٹر ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں چولستان کے حوالے سے صرف ایک crop کا نام لوں گا کہ جب بارشیں ہوتی ہیں، ایک خاص سیزن آتا ہے تو وہاں natural mushrooms پیدا ہو جاتے ہیں اور mushrooms دنیا کی مہنگی ترین فصل سمجھی جاتی ہے۔ آج تک بہاولپور یا اس سے related area میں کوئی ریسرچ انسٹیٹیوٹ موجود ہی نہیں ہے۔ جیسا کہ ابھی ڈاکٹر صاحب نے 65 یا 66 لاکھ ایکڑز مین کا ذکر کیا ہے تو وہاں sand dunes پر sprinklers کے ذریعے ریسرچ کر کے اس mushrooms کو promote کر سکتے ہیں اور اس کے ذریعے ایک خطیر زرمبادلہ کما سکتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ وہاں پر بہت بڑے بڑے cattle farms ہیں ان کی رجسٹریشن اور ان کی اچھی breed پیدا کریں یہ دودھ اور مکھن میں خود کفیل ہونے میں بہت مدد کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری تجویز ہو گی کہ وہاں پر موبائل یونٹس ہونے چاہئیں جو دور دراز علاقوں میں جا کر ان کی artificial insemination، ویکسینیشن، deworming اور ہر طرح کا treatment کریں لہٰذا انہیں رجسٹرڈ کر کے ہر طرح کے benefits دیئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو ہو رہا ہے اور کم از کم ہمارے علاقے میں تو ہو گیا ہے۔ وہاں رجسٹریشن بھی ہو گئی ہے اور ویکسینیشن بھی ہو رہی ہے۔

مخدوم سید محمد مسعود عالم: جناب سپیکر! میں چولستان کی بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تک تو tribal area میں ہو گیا ہے پتا نہیں آپ کے علاقے کیسے miss ہوئے ہیں۔ بہر حال اس میں لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کافی active ہے۔

مخدوم سید محمد مسعود عالم: جناب سپیکر! یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ بہر حال مجھے وہاں پر کوئی خاص cross breed نظر نہیں آئی اس لئے میں نے بہتر سمجھا کہ آپ کے نوٹس میں لاؤں کیونکہ ساہیوال نسل یہ middle east میں survive نہیں کرتی۔ اگر آپ چولستان نسل کو cross کریں تو وہ hard atmosphere میں 45 سے 50 ڈگری تک survive کرتی ہے اور اس میں ہمارے لئے بہت بڑا زرمبادلہ کے مواقع شامل ہیں۔

جناب سپیکر! مینگو صرف خوراک نہیں ہے بلکہ اس کی گٹھلی سے ہم آئل حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمارے ملک میں energy crisis آیا ہوا ہے ہم ہر angle سے اور ہر crops سے کچھ نہ کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ اب گنے کو دیکھیں کہ اس سے بھی بجلی پیدا ہو رہی ہے۔ ہمیں ضرورت ہے کہ ہم ہر crops

پر ریسرچ یونٹ لگائیں اور اس سے زیادہ سے زیادہ benefits حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آم کے پتوں اور اس کے باغ میں میڈیسن رکھی ہوئی ہیں ہمیں اس کو export کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ زراعت کو انڈسٹری کا درجہ دیا جائے اور پورے کسانوں کو انڈسٹری کی طرح ریلیف دیا جائے، ان کو benefits دیئے جائیں تاکہ ہمارے ملک کی معیشت ترقی کر سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب محمد صدیق خان!

جناب محمد صدیق خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں اس ایوان کے معزز ممبران کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک بہت ہی اہم issue پر سیر حاصل گفتگو کی۔ ان کی گفتگو میں اس بات کی نشاندہی ہوئی کہ اس ملک بالخصوص اس پنجاب کا جو کاشتکار ہے وہ جس زبوں حالی کا شکار ہے، جس طرح وہ معاشی مسائل سے دوچار ہے ان کے مسائل حل کرنے کے لئے جہاں نشاندہی کی وہاں بڑی قیمتی تجاویز بھی پیش کی گئیں اور موجودہ حکومت کو اس بات کا احساس دلایا کہ یہ حکومت بالخصوص کاشتکاروں کی فلاح و بہبود کے لئے، ان کی معاشی ترقی کے لئے بُری طرح سے ناکام ہو چکی ہے۔ اس ناکامی کو ختم کر کے ایسی اصلاحات لائی جائیں جس سے اس صوبے کا کاشتکار خوشحال ہو اس پر جتنی بھی تحسین کی جائے وہ کم ہے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں وزیر زراعت کو تجویز دوں گا کہ ایک تو کسان dual taxation سے بُری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ 1997 Agriculture Tax Punjab Act متعارف کروایا گیا لیکن کل بھی زراعت کے حوالے سے جو جواب آیا وہ "زرعی انکم ٹیکس" کے حوالے سے آیا تھا حالانکہ اس صوبے میں اٹھارہویں ترمیم کے بعد زراعت مکمل طور پر totally devolved department ہے۔ اس میں agriculture taxation جو مرکز کی طرف سے آتی ہے وہ لاگو نہیں ہوتی بلکہ مرکز کی طرف سے وہی taxation لاگو ہو سکتی ہے جو مرکز کے ڈیپارٹمنٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں درخواست کروں گا کہ جو agriculture Income Tax کا نام دیا جا رہا ہے اس کا قانون کے اندر کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ یہ FBR کی اختراع ہے اور اس Agriculture Income Tax کے نام پر اس صوبے کے کاشتکار کو معاشی طور پر کمزور کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!میں منسٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ آپ 1997 کا جو Land Based یا Agriculture Tax Punjab ہے اس میں ترامیم لائیں اور ایک ایسا قانون بنائیں جس میں double taxation نہ ہو۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی مہذب معاشرے میں ایک ہی subject پر double taxation نہیں ہو سکتی لہٰذا اس زیادتی اور ناانصافی کو ختم کیا جائے۔اس کے ساتھ ساتھ میں زرعی ٹیکس کے حوالے سے عرض کروں گا کہ کاشتکار سے اس کی سالانہ 80ہزار روپے آمدن پر ٹیکس لیا جاتا ہے لیکن سوسائٹی کے جتنے بھی دوسرے segments ہیں ان کے لئے یہ slab چار لاکھ روپے پر مقرر ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ غریب کاشتکار کے ساتھ بہت بڑی discrimination، بہت بڑی زیادتی اور ناانصافی ہے لہٰذا اس زیادتی کو بھی قانون میں ترمیم لاکر ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر!پرسوں جب زراعت پر بحث ہونی تھی تو منسٹر صاحب نے کہا کہ ہم 2018 میں GDP میں agriculture اضافے کے ٹارگٹ کو 8 فیصد پر لے کر جانا چاہ رہے ہیں لیکن میں ان سے درخواست کروں گا کہ آپ کے 16-2015 کے بجٹ میں Federal Statistics Bureau کے جو analysis تھے ، جب دوران اجلاس زراعت پر بحث ہو رہی تھی اور اس حوالے سے cut motions دی گئی تھیں تو میں نے اُس وقت بھی Federal Statistics Bureau کی رپورٹ منسٹر صاحب کو پیش کی تھی۔

جناب سپیکر!میں نے کہا تھا کہ آپ نے تو agriculture sector میں 4.1 فیصد growth rate کی بات کی تھی لیکن Federal Statistics Bureau کہہ رہا تھا کہ زرداری کے دور میں GDP میں اضافہ 2.26 تھا لیکن اب وہ گر کر 2.50 ہو گیا ہے۔حالانکہ زرداری کی گورننس کو بہت کمزور سمجھا جاتا ہے ، اُن کی گورننس کو بہت bad سمجھا جاتا ہے۔PILDAT جو ایک independent agency ہے اس نے 2015 میں سروے کیا تھا اس نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ پنجاب میں Agriculture Sector declination کی طرف جا رہا ہے۔اگر منسٹر صاحب کہیں تو میں وہ رپورٹ بھی ان کے سامنے پیش کر دوں گا۔یہ ایک فیصد میں لے کر جانے کے لئے اس وقت تک ممکن نہیں ہو گا جب تک یہ حکومت drastic actions نہیں لے گی۔اس کے لئے میری اس حوالے سے کچھ suggestions ہیں۔پہلے تو 1997 Agriculture Tax Act میں ترامیم لائی جائیں۔

جناب سپیکر! دوسرا "زرعی انکم ٹیکس" کے نام پر جو کسان کا استحصال کیا جا رہا ہے اس کا کہیں قانونی وجود موجود نہیں ہے اس لئے اس کو ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر! تیسرا یہ کہ جو 80 ہزار روپے slab مقرر کی گئی ہے حالانکہ اس صوبے کی legislation ہے کہ daily wages مزدور کی آمدن بھی 12ہزار روپے ہو گی پھر یہ discrimination کیوں ہے کہ کسان کی آمدن 6 ہزار روپے ماہانہ پر ٹیکس لگایا جائے؟ لہٰذا اس discrimination کو ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کروں گا کہ غریبوں، کاشتکاروں اور مزدوروں پر ٹیکس لگا کر بجلی کی مد میں ٹیکس لگا کر، گیس کی مد میں ٹیکس لگا کر 2015 میں شوگر مل آنرز کو 6 بلین کی سبسڈی دی گئی، export کے لئے 13 روپے فی کلو rebate دیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی زیادتی ہے۔ غریب پر ٹیکس لگایا گیا اور شوگر مل آنرز کو incentive دیا گیا۔ اس طرح کے incentive کو ختم کرنا چاہئے بلکہ غریب کو incentives ملنے چاہئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ اب جتنی بھی سبزیاں اور دھاگے کی صورت میں جو چیزیں انڈیا سے import ہو رہی ہیں ان تمام پر taxes exempt کر دئیے گئے ہیں۔ اس سے انڈین کاشتکار تو خوشحال ہو گا لیکن اس کے بدلے میں ہمارے کاشتکاروں پر ٹیکس زیادہ سے زیادہ کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ جتنی بھی inputs ہیں، جو رجسٹرڈ کمپنیاں ہیں ان پر 17 فیصد جی ایس ٹی ہے جو غیر رجسٹرڈ ہیں ان پر 19 فیصد جی ایس ٹی ہے۔ مجھے ایک کاشتکار بتا دیا جائے جو جی ایس ٹی کے حوالے سے رجسٹرڈ ہو؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہر جگہ پر کاشتکار کا استحصال کیا جا رہا ہے اور ان سے جی ایس ٹی کی مد میں بھی 19 فیصد وصول کیا جا رہا ہے۔ میری درخواست ہو گی کہ جس طرح سبزیوں کی import میں انڈیا کے کاشتکار کو incentive دیا گیا، import duty ختم کی گئی ہے اور اسے خوشحال کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ نے بھی inputs کے حوالے سے اس طرح کی جتنی taxation کی ہوئی ہے اس سے پنجاب کے کاشتکاروں کو بھی exemption دی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ پرسوں یا ترسوں ایک سابقہ ایگریکلچر منسٹر نے اپنی تجویز دی تھی کہ پنجاب میں 45 لاکھ ایکڑ زمین ایسی ہے جو سیم اور تھور کا شکار ہے اس کو دوبارہ بحال کیا جا سکتا ہے جس کے لئے ایک بلین ڈالر کی ضرورت ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس سے 45 لاکھ

لوگوں کو living دے سکتے ہیں،ان کو روزی دے سکتے ہیں اور ان کی معیشت میں آسودگی لا سکتے ہیں لیکن ہم اس کے مقابلے میں 4لاکھ لوگوں کو ایک سفری سہولت دینے کے لئے اورنج لائن ٹرین شروع کی ہوئی ہے جس پر 2 بلین ڈالر اخراجات آرہے ہیں۔ اگر اس میں سود کی رقم شامل کی جائے تو وہ more then 2 billion dollar بن جاتی ہے۔ میں عرض کروں گا کہ زمین کو دوبارہ بحال کرنے، سیم اور تھور سے نکالنے اور 45لاکھ خاندانوں کو روزی دینے کے لئے ایک بلین ڈالر کی ضرورت ہے لہٰذا آئندہ بجٹ میں اس کی allocation رکھیں اور انشاءاللہ اپوزیشن اس کو بھرپور support کرے گی اور میری یہی تجاویز تھیں۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ بھی درخواست کروں گا کہ inputs پر 1997 کی tax amendment کے حوالے سے جو extra ordinary taxation کی ہوئی ہے وہ اس صوبے کا غریب کاشتکار برداشت نہیں کر سکتا۔ ہم سبسڈی کی بات نہیں کرتے لیکن آپ جس طرح انڈیا کے کاشتکار کو سہولت دینے اور خوشحال کرنے کے لئے import tax exempt کر سکتے ہیں تو inputs پر جتنے بھی ٹیکس ہیں تو اپنے کاشتکار کو خوشحال کرنے کے لئے وہ ٹیکس کیوں exempt نہیں ہو سکتے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! کافی دیر بعد باری آئی لیکن بہت سارے points اور بہت ساری باتیں جو میرا خیال ہے کہ یہاں پر ہاؤس میں بیٹھا ہوا ہر معزز ممبر کرنا چاہتا ہے اس میں ہماری گزارشات بھی وہی ہیں جو ابھی جناب محمد صدیق خان اور شیخ علاؤالدین نے کی ہیں۔ ان میں، میں کوشش کروں گی کہ کم وقت میں مختصر کرتے ہوئے صرف relevant points پر ہی بات کروں۔ یہاں پر ابھی تک جتنی discussion ہوئی اس میں ایک point اس میں discuss نہیں کیا گیا وہ مڈل مین کا role ہے اور مڈل مین کے role کو minimize کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے کاشتکار کو اس کی اجناس کا معاوضہ ملنا چاہئے جو اسے نہیں مل رہا۔ مزید یہ کہ مارکیٹ ریٹ میں up and down کی وجہ سے بھی کسان اپنی دن ورات کی محنت کا فائدہ حاصل نہیں کر پاتا۔ ہم ہمیشہ انڈیا کے ساتھ پاکستان کو compare کرتے ہیں اور اس حوالے سے بہت سارے معزز ممبران نے بات بھی کی ہے لیکن مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج پاکستان کا کسان بدحالی کا شکار ہے اور انڈیا کا کسان خوشحال ہے تو میری بھی اس میں گزارش یہ ہوگی کہ جس طرح سے انڈیا نے اپنے کسانوں کو خوشحال کرنے کے لئے import پر ٹیکس ختم کیا ہے تو

پاکستان میں بھی اسی طرح کی ایک پالیسی بنائی جانی چاہئے اور اس کے لئے مثبت اقدامات کئے جانے چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ زراعت میں جو مشینری استعمال ہوتی ہے تو اس میں ڈیزل کا زیادہ استعمال ہوتا ہے اور اس پر جو 98 فیصد ٹیکس ہے تو میری گزارش ہو گی کہ اس پر ٹیکس کو ختم کیا جانا چاہئے۔ اگر اس حکومت کا مقصد واقعی ہی کسان کو خوشحال بنانا ہے تو کسان package کا اعلان کرنے سے ہم کسان کو ریلیف نہیں دے سکتے، منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں اور میں ان سے یہ گزارش کروں گی کہ صرف اور صرف اپوزیشن کی طرف سے اس بات کو اٹھائے جانے کو مدنظر نہ رکھیں بلکہ صحیح معنوں میں دیکھیں کہ کیا یہ 98 فیصد ٹیکس جو ڈیزل کی مد میں لگایا گیا ہے، اس کو ختم کیا جانا ضروری ہے لہٰذا میں ان سے درخواست کروں گی کہ اس کو فی الفور ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر! اگر ہم بات seed کے حوالے سے کریں تو ہمارے ملک میں ایک بہت ہی بڑا مسئلہ ناقص بیج کا بھی ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ غیر معیاری بیج کی روک تھام کے لئے قوانین کو ابھی revise کرنے کی ضرورت ہے۔ ان پر fine اتنا کم ہے کہ اگر مثال دی جائے مثلاً کپاس کا ناقص بیج رکھنے پر پانچ ہزار روپے fine ہوتا ہے تو اس سے ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ وہ اس پر بڑا بھاری منافع کما رہے ہوتے ہیں اور غیر معیاری بیج بیچ رہے ہوتے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ اس پر سزاؤں کے طریق کار کو بہتر بنایا جانا بہت ہی ضروری ہے۔ پیداوار کو بڑھانا ہمارا main agenda ہونا چاہئے کہ ہم کس طرح سے اپنی زراعت کو develop اور بہتر کر سکتے ہیں اور پورے سال میں پیداوار کس طرح سے زیادہ حاصل کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ پنجاب حکومت ریسرچ سنٹرز کو فنڈز فراہم کرنے میں بہتری لائے اور ریسرچ سنٹر کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز allocate کئے جانے چاہئیں تاکہ ہماری آنے والی کسان نسل بہتر طور پر ریسرچ سے فائدہ اٹھا سکے اور زیادہ سے زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے کوشش کرے۔

جناب سپیکر! اگر ہم کسان کی آمدن کے حوالے سے بات کریں تو اس آمدن پر ٹیکس کی چھوٹ بہت کم ہے۔ جناب محمد صدیق خان نے ابھی بات کی ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت اہم ہے اور اسے repeat کرنا چاہوں گی کہ کسان کی 80 ہزار روپے سے زائد آمدن پر ٹیکس لگایا جاتا ہے لیکن اگر industrialist کو دیکھا جائے تو اس کی 4 لاکھ روپے سے زائد آمدن پر ٹیکس لگ رہا ہے۔ میں سمجھتی

ہوں کہ ایک industrialist کے برابر کسان کو بھی ٹیکس میں چھوٹ ملنی چاہئے کیونکہ کسان کی محنت اور اس کا پیدا کیا ہوا را مٹیریل انڈسٹریوں میں جاتا ہے اور بنیادی طور پر جتنی محنت ایک کسان کرتا ہے تو اس کے بعد industrialist اس پر منافع میں جاتا ہے تو اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ فی الفور اس پر اقدامات کئے جانے چاہئیں اور کسان پر لگے ہوئے ٹیکس میں چھوٹ industrialist کو دی گئی چھوٹ کے برابر دینی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور اہم مسئلہ بیان کرنا چاہتی ہوں کیونکہ میرا تعلق ڈسٹرکٹ ساہیوال سے ہے، ساہیوال بہت ہی زرخیز ضلع ہے اور زراعت کے حوالے سے اپنا ایک نام اور مقام رکھتا ہے تو میں عرض کروں گی کہ وہاں پر 2004 میں 75 ایکڑ اراضی زرعی یونیورسٹی کے لئے allocate کی جا چکی ہوئی ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مجھے وہاں پر ابھی تک زرعی یونیورسٹی کے قیام کا حکومت کا کوئی ارادہ نظر نہیں آ رہا تو میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کروں گی کہ وہاں پر زرعی یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ ساہیوال میں اچھے ریسرچ سنٹرز اور ایک زرعی یونیورسٹی بن سکے تاکہ لوگ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں اور زراعت کے حوالے سے جدید تعلیم حاصل کریں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! شکریہ۔ بہت سی باتیں ہو چکی ہیں، میں وزیر زراعت کی توجہ صرف دو تین چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف مبذول کروانا چاہوں گی۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارا ملک ایک agro-based country ہے جس میں ایک بڑی آبادی کا انحصار اسی ایگریکلچر پر ہے لیکن اس سلسلے میں کسان جو محنت کرتا ہے، اس کو اتنا رزلٹ نہیں ملتا۔ میں اس طرف یہ توجہ دلانا چاہوں گی کہ ہمارے سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر انڈیا موجود ہے جو کہ اسی علاقے سے double crop حاصل کرتا ہے لیکن بارڈر کے اس طرف کے کسان محنت کے باوجود اتنی crop حاصل نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے درخواست کرنا چاہوں گی کہ اس کے بارے میں وہ ریسرچ کروائیں۔ ان عوامل کو study کروا کر ان چیزوں کو دور کرنے کی کوشش کریں تاکہ جن وجوہات کی وجہ سے ہمارا کسان وہ رزلٹ نہیں لے پا رہا وہ لے سکے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے جو کسان ہیں ان کے پاس proper training اور انفارمیشن نہ ہونے کی وجہ سے، وہ محنت کرنے کے باوجود وہ رزلٹ نہیں لے سکتے۔ جیسے جیسے ہمارے ملک کی آبادی بڑھ رہی ہے، ہمارے ملک کو زیادہ food اور crop کی ضرورت ہے۔ مگر ہم

دیکھ رہے ہیں کہ ہر سال cultivable commanded area کا رقبہ کم سے کم ہوتا جا رہا ہے۔ مختلف قسم کے مسائل جس میں salinity اور water logging وغیرہ کی وجہ سے ہر سال forty thousand hector flooded area کو ہم loose کر جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! ایک دوسری چیز جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہوں گی کہ بڑھتی ہوئی industrialization ہمیں pollution کی طرف لے کر جا رہی ہے بلکہ agriculture land میں toxic waste کی جو illegal dumping ہے، وہ ہماری فصلوں کو بھی نقصان پہنچا رہی ہے اور اس کے ذریعے وہ سبزیاں اور فصل جب لوگوں تک پہنچتی ہے تو اس سے صحت کے نقصانات بھی ہوتے ہیں۔ بڑھتی ہوئی urbanization اور بڑی agricultural lands پر ہاؤسنگ کالونیز کی approval ملتی جا رہی ہے۔ بہت بڑے ایریاز جہاں سے ہمیں اچھی فصلیں مل سکتی ہیں وہ بھی ہاؤسنگ کالونیز کی نذر ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں صرف یہ کہوں گی کہ ساہیوال کول پاور پلانٹ جس کی منظوری دے دی گئی ہے اور جس پر کام بھی جاری ہے۔ ہمارا جو best agriculture area ہے وہاں اس کے درمیان میں اس پلانٹ کو بنایا جا رہا ہے۔ اس پر جو environmental impact assessment report ہے وہ بھی یہ بتاتی ہے کہ اس سے نہ صرف ارد گرد کی آبادی متاثر ہو گی بلکہ وہاں کی جو crop ہے وہاں کی جو ایگریکلچر ہے اس کو بہت نقصان ہو گا۔ میری یہی درخواست ہے کہ ان چیزوں کا نوٹس لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: کوشش کریں repeat نہ کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں کوشش کروں گا کہ میں repetition نہ کروں کیونکہ اس پر ساری اہم باتیں ہو گئی ہیں، میں اپنی معروضات کو proposal اور تجاویز تک رکھوں گا۔ پاکستان کے اندر موسمی تغیرات، قدرتی آفات، بین الاقوامی منڈی اور ہماری زرعی پالیسیوں نے کسان کی جو صورتحال کر دی ہے، روزانہ اس ایوان میں اس کی آواز سنائی دیتی ہے۔ آج بھی تقریباً تمام احباب نے اس پر بات کی ہے کہ کسان کی چیخنیں نکل رہی ہیں۔ وہ وقت دور نہیں ہے کہ اگر اس کو address نہ کیا گیا اس کے تدارک کے لئے اقدامات نہ کئے گئے تو یہ صورتحال خودکشیوں تک جا پہنچے گی۔ ایک بات جو

بار بارrepeatہو رہی ہے وہ سپیشل کمیٹی اور سٹینڈنگ کمیٹی سے متعلق ہے۔اس پر اس لئے بات ہو رہی ہے کہ آج جو بحث ہم کر رہے ہیں، اپنے جن خیالات کا اظہار کر رہے ہیں، بقول ایک سینئر منسٹر کے کہ میں نے اپنی بیس پچیس سال کی زندگی میں یہ کبھی نہیں دیکھا کہ جو بحث کی گئی ہو، اس سے متعلقہ پالیسی سازی میری میز پر آئی ہو؟ یہ صورتحال ہے، اس لئے بار بار اس مسئلے پر توجہ دلائی جا رہی ہے کہ اگر کمیٹی بنے گی تو اس کے اجلاس بھی ہوں گے، اس میں کچھ specialلوگوں کو بھی بلایا جائے گا، اس کمیٹی میں معزز ممبران بھی بیٹھیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے بار بار اجلاس ہوں گے تو اس کی کوئی نہ کوئی findingکوئی نہ کوئی رپورٹ آئے گی تو وہ اس ایوان کے اندر آئے گی، شاید وہ پالیسی سازی پر اپنے اثرات چھوڑ سکے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس بات کو مدنظر رکھا جائے، اگر کمیٹی بن جائے گی تو شاید اس سے کچھ حالات بہتر ہو جائیں۔ جب ہم اس پر بات کر رہے ہیں تو دنیا کے اندر جو اس وقت کامیاب ماڈلز ہیں، جو مختلف ممالک اختیار کر رہے ہیں ہم اس کی طرف کیوں نہیں جاتے۔ پاکستان کے اندر ہو یہ رہا ہے کہ افراد آتے ہیں ان کے جاتے ہی پالیسیاں بھی بدل جاتی ہیں۔ ہندوستان کے اندر ایک بڑا کامیاب ماڈل ہے، پاکستان کے اندر کسان کے ساتھ ایک تو یہ زیادتی ہوتی ہے کہ اگر فصل زیادہ ہو گئی ہے تو اسے اس کی قیمت نہیں ملتی اور وہی فصل جب سرمایہ دار کے پاس چلی جاتی ہے تو پھر اسی فصل کا معاوضہ بڑھ جاتا ہے اس کی قیمت بڑھ جاتی ہے۔ یعنی اس زائد فصل ہونے کے اثرات عام عوام تک نہیں پہنچتے، اس قیمت کی کمی کا فائدہ عوام تک نہیں پہنچتا، مڈل مین اور سرمایہ دار اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اس کا ایک حل تو یہ ہے کہ جو ماڈل اس وقت ہمارے سامنے موجود ہے کہ ہندوستان میں انہوں نے کوآپریٹو سیکٹر کو ساتھ ملایا ہوا ہے۔ کوآپریٹو سیکٹر نے ہر گاؤں کے اندر یا دو چار گاؤں کے اندر ایک بہت بڑا storage bankقائم کر دیا ہے۔ جس میں ہوتا یہ ہے کہ ہر کسان، اس کی جتنی بھی فصل ہوتی ہے، وہ اپنی فصل اس ریٹ پر، اس قیمت پر نہیں بھی بیچنا چاہتا اور وہ سمجھتا ہے کہ موجودہ قیمت ناکافی ہے تو وہ اپنی فصل اس سٹور میں رکھ دیتا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے عوض بنک پابند ہیں کہ اس وقت کی جو قیمت ہوتی ہے اس کا نوے فیصد تک وہ پرچی، چٹ یا رسید جو اسے جاری ہوتی ہے، اس کے againstنوے فیصد تک کسان کو پیسے مل جاتے ہیں، جس سے وہ اپنا روزگار چلاتا ہے۔ اس کے بعد وہ جب بھی چاہتا ہے، سال کے جس حصے میں بھی چاہتا ہے، جب وہ سمجھتا ہے کہ میری فصل کی قیمت اب مناسب ہے، تب وہ جا کر وہاں کہتا ہے کہ

میری فصل کو اب بیچ دیا جائے۔اس طرح منڈی کا تمام فائدہ کسان کو حاصل ہوتا ہے لیکن بد قسمتی کے ساتھ یہاں پر ایسا نہیں ہوتا۔ پنجاب کے اندر بھی تین چار سال پہلے ایک سپیشل سیکرٹری صاحب آئے تھے انہوں نے اس منصوبے پر کام شروع کیا اور اس کا ایک پائلیٹ پراجیکٹ بھی میں نے سنا کہ جھنگ کے اندر شروع ہوا لیکن وہ سپیشل سیکرٹری صاحب چلے گئے تو اس کے ساتھ وہ منصوبہ بھی کہیں دفن ہو گیا۔ کروڑوں روپے جو پائلیٹ پراجیکٹ پر لگے تھے وہ بھی پتا نہیں کہیں چلے گئے۔ ایک بہت ہی فائدہ مند منصوبہ جو یہاں کے کسانوں کے مسائل حل کرنے میں بہت کارگر ہو سکتا تھا وہ پتا نہیں کہاں کاغذوں کی نذر ہو گیا۔اس لئے اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہو گی کہ اس وقت وزیر موصوف بھی موجود ہیں، سیکرٹری صاحب بھی تشریف فرما ہیں کہ اس کو review کی بجائے اگر ہمارے دیہاتوں کے اندر کسانوں کو یہ سہولت فراہم کر دی جائے کہ وہ اپنی فصل سٹور کر سکیں، رکھ سکیں اور وقت پر بیچ سکیں تو اس سے کسانوں کو بہت فائدہ ہو گا۔

جناب سپیکر! دوسری صورتحال جس کی شیخ علاؤالدین صاحب نے بنکوں کی طرف نشاندہی کی، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کیوں نہیں ہو سکتا؟ اگر ہم اسی ایوان کے اندر ایجوکیشن پر یہ پابندی لگاتے ہیں کہ آپ دس فیصد لوگوں کو مفت پڑھائیں گے تو ہم بنکنگ سیکٹر جو کہ ایک کمرشل سیکٹر ہے جو منافع کماتا ہے اس کو ہم کیوں bound نہیں کر سکتے کہ اس کے پاس جو فنڈز دستیاب ہیں اس کو اتنے interest پر وہ لازمی طور پر زراعت کے لئے مخصوص کرے گا۔ اگر ایسا ہو جائے تو بہت اچھا ہو گا، جیسا کہ جاپان کے اندر ہے دیگر ممالک کے اندر ہے کہ وہ کم از کم شرح پر کسانوں کو قرضہ جات فراہم کرتے ہیں۔اس طرح بنکنگ انڈسٹری کو ہم پابند کر کے اپنے کسان کو facilitate کر سکتے ہیں جس کے ساتھ وہ اپنا کام چلا سکتا ہے۔ فصل کے لئے اسے جو ادھار اٹھانا پڑتا ہے، زیادہ ریٹ پر لینا پڑتا ہے جس کی وجہ سے اس کی input مہنگی ہو جاتی ہے۔اس سے اس کی بہتری ہو سکتی ہے اور کسان کو فائدہ ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میری تیسری گزارش یہ ہو گی کہ جو بات بار بار یہاں کی گئی ہے کہ انڈیا سے سبزیاں، پھل امپورٹ کرتے ہیں اور اس امپورٹ کا ایک بہت بڑا بل ہمیں deficit کی صورت میں برداشت کرنا پڑتا ہے۔اس ملک کے اندر، اسی صوبہ کے اندر ہم نے دیکھا ہے مرغیوں کے لئے جب کنٹرول شیڈ بنے تو اس ملک کے اندر مرغی کے گوشت کی اب اتنی وافر پیداوار ہو گئی ہے کہ ہم ایکسپورٹ کرنے کے باوجود بھی اس کو کم ترین سطح پر ملک کے اندر بھی دیکھتے ہیں۔اب لوگ tilt کر رہے ہیں کیونکہ جو کنٹرول شیڈ فارمنگ ہے وہ کم ہو رہی ہے اور اب لوگ control agriculture

shed کی طرف اور tunnel farming کی طرف آ رہے ہیں۔ ہم نقصان برداشت کر رہے ہیں آپ ان کو incentivize کیوں نہیں کرتے، ہم کیوں subsidized نہیں کرتے، اس طرف اپنی توجہ کیوں نہیں کرتے؟ اگر ہم وہی پیسا subsidized کر دیں گے، کنٹرول شیڈ لگانے والوں کی حوصلہ افزائی کریں گے انہیں subsidized rate پر اس کا مٹیریل فراہم کریں گے تو وہی چیزیں جو ہم ہندوستان کے اندر سے منگواتے ہیں تو وہ کنٹرول شیڈ یہاں پر لگ جائیں گے۔ جب tunnel farming یہاں پر شروع ہو جائے گی، ہمارا investor ہمارا industrialist اب اس طرف آنا شروع ہو گیا ہے۔ اگر ہم اس کی حوصلہ افزائی کریں تو یقیناً وہ دن دور نہیں ہیں کہ ہم وہ چیزیں جو انڈیا سے منگواتے ہیں وافر پیدا کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ بجٹ میں جو پیسے سولر ٹیوب ویل کے لئے رکھے گئے تھے، اس سکیم پر بھی عملدرآمد کیا جائے، سولر ٹیوب ویل کے لئے فنڈز فراہم کئے جائیں اور اس پالیسی پر عمل کیا جائے تو اس کے ساتھ زمیندار کو سستی قیمت پر پانی فراہم ہو سکے گا۔ بہت بہت شکریہ

تعزیت

سابق ممبر اسمبلی جناب ریاض شاہد کی وفات پر فاتحہ خوانی

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اس ایوان کے ہمارے سابق ممبر جناب ریاض شاہد وفات پا گئے ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

زراعت پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ ثریا نسیم!

محترمہ ثریا نسیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر! میں پھر وہی بات کروں گی کہ۔

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

جناب سپیکر!آج کسانوں کے حوالے سے بات ہو رہی ہے، میں سمجھتی ہوں کہ ہمارا کسان جتنی محنت کرتا ہے اس کو اس کی محنت کا صلہ نہیں ملتا۔ کوئی ایسی بات نہیں کہ ہمارا کسان محنت میں کوتاہی کرتا ہے یا اس کی expertise پر کوئی شک کیا جا سکتا ہے لیکن پھر بھی ایسا کیوں ہے؟ ابھی میرے بھائی نے ہمسایہ ملک کی مثال دی اور میں بھی بڑے افسوس کے ساتھ وہیں سے مثال دے رہی ہوں۔ انڈیا کا پنجاب پورے ہندوستان کا 52 فیصد ہے اور وہ پورے ملک کے لئے 52 فیصد خوراک پیدا کرتا ہے۔ پچھلے دنوں میرا وہاں جانے کا اتفاق ہوا تو جب میں نے وہاں گنّے کی فصل دیکھی تو آپ یقین کریں کہ میں نے کبھی اتنا لمبا گنّا نہیں دیکھا تھا۔

جناب سپیکر! میں نے ان سے پوچھا کہ ہمارے ہاں تو اس طرح سے نہیں ہے بلکہ اگر ہمارا کسان لیموں کا بڑا مہنگا بیج خرید کر کاشت کرتا ہے تو بد قسمتی سے وہ نارنگی نکل آتی ہے۔ میں نے وہاں کی ایگریکلچر یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈھلوں صاحب سے پوچھا کہ ہمارے ہاں ایگریکلچر یونیورسٹی ایشیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہے لیکن ان کی ایک چھوٹی سی یونیورسٹی ہے تو وہ کیا کرتے ہیں کہ ایک تو ان کی آمدن ہم سے ڈبل ہے دوسرا یہ کہ کسان جو بیجتا ہے وہی اُگتا ہے ایسا نہیں کہ بوئیں گندم اور چنے اُگ آئیں تو انہوں نے بتایا کہ ان کی یونیورسٹی خود بیج پیدا کرتی ہے اس کے بعد ہم دو کلو سے زیادہ کسی بھی کسان کو بیج نہیں دیتے۔ کسان دو کلو بیج لے کر جاتا ہے اور کاشت کرتا ہے اور اپنا اگلا بیج خود تیار کرتا ہے اور اس سے اپنی اگلی فصل بوتا ہے۔ اس سے دو فائدے ہوتے ہیں ایک تو کسان کا تجربہ ہو جاتا ہے کہ ہم نے کس طرح سے اس فصل کو look after کرنا ہے اور اس کو پانی کی کتنی ضرورت ہے اور فصل کا تجربہ کامیاب رہا یا نہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جب اگلا بیج ہوتا ہے تو اسے پتا ہوتا ہے کہ میں نے یہ بیجا تھا اور یہ اگا ہے اور میں نے خود اسے کاشت کرنا ہے۔ اس طرح سے ان کی پیداوار ہم سے ڈبل ہے لیکن جب میں نے اپنی زرعی یونیورسٹی سے پتا کیا تو ہمارے ہاں تینوں شعبے الگ الگ ہیں، ہمارا اکیڈمک کا الگ شعبہ ہے، ریسرچ کا الگ ہے اور زراعت کا الگ ہے جبکہ ان کے ہاں یہ تینوں شعبے اکٹھے ہیں۔ ہماری زرعی یونیورسٹی دنیا کی بہترین یونیورسٹیوں میں شمار ہوتی ہے لیکن میرا علاقہ وہاں سے تقریباً 60 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے میرے کسان کو جو میرا بھائی ہے اس کو نہیں پتا کہ اگر میرے پاس کم پانی ہے تو میں نے واٹر مینجمنٹ کیسے کرنی ہے، میں نے اپنی فصل کی look after کیسے کرنی ہے اور اگر میرے پاس زمین کم ہے تو میں نے کون سی فصل اگانی ہے؟ اس کے پاس ایسا کوئی تجربہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر!میں نے پہلے بھی وزیر صاحب سے درخواست کی تھی اوراب بھی کر رہی ہوں کہ آپ ایک تھنک ٹینک بنائیں، ہمارے بہت سارے ایم پی ایز بھائی جو کسانوں کے ساتھ بڑا درد دل رکھتے ہیں جو ہر وقت کسانوں کے لئے روتے ہیں ان کو اس میں شامل کریں اس میں stakeholders کو شامل کریں،اس میں کسانوں کو شامل کریں اور پھر زرعی یونیورسٹی سے فائدہ اٹھایا جائے وہاں سے بیج لئے جائیں اور اس بیج کو دو دو کلو یا جتنا بھی ہو سکے وہ کسانوں کو دیا جائے۔جب کسان اتنا مہنگا بیج لیتا ہے،اس پر اتنے مہنگے سپرے کرتا ہے،اتنی مہنگی کھاد ڈالتا ہے اور اس کو بعد میں ملتا کیا ہے؟کیونکہ وہ سارا بیج دو نمبر ہوتا ہے لہٰذا میری درخواست ہے کہ خدارا کسانوں کے لئے سر جوڑ کر بیٹھیں اور جہاں پر ماشاء اللہ اور سارے طبقات کو، بڑے لوگوں کو facilitate کیا جاتا ہے تو کسان جو اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور وہ زراعت جس پر ہم depend کرتے ہیں اس کے لئے سوچیں اور اس کے لئے ایک تھنک ٹینک بنیں تاکہ کسان کو facilitate کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ملک محمد جاوید اعوان!ملک صاحب ذرا مختصر بات کریں،ساری باتیں ہو گئی ہیں۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!میں سب سے پہلے تو منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میں نے اسمبلی میں ٹیوب ویلوں کے کنکشنز کا بتایا تھا کہ ہمارے غریب کسانوں کے لئے جو ٹیوب ویل لگائے تھے ان کی بجلی کٹ گئی ہے تو انہوں نے ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے ہمیں کئی ملین روپے دیئے ہیں جس پر میں ضلع خوشاب کے کسانوں کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ضلع خوشاب میں پہاڑی علاقہ ہے وہاں پر موسم کی سبزیاں اگائی جاتی ہیں اگر ان کسانوں کو سبسڈی دی جائے اور انہیں سہولتیں دی جائیں تو ہمارے کسان بے موسمی سبزیوں میں کافی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔وہاں بہت غریب کسان ہیں ان کی چھوٹی چھوٹی holdings ہیں لیکن اس کے باوجود وہ کافی منافع کماتے ہیں۔جو بارانی علاقہ ہے جہاں نہری پانی نہیں جاتا اس کے لئے ایک lift irrigation scheme بنائی گئی تھی اسے بند کر دیا گیا ہے۔اس lift irrigation scheme پر اربوں روپے خرچ ہوئے ہیں لیکن وہ اس وقت بند پڑی ہے اگر اسے دوبارہ چالو کر دیا جائے تو غریب کسان امید لگا کر بیٹھے ہیں اور اس سے ضلع خوشاب کے کسانوں کو فائدہ ہوگا۔

جناب سپیکر! ضلع خوشاب میں پہاڑ ہیں، ریگستان اور میدان بھی ہیں یہ پنجاب کا سب سے خوبصورت ترین ضلع ہے۔ اگر زراعت میں جس طرح میرے تمام دوستوں نے کہا کہ کسانوں کو امداد دی جائے، سبسڈی دی جائے، باقی سہولیات دی جائیں اور ٹیکس کی چھوٹ دی جائے تو کسانوں کو کافی فائدہ ہو سکتا ہے۔ وہاں ایک شوگر مل ہے جو کسانوں کی ادائیگیاں نہیں کر رہی میری درخواست ہے کہ حکومت پنجاب مل والوں کو پابند کرے کہ غریب کسانوں کے جو ایک ایک سال سے گنّے کے پیسے نہیں دیئے جا رہے وہ ادا کرائے۔ کسانوں کے پچھلے سال سے چیک ملے ہوئے ہیں لیکن وہ bounce ہو چکے ہیں اور ابھی تک انہیں payment نہیں ہوئی۔ میری دوبارہ استدعا ہے کہ ان کسانوں کی payment کرائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس شوگر مل کا کیا نام ہے؟

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! اس کا نام جوہر آباد شوگر مل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جتنے بھی ممبران تھے انہوں نے اس بحث میں حصہ لیا ہے۔ منسٹر صاحب! آپ نے اسے wind up کرنا ہے لیکن سارے ممبران اپنی بات کر کے چلے گئے ہیں اور اس وقت آپ کی بات سننے کے لئے ایوان میں کچھ ہی لوگ بچے ہیں۔ پھر وہ دوبارہ سے ایک نئی بحث چھیڑیں گے اور ادھر کھڑے ہو کر پھر الف سے ہی شروع کریں گے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے کل wind up کریں۔ آپ کے پاس چٹیں بھی کافی ساری اکٹھی ہو گئی ہیں۔ آپ اسے کل ہی wind up کریں۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 11۔فروری 2016 صبح 10.00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

ABDUL HANIF, RAJA
DISCUSSION On-
-Agriculture 734

question REGARDING-
-Details about construction of new building of Punjab Assembly *(Question No. 6114*)* 684

ABDUL RAUF MUGHAL, MR.
DISCUSSION On-
-Agriculture 736

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Abundance of fake bills in office of Accountant General Punjab 581
-Continuous increase in deaths of children due to Diphtheria 949
-Decrease in agricultural production due to weather effects 944
-Import of fruit and vegetable from India 702
-Import of unhygienic edibles 703
-Mismanagement in Burn Unit of Allied Hospital Faisalabad 945
-Non-availability of graveyard in UCs No.84 and 90 at Bund Road Lahore 830
-Not to repair the government residences of low grade employees 831
-Possession over PA House situated at Marri Pachadh, Rajanpur 701
-Press Conference by Dy. Director and Principal Higher Education 947
-Problems faced by students due to old rules for admission in universities 700
-Smuggling of Pakistani girls to Middle East under cover of Cultural Programmes 583
-Worst condition of Jinnah Garden due to entry of vehicles 706

ADNAN FAREED, QAZI
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Auditor General of Pakistan on Accounts of Government of Punjab for the year 2012-13 941

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-
-4th, 5th, 8th, 9th & 10th February, 2016 507,611,633,767,863

AGRICULTURE-
-General Discussion 713, 762, 949,988

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.
DISCUSSION On-
-Agriculture 749

questions REGARDING- 652
655

PAGE NO.

-Construction of Arifwala-Pakpattan main road *(Question No. 2195*)*
-Construction of Sahiwal-Pakpattan main road *(Question No. 2197*)*

AHMED KHAN BALOCH, MR. *(Parliamentary Secretary for Public Prosecution)*
DISCUSSION On-
-Agriculture 758
RESOLUTION regarding-
-Show of unanimity with Kashmiri brethren 628

AHMED KHAN BHACHER. MR.
DISCUSSION On-
-Agriculture 732

question REGARDING-
-Details about Naib Tehsildars, Kanongos and Patwaries in district Mianwali *(Question No. 3850*)* 809

AHMED SAEED, QAZI
DISCUSSION On-
-Agriculture 762

AKHTAR ALI KHAN, CH.
Call attention Notice REGARDING 576
-Update of murder case of Ex Minister Ch. Shamshad Ahmed Khan

ALA-UD-DIN, SHEIKH
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Abundance of fake bills in office of Accountant General Punjab 581
-Import of unhygienic edibles 703
-Smuggling of Pakistani girls to Middle East under cover of Cultural Programmes 583
-Worst condition of Jinnah Garden due to entry of vehicles 706
DISCUSSION On-
-AGRICULTURE 972

questions REGARDING-
-Details about receiving original registry of property by Registrars *(Question No. 32)* 818 868
-Service structure of technical paramedical staff of hospitals *(Question No. 2759*)*

Resolution REGARDING- 837
-Demand for awarding "Nishan-e-Pakistan" to martyrs of hanging in Bangladesh due to love for Pakistan

AMEER MUHAMMAD KHAN, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Adjournment Motions No.237 & 728 of 2014 569

PAGE NO.

AMJAD ALI JAVAID, MR.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Decrease in agricultural production due to weather effects 944
-Mismanagement in Burn Unit of Allied Hospital Faisalabad 945
DISCUSSION On-
984
-AGRICULTURE

525

685

518
questions REGARDING-
-Details about property dealers in Toba Tek Singh *(Question No. 5855*)* 624
-Details about staff of Highways Department in Toba Tek Singh *(Question No. 6126*)*
-Target of receipt of tax from Toba Tek Singh during 2013-14 *(Question No. 5854*)*

Resolution REGARDING-
-Show of unanimity with Kashmiri brethren
ASHRAF ALI ANSARI, CH.

question REGARDING- 555
-Collection of Property Tax from Gujranwala *(Question No. 569)*
ATTA MUHAMMAD KHAN MANEKA, MIAN *(Minister for Religious Affairs & Auqaf)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of shrines in Gujranwala *(Question No. 1065)* 564
-Details about cash boxes and income of Datta Darbar Lahore *(Question No. 799)* 560
-Details about income sources and irregularities in Datta Darbar Lahore *(Question No. 2930*)* 547
-Details about land of Auqaf Department in tehsil Daska, Sialkot *(Question No. 1140*)* 567
-Income of shrines under administrative control of Auqaf Department in district Sahiwal *(Question No. 790)* 557
-Land of Auqaf Department in Daska *(Question No. 696)* 554
-Land of Auqaf Department in Gujrat *(Question No. 1062*)* 562
-Land of Auqaf Department in Sargodha *(Question No. 1111*)* 566
-Land of Darbar Shah Sadiq Nahang Jhang *(Question No. 7242*)* 550

PAGE NO.

-Repair works of Badshahi Mosque Chiniot *(Question No. 7042*)* 549
-Shrines in tehsil Daska, Sialkot *(Question No. 1141)* 568
-Shrines under administrative control of Auqaf Department in Daska *(Question No. 676)* 553
-Shrines under administrative control of Auqaf Department in Sargodha *(Question No. 6908*)* 548

AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Construction and repair of Darbar Hazrat Pir Burhanuddin, Chiniot *(Question No. 7043*)* 540
-Construction and repair of shrines in Gujranwala *(Question No. 1065)* 564
-Details about cash boxes and income of Datta Darbar Lahore *(Question No. 799)* 560
-Details about contracts of parking and shoes safety at Datta Darbar Lahore *(Question No. 2938*)* 523
-Details about income sources and irregularities in Datta Darbar Lahore *(Question No. 2930*)* 546
-Details about land of Auqaf Department in tehsil Daska, Sialkot *(Question No. 1140*)* 566
-Income of shrines under administrative control of Auqaf Department in district Sahiwal *(Question No. 790)* 557
-Land of Auqaf Department in Daska *(Question No. 696)* 554
-Land of Auqaf Department in district Gujrat *(Question No. 5571*)* 528
-Land of Auqaf Department in Gujrat *(Question No. 1062*)* 562
-Land of Auqaf Department in Lahore *(Question No. 6836*)* 537
-Land of Auqaf Department in Sargodha *(Question No. 1111*)* 565
-Land of Auqaf Department in Shorkot *(Question No. 7241*)* 542
-Land of Darbar Shah Sadiq Nahang Jhang *(Question No. 7242*)* 550
-Repair works of Badshahi Mosque Chiniot *(Question No. 7042*)* 548
-Shrines in tehsil Daska, Sialkot *(Question No. 1141)* 568
-Shrines under administrative control of Auqaf Department in Daska *(Question No. 676)* 553
-Shrines under administrative control of Auqaf Department in Sargodha *(Question No. 6908*)* 547

AZMA ZAHID BUKHARI, MRS.

Resolution REGARDING-

-Demand for posting women for making pictures of women in NADRA and Passport offices 852

B

BILLS *(Considered and passed by the House)* **-**

PAGE NO.

-The Punjab Local Government (First Amendment) Bill 2016 591-602
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2016 604-607

C

Call attention Notices REGARDING

-DETAILS ABOUT ROBBERY IN BANK AND MURDERS IN TOBA TEK SINGH 578
-Murder of a citizen during robbery in Gujranwala 576
-Robbery and violence against women in Chiniot 708
-Robbery in MPA's house in Faisalabad 710
-Update of murder case of Ex Minister Ch. Shamshad Ahmed Khan 576

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB
-See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian

COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Construction and repair of road from Bucheki to Mangtanwala district Nankana Sahib *(Question No. 2012*)* 650
-Construction of Arifwala-Pakpattan main road *(Question No. 2195*)* 652
-Construction of overhead bridge at Ranjai road, Gujranwala *(Question No. 5407*)* 684
-Construction of overhead bridge at Toheed Chowk Faisalabad road *(Question No. 5172*)* 679
-Construction of ring-road in PP-130 Sialkot *(Question No. 3936*)* 672
-Construction of road from Alipur to Muzaffargarh *(Question No. 6134*)* 686
-Construction of road from Rajowal to Head Gulsher, Okara *(Question No. 7196*)* 694
-Construction of roads in UC No.41 Attari Saroba Lahore *(Question No. 4676*)* 674
-Construction of Sahiwal-Pakpattan main road *(Question No. 2197*)* 655
-Construction of Sheikhupura-Gujranwala Road *(Question No. 2430*)* 641
-Details about Chiniot-Jhang, Chiniot-Sargodha and Chiniot-Lahore roads *(Question No. 6481*)* 690
-Details about construction of new building of Punjab Assembly *(Question No. 2228*& 6114*)* 638, 684
-Details about dual road from Sargodha to Khushab *(Question No. 6155*)* 687
-Details about extension of road from Thokar Niaz Baig to Chauburji Lahore *(Question No. 1897*)* 645
-Details about grant and utilization of development funds in district Faisalabad *(Question No. 3121*)* 660
-Details about staff of Highways Department in Toba Tek Singh 685
668

PAGE NO.

(*Question No. 6126**)
-Details about toll tax at Lahore-Faisalabad road *(Question No. 3722*)* 690
-Details about water supply tube well in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 7021*)* 666
-Details of LEFCO contract and construction of Lahore-Faisalabad road *(Question No. 3721*)* 692
-Dilapidation of roads of Chauburji Quarters Lahore *(Question No. 6712*)* 682
-Installation of transformer of tube well of Government Chauburji Garden Estate Quarters *(Question No. 5305*)* 675
-Pavement of road from Attari Saroba and Ali Housing Colony to others localities *(Question No. 4677*)* 689
-Reinstatement of Highway and Building Sub Division Fort Abbas *(Question No. 6215*)* 657 689
-Repair of Ferozpur road from Gajumatta to Kasur *(Question No. 2741*)*
-Widening of road from Haroonabad to Fort Abbas *(Question No. 6225*)*

D

DISCUSSION On-
-Agriculture 715,762,951,987

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Not to repair the government residences of low grade employees 831

Call attention Notice REGARDING 578

-DETAILS ABOUT ROBBERY IN BANK AND MURDERS IN TOBA TEK SINGH 960

DISCUSSION On- 569

-AGRICULTURE

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Starred Question No.2338 of 2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA 711

point of order REGARDING- 917 687
-Demand for making sure the presence of Ministers for Agriculture, Finance and Food in the House before starting general discussion on Agriculture 660 916

questions REGARDING-

PAGE NO.

-Details about Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 3128*)*
-Details about dual road from Sargodha to Khushab *(Question No. 6155*)*
-Details about grant and utilization of development funds in district Faisalabad *(Question No. 3121*)*
-Recruitments in Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 3107*)*

EXCISE & TAXATION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 555
-Collection of Property Tax from Gujranwala *(Question No. 569)* 565
-Collection of tax from beauty parlours in UC No.81 Lahore *(Question No. 1243)* 559
-Details about motor registration office in district Nankana Sahib *(Question No. 701)* 525
-Details about property dealers in Toba Tek Singh *(Question No. 5855*)* 511
-Details about property tax in district Sahiwal *(Question No. 4833*)*
-Details about Registration and Transfer Fees of motor vehicles *(Question No. 737)* 561
-Offices of Excise Department in Sahiwal *(Question No. 798)* 563
-Permits of wine sale in Rawalpindi *(Question No. 12)* 552
-Sale of wine in Lahore *(Question No. 5390*)* 512
-Staff of Excise & Taxation Department in Sahiwal *(Question No. 210)* 553
-Staff of Motor Registration Branch, Nankana Sahib *(Question No. 6188*)* 535
-Target of receipt of tax from Toba Tek Singh during 2013-14 *(Question No. 5854*)* 518

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Adjournment Motions No.237 & 728 of 2014 569
-Auditor General of Pakistan on Accounts of Government of Punjab for the year 2012-13 941
-Questions No.2405 & 2014 asked by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271) 822
-Questions No.3254,3529 and 3690 of 2014 asked by Chaudry Iftikhar Hussain Chhachhar, MPA (PP-188) and Mr. Amjad Ali Javaid, MPA (PP-86) 823
-Starred Question No.2338 of 2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA 569
-The issue of LDA Employees Housing Scheme, Thokar Niaz Baig raised in the reply of Starred Question No. 269 asked by Mrs. Ayesha Javed MPA 570

f

FAISAL FAROOQ CHEEMA, CH.

questions REGARDING-
-Construction of THQ Hospital Chak 46 Southern Sargodha 920
919

PAGE NO.

(Question No. 3233)*
-Establishment of cardiology centre in district Sargodha *(Question No. 3230*)*

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

questions REGARDING- 686
-Construction of road from Alipur to Muzaffargarh *(Question No. 6134*)*
-Details about cash boxes and income of Datta Darbar Lahore *(Question No. 799)* 560
-Details about contracts of parking and shoes safety at Datta Darbar Lahore *(Question No. 2938*)* 523
-Details about dialysis machines in Services Hospital Lahore *(Question No. 2829*)* 892
-Details about income sources and irregularities in Datta Darbar Lahore *(Question No. 2930*)* 546
-Details about medical machinery in Services Hospital Lahore *(Question No. 2941*)* 913
-Installation of transformer of tube well of Government Chauburji Garden Estate Quarters *(Question No. 5305*)* 682
625

Resolution REGARDING-
-Show of unanimity with Kashmiri brethren

FAIZAN KHALID VIRK, MR.

question REGARDING-
-Registration of cases of fake court fee tickets and stamp papers *(Question No. 332*)* 806

FARRUKH JAVED, DR. *(Minister for Agriculture)*
DISCUSSION On-
-Agriculture 715

Fateh khwani ***(CONDOLENCE)-***
-On sad demise of Ex MPA and Deputy Chairman Senate Malik Muhammad Ali 637
-On sad demise of Mr. Riaz Shahid Ex MPA 987

G

GULNAZ SHAHZADI , MRS.

Resolution REGARDING- 627
-Show of unanimity with Kashmiri brethren

PAGE NO.

h

HEALTH DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Budget allocated for patients of Thalassaemia in District Hospital Sargodha *(Question No. 3077*)* 907
-Construction of Institute of Cardiology Faisalabad *(Question No. 2820*)* 876
-Construction of THQ Hospital Chak 46 Southern Sargodha *(Question No. 3233*)* 920
-Details about Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 3128*)* 917
-Details about BHUs and Hospitals in district Gujranwala (Qu*estion No. 3321*)* 924
-Details about BHUs and RHCs in Kot Radha Kishan, Kasur *(Question No. 3498*)* 939
-Details about bringing BHUs of Sargodha into functional position *(Question No. 3327*)* 924
-Details about Children Hospital Lahore *(Question No. 3473*)* 934
-Details about DHQ Hospital Gujrat *(Question No. 3472*)* 936
-Details about DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 3398*)* 929
-Details about diagnostic laboratories *(Question No. 3421*)* 931
-Details about dialysis machines in Services Hospital Lahore *(Question No. 2829*)* 892
-Details about emergency ward of Services Hospital Lahore *(Question No. 3484*)* 938
-Details about General Hospital Lahore *(Question No. 3474*)* 937
-Details about Health Centres of PP-222 Sahiwal *(Question No. 3399*)* 930
-Details about Institute of Cardiology Faisalabad *(Question No. 3471*)* 934
-Details about medical machinery in Services Hospital Lahore *(Question No. 2941*)* 913
-Details about monitoring committees of hospitals *(Question No. 704*)* 882
-Details about Services Hospital Lahore *(Question No. 2832*)* 878
-Details about Trauma Centre of DHQ Hospital Dera Ghazi Khan *(Question No. 3395*)* 928
-Establishment of cardiology centre in district Sargodha *(Question No. 3230*)* 919
-Free medication of Diabetics in government hospitals *(Question No. 3080*)* 914
-Inauguration of BHU Chak No.235/9-R district Bahawalnagar *(Question No. 2388*)* 888
-Number and details of BHUs and RHCs in Faisalabad *(Question No. 3236*)* 921
-Number and details of BHUs/RHCs in district Sargodha *(Question No. 3345*)* 925
-Number and details of BHUs/RHCs in Jarranwala, Faisalabad *(Question No. 3351*)* 926
-Number and details of dispensaries in PP-200, Multan *(Question No. 3371*)* 927
-Number of Lady Health Supervisors in Gulberg Town Lahore *(Question No. 2323*)* 910

PAGE NO.

-Number of motor vehicles and ambulances in Services Hospital Lahore *(Question No. 2833*)* 912
-Number of posts of Senior Registrar in Sheikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 3359*)* 927
-Number of wards of DHQ Hospital Sahiwal and other details *(Question No. 2514*)* 910
-Problems of Rural Hospital Baseerpur,Okara *(Question No. 3245*)* 922
-Procedure of registration of private hospitals and other details *(Question No.3465*)* 932
-Recruitments in Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 3107*)* 916
-Sanctioned posts in Institute of Cardiology Faisalabad *(Question No. 2819*)* 870
-Sanctioned posts of doctors in DHQ Hospital Nankana Sahib *(Question No. 3090*)* 915
-Sanctioned posts of doctors in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 3055*)* 902
-Service structure of technical paramedical staff of hospitals *(Question No. 2759*)* 868
-Worst condition of BHUs in district Okara *(Question No. 3250*)* 923

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Continuous increase in deaths of children due to Diphtheria 949

questions REGARDING-

-Budget allocated for patients of Thalassaemia in District Hospital Sargodha *(Question No. 3077*)* 907
-Details about extension of road from Thokar Niaz Baig to Chauburji Lahore *(Question No. 1897*)* 645
-Free medication of Diabetics in government hospitals *(Question No. 3080*)* 914
-Land of Auqaf Department in Sargodha *(Question No. 1111*)* 565
-Shrines under administrative control of Auqaf Department in Sargodha *(Question No. 6908*)* 547

Resolution REGARDING-

-Demand for posting women for making pictures of women in NADRA and Passport offices 850

I

IFFAT MARAJ AWAN, MS.

question REGARDING-

Number and details of BHUs/RHCs in Jarranwala, Faisalabad *(Question No. 3351*)* 926

PAGE NO.

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CHAUDRY

questions REGARDING-
-Problems of Rural Hospital Baseerpur,Okara *(Question No. 3245*)* 922
-Worst condition of BHUs in district Okara *(Question No. 3250*)* 923

IJAZ AHMAD, SHEIKH

Call attention Notice REGARDING
-Robbery in MPA's house in Faisalabad 710

IMRAN NAZIR, KHAWAJA *(Parliamentary Secretary for Health)*

Answers to the questions REGARDING-
-Budget allocated for patients of Thalassaemia in District Hospital Sargodha *(Question No. 3077*)* 907
-Construction of Institute of Cardiology Faisalabad *(Question No. 2820*)* 876
-Details about dialysis machines in Services Hospital Lahore *(Question No. 2829*)* 893
-Details about monitoring committees of hospitals *(Question No. 704*)* 882
-Details about Services Hospital Lahore *(Question No. 2832*)* 879
-Inauguration of BHU Chak No.235/9-R district Bahawalnagar *(Question No. 2388*)* 889
-Sanctioned posts in Institute of Cardiology Faisalabad *(Question No. 2819*)* 870
-Sanctioned posts of doctors in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 3055*)* 902
-Service structure of technical paramedical staff of hospitals *(Question No. 2759*)* 868

INAM ULLAH KHAN NIAZI, MR.

Privilege motion REGARDING-
-Refusal by Vice Chancellor Sargodha Univeristy Bhakkar Campus to attend the telephone of MPA 579

IRFAN DAULTANA, MIAN

DISCUSSION On-
-Agriculture 751

Resolution REGARDING-
-Show of unanimity with Kashmiri brethren 627

J

JAMIL HASSAN KHAN, MR.

question REGARDING-

PAGE NO.

-Construction and repair of road from Bucheki to Mangtanwala district Nankana Sahib *(Question No. 2012*)* 650

K

KARAM ELLAHI BANDIAL, MR.
DISCUSSION On-
-Agriculture 727

KHADIJA UMAR, MRS.

questions REGARDING- 674
-Construction of roads in UC No.41 Attari Saroba Lahore *(Question No. 4676*)*
-Details about license for sale of stamp papers in district Gujrat *(Question No. 408)* 820
-Details about software for computerization of record of Revenue Department in district Gujrat *(Question No. 405)* 820
-Land of Auqaf Department in district Gujrat *(Question No. 5571*)* 528
-Land of Land Commission in district Gujrat *(Question No. 404)* 819
-Pavement of road from Attari Saroba and Ali Housing Colony to others localities *(Question No. 4677*)* 675

Resolution REGARDING- 628
-Show of unanimity with Kashmiri brethren

KHALID GHANI CHAUDHRY, MR.

questions REGARDING- 550
-Land of Darbar Shah Sadiq Nahang Jhang *(Question No. 7242*)* 542
-Land of Auqaf Department in Shorkot *(Question No. 7241**

Khalil Tahir Sindhu, mr. ***(MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS)*** 587

point of order (ANSWER) REGARDING-
-Forced marriage of minor Christian girl resident of Dianipura Sialkot

KHURRAM ABBAS SIAL, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Questions No.3254,3529 and 3690 of 2014 asked by Chaudry Iftikhar Hussain Chhachhar, MPA (PP-188) and Mr. Amjad Ali Javaid, MPA (PP-86) 823

L

LEADER OF OPPOSITION

PAGE NO.

-*See under Mehmood-ur-Rasheed*

LUBNA REHAN, MRS.

question REGARDING-

-Construction of road from Rajowal to Head Gulsher, Okara *(Question No. 7196*)* 694

M

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*

DISCUSSION On-

-Agriculture 718

point of order REGARDING-

-Demand for grant of leave for presentation of a condemnation resolution on attack on office of "City 42" by suspending rules 712

Resolutions REGARDING-

-Assurance of security of educational institutions 844

-Demand for fixing price of petrol at the rate of Rs.40 per liter 854,856

-Demand for implementation upon government decision of decreasing fee of private schools 849

MINISTER FOR AGRICULTURE

-*See under Farrukh Javed, Dr.*

MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS

-*See under Tanveer Aslam Malik, Mr.*

MINISTER FOR EXCISE & TAXATION

-*See under Mujtuba Shuja-ur-Rehman, Mian*

Minister for Human Rights & Minorities Affairs

-SEE UNDER KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS

-*See under Sana Ullah Khan, Rana*

MINISTER FOR RELIGIOUS AFFAIRS & AUQAF

-*See under Atta Muhammad Khan Maneka, Mian*

MOTIONS regarding-

-Suspension of rules for consideration of a bill 590,603

-Suspension of rules for presentation of a bill 615

MUHAMMAD AFZAL GILL, MR.

question REGARDING-

927

PAGE NO.

-Number of posts of Senior Registrar in Sheikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 3359*)*

MUHAMMAD ANEES QURESHI, MR.

question REGARDING-

-Details about BHUs and RHCs in Kot Radha Kishan, Kasur *(Question No. 3498*)* 939

MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

Privilege motion REGARDING-

-INSULTING BEHAVIOUR OF INCHARGE POLICE CHECK POST AIRPORT SOCIETY RAWALPINDI WITH MPA 825

questions REGARDING-

-Correction of computerized record of Revenue Department in Rawalpindi *(Question No.6677*)* 815

-Issuance of "Fard Shamlat Land" in Rawalpindi *(Question No. 6676*)* 814

MUHAMMAD ARSHAD, RANA *(Parliamentary Seceretary for Information & Culture)*

DISCUSSION On-

-Agriculture 760

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

DISCUSSION On-

-AGRICULTURE 964

questions REGARDING-

-Details about DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 3398*)* 929

-Details about Health Centres of PP-222 Sahiwal *(Question No. 3399*)* 930

-Details about property tax in district Sahiwal *(Question No. 4833*)* 511

-Details about Tehsildar, Patwari and other staff in PP-222 Sahiwal *(Question No. 290)* 818

-Income of shrines under administrative control of Auqaf Department in district Sahiwal *(Question No. 790)* 557

-Offices of Excise Department in Sahiwal *(Question No. 798)* 563

-Staff of Excise & Taxation Department in Sahiwal *(Question No. 210)* 553

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

DISCUSSION On-

-AGRICULTURE 958

questions REGARDING-

-Construction of overhead bridge at Ranjai road, Gujranwala 684

PAGE NO.

(Question No. 5407*) 672
-Construction of ring-road in PP-130 Sialkot (Question No. 3936*)
-Details about land of Auqaf Department in tehsil Daska, Sialkot 566
(Question No. 1140*) 554
-Land of Auqaf Department in Daska (Question No. 696) 568
-Shrines in tehsil Daska, Sialkot (Question No. 1141)
-Shrines under administrative control of Auqaf Department in Daska (Question No. 676) 553

report (LAID IN THE HOUSE) REGARDING- 630
-The Punjab Public Representatives' Laws (Amendment) Bill 2016 (Bill No.14 of 2016)

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN
DISCUSSION On-
-Agriculture 754

MUHAMMAD AYUB KHAN, SARDAR, LT COL (RETD)

questions REGARDING-
-Computerization of land revenue record in district Toba Tek Singh 813
(Question No. 5687*) 668
-Details about toll tax at Lahore-Faisalabad road (Question No. 3722*)
-Details of LEFCO contract and construction of Lahore-Faisalabad 666
road (Question No. 3721*)

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

Call attention Notice REGARDING 708

-ROBBERY AND VIOLENCE AGAINST WOMEN IN CHINIOT 734

DISCUSSION On- 695
-Agriculture

point of order REGARDING- 679
-Demand for correction of names of the development schemes of Chiniot 540

questions REGARDING- 690
-Construction of overhead bridge at Toheed Chowk Faisalabad road 548
(Question No. 5172*)
-Construction and repair of Darbar Hazrat Pir Burhanuddin, Chiniot (Question No. 7043*)
-Details about Chiniot-Jhang, Chiniot-Sargodha and Chiniot-Lahore roads (Question No. 6481*)
-Repair works of Badshahi Mosque Chiniot (Question No. 7042*)

PAGE NO.

MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY
DISCUSSION On-
-Agriculture 722
MUHAMMAD JAVED IQBAL AWAN, MALIK
DISCUSSION On-
-AGRICULTURE 989
MUHAMMAD KAZIM ALI PIRZADA, MIAN
DISCUSSION On-
-Agriculture 763
MUHAMMAD MASOOD ALAM, MAKDUM, SYED
DISCUSSION On-
-AGRICULTURE 975
MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.

questions REGARDING-
-Reinstatement of Highway and Building Sub Division Fort Abbas *(Question No. 6215*)* 689
-Widening of road from Haroonabad to Fort Abbas *(Question No. 6225*)* 689
MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN
DISCUSSION On-
-Agriculture 730

Resolution REGARDING-
-Show of unanimity with Kashmiri brethren 624
MUHAMMAD SAQLAIN ANWAR SIPRA, MR. *(Parliamentary Secretary for Religious Affairs & Auqaf)*

Answers to the questions REGARDING-
-Construction and repair of Darbar Hazrat Pir Burhanuddin, Chiniot *(Question No. 7043*)* 541
-Details about contracts of parking and shoes safety at Datta Darbar Lahore *(Question No. 2938*)* 523
-Land of Auqaf Department in district Gujrat *(Question No. 5571*)* 528
-Land of Auqaf Department in Lahore *(Question No. 6836*)* 537
-Land of Auqaf Department in Shorkot *(Question No. 7241*)* 543
MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING-
-Allotment of Evacuee Trust Property in Digi Mohala Saddar Bazar Lahore *(Question No. 3356*)* 809

PAGE NO.

-Computerization of land revenue record in district Toba Tek Singh (*Question No. 5687**) 813
-Construction of THQ Hospital Chak 46 Southern Sargodha (*Question No. 3233**) 920
-Correction of computerized record of Revenue Department in Rawalpindi (*Question No.6677**) 815
-Details about Allied Hospital Faisalabad (*Question No. 3128**) 918
-Details about BHUs and Hospitals in district Gujranwala (Question No. 3321*) 924
-Details about BHUs and RHCs in Kot Radha Kishan, Kasur (*Question No. 3498**) 940
-Details about bringing BHUs of Sargodha into functional position (*Question No. 3327**) 925
-Details about Children Hospital Lahore (*Question No. 3473**) 935
-Details about DHQ Hospital Gujrat (*Question No. 3472**) 937
-Details about DHQ Hospital Sahiwal (*Question No. 3398**) 929
-Details about diagnostic laboratories (*Question No. 3421**) 932
-Details about emergency ward of Services Hospital Lahore (*Question No. 3484**) 939
-Details about General Hospital Lahore (*Question No. 3474**) 938
-Details about Health Centres of PP-222 Sahiwal (*Question No. 3399**) 930
-Details about illegal occupants of state-land in Harbanspura, Lahore (*Question No. 2432**) 807
-Details about illegal possession over pond at state land in PP-180 Kasur (*Question No. 466*) 821
-Details about Institute of Cardiology Faisalabad (*Question No. 3471**) 935
-Details about license for sale of stamp papers in district Gujrat (*Question No. 408*) 820
-Details about medical machinery in Services Hospital Lahore (*Question No. 2941**) 913
-Details about Naib Tehsildars, Kanongos and Patwaries in district Mianwali (*Question No. 3850**) 810
-Details about PLA Account in name of Chief Settlement Commissioner in Board of Revenue (*Question No. 6899**) 817
-Details about receiving original registry of property by Registrars (*Question No. 32*) 818
-Details about software for computerization of record of Revenue Department in district Gujrat (*Question No. 405*) 820
-Details about Tehsildar, Patwari and other staff in PP-222 Sahiwal (*Question No. 290*) 819
-Details about Trauma Centre of DHQ Hospital Dera Ghazi Khan (*Question No. 3395**) 929
-Establishment of cardiology centre in district Sargodha (*Question No. 3230**) 919
-Free medication of Diabetics in government hospitals (*Question No. 3080**) 915
-Issuance of "Fard Shamlat Land" in Rawalpindi (*Question No. 6676**) 815
819

PAGE NO.

-Land of Land Commission in district Gujrat *(Question No. 404)* 921
-Number and details of BHUs and RHCs in Faisalabad *(Question No. 3236*)*
-Number and details of BHUs/RHCs in district Sargodha *(Question No. 3345*)* 925
-Number and details of BHUs/RHCs in Jarranwala, Faisalabad *(Question No. 3351*)* 926
-Number and details of dispensaries in PP-200, Multan *(Question No. 3371*)* 928
-Number of Lady Health Supervisors in Gulberg Town Lahore *(Question No. 2323*)* 911
-Number of motor vehicles and ambulances in Services Hospital Lahore *(Question No. 2833*)* 912
-Number of posts of Senior Registrar in Sheikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 3359*)* 927
-Number of wards of DHQ Hospital Sahiwal and other details *(Question No. 2514*)* 910
-Problems of Rural Hospital Baseerpur,Okara *(Question No. 3245*)* 922
-Procedure of registration of private hospitals and other details *(Question No.3465*)* 933
-Recruitments in Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 3107*)* 916
-Registration of cases of fake court fee tickets and stamp papers *(Question No. 332*)* 806
-Removal of corrupt employees of Revenue Department from their seats in Gujrat *(Question No. 3946*)* 812
-Sanctioned posts of doctors in DHQ Hospital Nankana Sahib *(Question No. 3090*)* 915
-Settlement of land in Gujrat *(Question No. 3918*)* 811
-Worst condition of BHUs in district Okara *(Question No. 3250*)* 923

MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR.

Resolutions REGARDING-
-Demand for provision of facility of Angiography in all DHQ Hospitals 845
-Demand for removal of illegal sign boards 846

MUHAMMAD SIBTAIN RAZA, SYED.

question REGARDING-
-Details about diagnostic laboratories *(Question No. 3421*)* 931

MUHAMMAD SIDDIQUE KHAN, MR.

DISCUSSION On-
-AGRICULTURE 978

point of order REGARDING-
-Demand for provision of proper time for giving amendments in bills 587

MUHAMMAD WAHEED, MALIK, HAJI

PAGE NO.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Questions No.2405 & 2014 asked by Dr. Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271) 822
MUHAMMAD WARIS KALLU, MALIK
DISCUSSION On-
-Agriculture 752
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-The issue of LDA Employees Housing Scheme, Thokar Niaz Baig raised in the reply of Starred Question No. 269 asked by Mrs. Ayesha Javed MPA 570

Resolution REGARDING- 623
-Show of unanimity with Kashmiri brethren
MUHAMMAD YAQOOB NADEEM SETHI, MR.

question REGARDING- 657
-Repair of Ferozpur road from Gajumatta to Kasur *(Question No. 2741*)*
MUJTUBA SHUJA-UR-REHMAN, MIAN *(Minister for Excise & Taxation)*

Answers to the questions REGARDING- 556
-Collection of Property Tax from Gujranwala *(Question No. 569)* 565
-Collection of tax from beauty parlours in UC No.81 Lahore *(Question No. 1243)*
-Details about motor registration office in district Nankana Sahib *(Question No. 701)* 559
-Details about property dealers in Toba Tek Singh *(Question No. 5855*)* 525
-Details about property tax in district Sahiwal *(Question No. 4833*)* 512
-Details about Registration and Transfer Fees of motor vehicles *(Question No. 737)* 561
-Offices of Excise Department in Sahiwal *(Question No. 798)* 563
-Permits of wine sale in Rawalpindi *(Question No. 12)* 553
-Sale of wine in Lahore *(Question No. 5390*)* 513
-Staff of Excise & Taxation Department in Sahiwal *(Question No. 210)* 554
-Staff of Motor Registration Branch, Nankana Sahib *(Question No. 6188*)* 535
-Target of receipt of tax from Toba Tek Singh during 2013-14 *(Question No. 5854*)* 518
MUNAWAR HUSSAIN, RANA ALIAS RANA MUNAWAR GHOUS KHAN
DISCUSSION On-
-Agriculture 737
MUNAZIR HUSSAIN RANJHA, MIAN
DISCUSSION On-
-Agriculture 748

PAGE NO.

question REGARDING-
-Details about bringing BHUs of Sargodha into functional position (Question No. 3327*) 924

MURAD RAAS, DR.

questions REGARDING-
-Details about PLA Account in name of Chief Settlement Commissioner in Board of Revenue *(Question No. 6899*)* 817
-Land of Auqaf Department in Lahore *(Question No. 6836*)* 537

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-4th, 5th, 8th, 9th & 10th February, 2016 510,614,636,770,866

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.
DISCUSSION On-
-AGRICULTURE 981

questions REGARDING-
-Delay in result of examination for posts of Tehsildars (BS-16) *(Question No. 1818*)* 786
-Details about Services Hospital Lahore *(Question No. 2832*)* 878
-Number of motor vehicles and ambulances in Services Hospital Lahore *(Question No. 2833*)* 912
-Number of wards of DHQ Hospital Sahiwal and other details *(Question No. 2514*)* 910
-Sanctioned posts of doctors in DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 3055*)* 902

Resolution REGARDING-
-Demand for declaring the day of 16th December as National Day attached with martyrs children of Army Public School Peshawar 847

NADIA AZIZ, DR.

question REGARDING-
-Number and details of BHUs/RHCs in district Sargodha *(Question No. 3345*)* 925

NAHEED NAEEM, MRS.

questions REGARDING-

PAGE NO.

-Details about BHUs and Hospitals in district Gujranwala (Question No. 3321*) 924
-Details about Tehsildars/Naib Tehsildars in district Gujranwala (Question No. 3320*) 791

NAJMA BEGUM, MRS.

question REGARDING-

-Details about Trauma Centre of DHQ Hospital Dera Ghazi Khan (Question No. 3395*) 928

NAUSHEEN HAMID, DR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Non-availability of graveyard in UCs No.84 and 90 at Bund Road Lahore 830

DISCUSSION On-

-AGRICULTURE 981

questions REGARDING-

-Details about Patwar Circles in tehsil Sargodha *(Question No. 1378*)* 785
-Details about Patwaries and Gardawars in district Lahore *(Question No. 1377*)* 775
-Procedure of registration of private hospitals and other details *(Question No.3465*)* 932

Nazar Hussain, mr. ***(PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS)***

ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-

-Abundance of fake bills in office of Accountant General Punjab 581
-Continuous increase in deaths of children due to Diphtheria 950
-Import of fruit and vegetable from India 702
-Import of unhygienic edibles 704
-Mismanagement in Burn Unit of Allied Hospital Faisalabad 945
-Problems faced by students due to old rules for admission in universities 700
-Smuggling of Pakistani girls to Middle East under cover of Cultural Programmes 584
-Worst condition of Jinnah Garden due to entry of vehicles 707

Privilege motion (ANSWER) REGARDING-

-INSULTING BEHAVIOUR OF INCHARGE POLICE CHECK POST AIRPORT SOCIETY RAWALPINDI WITH MPA 826

NAZIA RAHEEL, MRS. *(Parliamentary Secretary for Revenue)*

Answers to the questions REGARDING- 803

PAGE

NO.

-Computerization of record of Revenue Department *(Question No. 2431*)*
-Delay in result of examination for posts of Tehsildars (BS-16) 787
(Question No. 1818)* 796
-Details about dues for succession mutation *(Question No. 1294*)*
-Details about land of Land Commission in district Jhelum 771
(Question No. 1292)* 785
-Details about Patwar Circles in tehsil Sargodha *(Question No. 1378*)*
-Details about Patwaries and Gardawars in district Lahore 776
(Question No. 1377)*
-Details about Tehsildars/Naib Tehsildars in district Gujranwala 791
(Question No. 3320)* 801
-Income under head of Registry Fee in district Jhelum *(Question No. 1295*)*

NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING-

-Collection of tax from beauty parlours in UC No.81 Lahore *(Question No. 1243)*
-Inauguration of BHU Chak No.235/9-R district Bahawalnagar
(Question No. 2388)* **565**
-Number of Lady Health Supervisors in Gulberg Town Lahore
(Question No. 2323)* 888

910

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HEALTH
-See under Imran Nazir, Khawaja

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR INFORMATION & CULTURE
-See under Muhammad Arshad, Rana

Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs

-SEE UNDER NAZAR HUSSAIN, MR.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PUBLIC PROSECUTION

-SEE UNDER AHMED KHAN BALOCH, MR.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR RELIGIOUS AFFAIRS & AUQAF
-See under Muhammad Saqlain Anwar Sipra, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR REVENUE
-See under Nazia Raheel, Mrs.

PAGE NO.

points of order REGARDING-

-Demand for construction of overhead bridge between DHQ Hospital and Bahawalpur Victoria Hospital 696
-Demand for construction of remaining part of road from Police Line Layyah to Qaziabad 698
-Demand for correction of names of the development schemes of Chiniot 695
-Demand for grant of leave for presentation of a condemnation resolution on attack on office of "City 42" by suspending rules 712
-Demand for making sure the presence of Ministers for Agriculture, Finance and Food in the House before starting general discussion on Agriculture 711
-Demand for provision of proper time for giving amendments in bills 587
-Forced marriage of minor Christian girl resident of Dianipura Sialkot 586
-Non-payment of wages to labourers by contractors of Solar Park Project Bahawalpur 574

Privilege motions REGARDING-

-INSULTING BEHAVIOUR OF INCHARGE POLICE CHECK POST AIRPORT SOCIETY RAWALPINDI WITH MPA 825

-REFUSAL BY VICE CHANCELLOR SARGODHA UNIVERISTY BHAKKAR CAMPUS TO ATTEND THE TELEPHONE OF MPA 579

Q

questions REGARDING-

AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS DEPARTMENT-

-Construction and repair of Darbar Hazrat Pir Burhanuddin, Chiniot *(Question No. 7043*)* 540
-Construction and repair of shrines in Gujranwala *(Question No. 1065)* 564
-Details about cash boxes and income of Datta Darbar Lahore *(Question No. 799)* 560
-Details about contracts of parking and shoes safety at Datta Darbar Lahore *(Question No. 2938*)* 523
-Details about income sources and irregularities in Datta Darbar Lahore *(Question No. 2930*)* 546
-Details about land of Auqaf Department in tehsil Daska, Sialkot *(Question No. 1140*)* 566

	PAGE NO.
-Income of shrines under administrative control of Auqaf Department	557
in district Sahiwal *(Question No. 790)*	554
-Land of Auqaf Department in Daska *(Question No. 696)*	528
-Land of Auqaf Department in district Gujrat *(Question No. 5571*)*	562
-Land of Auqaf Department in Gujrat *(Question No. 1062*)*	537
-Land of Auqaf Department in Lahore *(Question No. 6836*)*	565
-Land of Auqaf Department in Sargodha *(Question No. 1111*)*	542
-Land of Auqaf Department in Shorkot *(Question No. 7241*)*	550
-Land of Darbar Shah Sadiq Nahang Jhang *(Question No. 7242*)*	548
-Repair works of Badshahi Mosque Chiniot *(Question No. 7042*)*	568
-Shrines in tehsil Daska, Sialkot *(Question No. 1141)*	
-Shrines under administrative control of Auqaf Department in	553
Daska *(Question No. 676)*	
-Shrines under administrative control of Auqaf Department in	547
Sargodha *(Question No. 6908*)*	
COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-	
-Construction and repair of road from Bucheki to Mangtanwala	650
district Nankana Sahib *(Question No. 2012*)*	652
-Construction of Arifwala-Pakpattan main road *(Question No. 2195*)*	
-Construction of overhead bridge at Ranjai road, Gujranwala	684
(Question No. 5407)*	
-Construction of overhead bridge at Toheed Chowk Faisalabad road	679
(Question No. 5172)*	672
-Construction of ring-road in PP-130 Sialkot *(Question No. 3936*)*	686
-Construction of road from Alipur to Muzaffargarh *(Question No. 6134*)*	694
-Construction of road from Rajowal to Head Gulsher, Okara *(Question No. 7196*)*	
-Construction of roads in UC No.41 Attari Saroba Lahore	674
(Question No. 4676)*	655
-Construction of Sahiwal-Pakpattan main road *(Question No. 2197*)*	641
-Construction of Sheikhupura-Gujranwala Road *(Question No. 2430*)*	
-Details about Chiniot-Jhang, Chiniot-Sargodha and Chiniot-Lahore	690
roads *(Question No. 6481*)*	
-Details about construction of new building of Punjab Assembly	638, 684
(Question No. 2228& 6114*)*	687
-Details about dual road from Sargodha to Khushab *(Question No. 6155*)*	
-Details about extension of road from Thokar Niaz Baig to Chauburji	645
Lahore *(Question No. 1897*)*	
-Details about grant and utilization of development funds in	660
district Faisalabad *(Question No. 3121*)*	
-Details about staff of Highways Department in Toba Tek Singh	685
(Question No. 6126)*	668
-Details about toll tax at Lahore-Faisalabad road *(Question No. 3722*)*	
-Details about water supply tube well in Wahdat Colony Lahore	690
(Question No. 7021)*	
	666

	PAGE NO.
-Details of LEFCO contract and construction of Lahore-Faisalabad road *(Question No. 3721*)*	692
-Dilapidation of roads of Chauburji Quarters Lahore *(Question No. 6712*)*	682
-Installation of transformer of tube well of Government Chauburji Garden Estate Quarters *(Question No. 5305*)*	675
-Pavement of road from Attari Saroba and Ali Housing Colony to others localities *(Question No. 4677*)*	689
-Reinstatement of Highway and Building Sub Division Fort Abbas *(Question No. 6215*)*	657 689
-Repair of Ferozpur road from Gajumatta to Kasur *(Question No. 2741*)*	
-Widening of road from Haroonabad to Fort Abbas *(Question No. 6225*)*	555
EXCISE & TAXATION DEPARTMENT-	
-Collection of Property Tax from Gujranwala *(Question No. 569)*	565
-Collection of tax from beauty parlours in UC No.81 Lahore *(Question No. 1243)*	559
-Details about motor registration office in district Nankana Sahib *(Question No. 701)*	525 511
-Details about property dealers in Toba Tek Singh *(Question No. 5855*)*	
-Details about property tax in district Sahiwal *(Question No. 4833*)*	561
-Details about Registration and Transfer Fees of motor vehicles *(Question No. 737)*	563 552
-Offices of Excise Department in Sahiwal *(Question No. 798)*	512
-Permits of wine sale in Rawalpindi *(Question No. 12)*	553
-Sale of wine in Lahore *(Question No. 5390*)*	535
-Staff of Excise & Taxation Department in Sahiwal *(Question No. 210)*	
-Staff of Motor Registration Branch, Nankana Sahib *(Question No. 6188*)*	518
-Target of receipt of tax from Toba Tek Singh during 2013-14 *(Question No. 5854*)*	
HEALTH DEPARTMENT-	907
-Budget allocated for patients of Thalassaemia in District Hospital Sargodha *(Question No. 3077*)*	876
-Construction of Institute of Cardiology Faisalabad *(Question No. 2820*)*	920
-Construction of THQ Hospital Chak 46 Southern Sargodha *(Question No. 3233*)*	917
-Details about Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 3128*)*	924
-Details about BHUs and Hospitals in district Gujranwala *(Question No. 3321*)*	939
-Details about BHUs and RHCs in Kot Radha Kishan, Kasur *(Question No. 3498*)*	924
-Details about bringing BHUs of Sargodha into functional position *(Question No. 3327*)*	934 936
-Details about Children Hospital Lahore *(Question No. 3473*)*	929
-Details about DHQ Hospital Gujrat *(Question No. 3472*)*	931
-Details about DHQ Hospital Sahiwal *(Question No. 3398*)*	
-Details about diagnostic laboratories *(Question No. 3421*)*	892

PAGE NO.

-Details about dialysis machines in Services Hospital Lahore 938
(Question No. 2829*) 937
-Details about emergency ward of Services Hospital Lahore (Question No. 3484*) 930
-Details about General Hospital Lahore (Question No. 3474*) 934
-Details about Health Centres of PP-222 Sahiwal (Question No. 3399*)
-Details about Institute of Cardiology Faisalabad (Question No. 3471*) 913
-Details about medical machinery in Services Hospital Lahore 882
(Question No. 2941*) 878
-Details about monitoring committees of hospitals (Question No. 704*)
-Details about Services Hospital Lahore (Question No. 2832*) 928
-Details about Trauma Centre of DHQ Hospital Dera Ghazi Khan 919
(Question No. 3395*)
-Establishment of cardiology centre in district Sargodha (Question No. 3230*) 914
-Free medication of Diabetics in government hospitals
(Question No. 3080*) 888
-Inauguration of BHU Chak No.235/9-R district Bahawalnagar 921
(Question No. 2388*) 925
-Number and details of BHUs and RHCs in Faisalabad (Question No. 3236*)
-Number and details of BHUs/RHCs in district Sargodha (Question No. 3345*) 926
-Number and details of BHUs/RHCs in Jarranwala, Faisalabad 927
(Question No. 3351*)
-Number and details of dispensaries in PP-200, Multan (Question No. 3371*) 910
-Number of Lady Health Supervisors in Gulberg Town Lahore
(Question No. 2323*) 912
-Number of motor vehicles and ambulances in Services Hospital
Lahore (Question No. 2833*) 927
-Number of posts of Senior Registrar in Sheikh Zayed Hospital
Rahim Yar Khan (Question No. 3359*) 910
-Number of wards of DHQ Hospital Sahiwal and other details 922
(Question No. 2514*)
-Problems of Rural Hospital Baseerpur,Okara (Question No. 3245*) 932
-Procedure of registration of private hospitals and other details 916
(Question No.3465*) 870
-Recruitments in Allied Hospital Faisalabad (Question No. 3107*)
-Sanctioned posts in Institute of Cardiology Faisalabad (Question No. 2819*) 915
-Sanctioned posts of doctors in DHQ Hospital Nankana Sahib (Question No. 3090*) 902
-Sanctioned posts of doctors in DHQ Hospital Sahiwal (Question No. 3055*) 868
-Service structure of technical paramedical staff of hospitals 923
(Question No. 2759*)
-Worst condition of BHUs in district Okara (Question No. 3250*)
REVENUE DEPARTMENT- 809
-Allotment of Evacuee Trust Property in Digi Mohala Saddar Bazar
Lahore (Question No. 3356*) 813
-Computerization of land revenue record in district Toba Tek Singh 803

PAGE NO.

(*Question No. 5687*)*
-Computerization of record of Revenue Department *(Question No. 2431*)* 815
-Correction of computerized record of Revenue Department in Rawalpindi *(Question No.6677*)* 786
-Delay in result of examination for posts of Tehsildars (BS-16) *(Question No. 1818*)* 796
-Details about dues for succession mutation *(Question No. 1294*)* 806
-Details about illegal occupants of state-land in Harbanspura, Lahore *(Question No. 2432*)* 821
-Details about illegal possession over pond at state land in PP-180 Kasur *(Question No. 466)* 771
-Details about land of Land Commission in district Jhelum *(Question No. 1292*)* 820
-Details about license for sale of stamp papers in district Gujrat *(Question No. 408)* 809
-Details about Naib Tehsildars, Kanongos and Patwaries in district Mianwali *(Question No. 3850*)* 785
-Details about Patwar Circles in tehsil Sargodha *(Question No. 1378*)* 775
-Details about Patwaries and Gardawars in district Lahore *(Question No. 1377*)* 817
-Details about PLA Account in name of Chief Settlement Commissioner in Board of Revenue *(Question No. 6899*)* 818
-Details about receiving original registry of property by Registrars *(Question No. 32)* 820
-Details about software for computerization of record of Revenue Department in district Gujrat *(Question No. 405)* 818
-Details about Tehsildar, Patwari and other staff in PP-222 Sahiwal *(Question No. 290)* 791
-Details about Tehsildars/Naib Tehsildars in district Gujranwala *(Question No. 3320*)* 800
814
-Income under head of Registry Fee in district Jhelum *(Question No. 1295*)* 819
-Issuance of "Fard Shamlat Land" in Rawalpindi *(Question No. 6676*)*
-Land of Land Commission in district Gujrat *(Question No. 404)* 806
-Registration of cases of fake court fee tickets and stamp papers *(Question No. 332*)* 812
-Removal of corrupt employees of Revenue Department from their seats in Gujrat *(Question No. 3946*)* 810
-Settlement of land in Gujrat *(Question No. 3918*)*

R

RAHEELA ANWAR, MRS.

questions REGARDING- 796

PAGE NO.

-Details about dues for succession mutation *(Question No. 1294*)*
-Details about land of Land Commission in district Jhelum 771
(Question No. 1292)* 800
-Income under head of Registry Fee in district Jhelum *(Question No. 1295*)*

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on - 509,613,635,769,865
-4th, 5th, 8th, 9th & 10th February, 2016

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Punjab Public Representatives' Laws (Amendment) Bill 2016 (Bill No.14 of 2016) 630

Resolutions REGARDING- 844
-Assurance of security of educational institutions 744
-Condemnation of attack on Media Houses 850
-Demand for amendments in laws for control over registration of false cases
-Demand for awarding "Nishan-e-Pakistan" to martyrs of hanging in Bangladesh due to love for Pakistan 837
-Demand for declaring the day of 16th December as National Day attached with martyrs children of Army Public School Peshawar 847
840
-Demand for exempting electricity bills of mosques from TV Fee 854
-Demand for fixing price of petrol at the rate of Rs.40 per liter
-Demand for implementation upon government decision of decreasing fee of private schools 849
-Demand for posting women for making pictures of women in NADRA and Passport offices 850
845
-Demand for provision of facility of Angiography in all DHQ Hospitals 846
-Demand for removal of illegal sign boards 616
-Show of unanimity with Kashmiri brethren

REVENUE DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Allotment of Evacuee Trust Property in Digi Mohala Saddar Bazar Lahore *(Question No. 3356*)* 809
-Computerization of land revenue record in district Toba Tek Singh *(Question No. 5687*)* 813
-Computerization of record of Revenue Department *(Question No. 2431*)* 803
-Correction of computerized record of Revenue Department in Rawalpindi *(Question No.6677*)* 815
-Delay in result of examination for posts of Tehsildars (BS-16) *(Question No. 1818*)* 786
-Details about dues for succession mutation *(Question No. 1294*)* 796
-Details about illegal occupants of state-land in Harbanspura, Lahore *(Question No. 2432*)* 806

PAGE NO.

-Details about illegal possession over pond at state land in PP-180 Kasur *(Question No. 466)* 821
-Details about land of Land Commission in district Jhelum *(Question No. 1292*)* 771
-Details about license for sale of stamp papers in district Gujrat *(Question No. 408)* 820
-Details about Naib Tehsildars, Kanongos and Patwaries in district Mianwali *(Question No. 3850*)* 809
-Details about Patwar Circles in tehsil Sargodha *(Question No. 1378*)* 785
-Details about Patwaries and Gardawars in district Lahore *(Question No. 1377*)* 775
-Details about PLA Account in name of Chief Settlement Commissioner in Board of Revenue *(Question No. 6899*)* 817
-Details about receiving original registry of property by Registrars *(Question No. 32)* 818
-Details about software for computerization of record of Revenue Department in district Gujrat *(Question No. 405)* 820
-Details about Tehsildar, Patwari and other staff in PP-222 Sahiwal *(Question No. 290)* 818
-Details about Tehsildars/Naib Tehsildars in district Gujranwala *(Question No. 3320*)* 791
-Income under head of Registry Fee in district Jhelum *(Question No. 1295*)* 800
-Issuance of "Fard Shamlat Land" in Rawalpindi *(Question No. 6676*)* 814
-Land of Land Commission in district Gujrat *(Question No. 404)* 819
-Registration of cases of fake court fee tickets and stamp papers *(Question No. 332*)* 806
-Removal of corrupt employees of Revenue Department from their seats in Gujrat *(Question No. 3946*)* 812
810

-SETTLEMENT OF LAND IN GUJRAT *(QUESTION NO. 3918*)*

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.
DISCUSSION On-
-Agriculture 729

Resolution REGARDING- 626
-Show of unanimity with Kashmiri brethren

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*
BILLS *(Discussed upon)-*
-The Punjab Local Government (First Amendment) Bill 2016 591
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2016 604

PAGE NO.

CALL ATTENTION NOTICES (Answers) regarding 578

-DETAILS ABOUT ROBBERY IN BANK AND MURDERS IN TOBA TEK SINGH 709 710

-Robbery and violence against women in Chiniot 577

-Robbery in MPA's house in Faisalabad

-Update of murder case of Ex Minister Ch. Shamshad Ahmed Khan 716

DISCUSSION On-

-Agriculture 590, 603 615

MOTIONS regarding-

-SUSPENSION OF RULES FOR CONSIDERATION OF A BILL 712

-Suspension of rules for presentation of a bill 711

586

points of order (ANSWERS) REGARDING-

-Demand for grant of leave for presentation of a condemnation resolution on attack on office of "City 42" by suspending rules 575

-Demand for making sure the presence of Ministers for Agriculture, Finance and Food in the House before starting general discussion on Agriculture 744

-Demand for provision of proper time for giving amendments in bills 837

-Non-payment of wages to labourers by contractors of Solar Park Project Bahawalpur 841 853

Resolutions REGARDING- 849

-Condemnation of attack on Media Houses 846

-Demand for awarding "Nishan-e-Pakistan" to martyrs of hanging in Bangladesh due to love for Pakistan 616

-Demand for exempting electricity bills of mosques from TV Fee 743

-Demand for fixing price of petrol at the rate of Rs.40 per liter

-Demand for implementation upon government decision of decreasing fee of private schools

-Demand for provision of facility of Angiography in all DHQ Hospitals

-Show of unanimity with Kashmiri brethren

SUSPENSION OF RULES-

-Motion for suspension of rules for presentation of a resolution

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR

point of order REGARDING-

-Demand for construction of remaining part of road from Police Line Layyah to Qaziabad 698

SHAHZAD MUNSHI, MR.

QUESTIONS regarding-

PAGE NO.

-Allotment of Evacuee Trust Property in Digi Mohala Saddar Bazar Lahore *(Question No. 3356*)* 809
-Details about Children Hospital Lahore *(Question No. 3473*)* 934
-Details about General Hospital Lahore *(Question No. 3474*)* 937

SHAUKAT HAYYAT KHAN BOSAN, MR.
QUESTION regarding-
-Number and details of dispensaries in PP-200, Multan *(Question No. 3371*)* 927

SHUNILA RUTH, MS.
point of order REGARDING-
-Forced marriage of minor Christian girl resident of Dianipura Sialkot
586

SOBIA ANWAR SATTI, MRS.
QUESTION regarding-
-Permits of wine sale in Rawalpindi *(Question No. 12)*
552

SURRIYA NASEEM, MS.
DISCUSSION On-
-AGRICULTURE
QUESTION regarding-
-Number and details of BHUs and RHCs in Faisalabad *(Question No. 3236*)* **987**
921

SUSPENSION OF RULES-
-Motion for suspension of rules for presentation of a resolution **743, 854**

T

TAHIR, MIAN
questions REGARDING-
-Construction of Institute of Cardiology Faisalabad *(Question No. 2820*)*
-Details about Institute of Cardiology Faisalabad *(Question No. 3471*)*
-Details about water supply tube well in Wahdat Colony Lahore **876**
(Question No. 7021)* 934
-Dilapidation of roads of Chauburji Quarters Lahore *(Question No. 6712*)*

PAGE NO.

-Sanctioned posts in Institute of Cardiology Faisalabad *(Question No. 2819*)* **690**

692

870

TANVEER ASLAM MALIK, MR. *(Minister for Communication & Works)*

Answers to the questions REGARDING-

-Construction and repair of road from Bucheki to Mangtanwala district Nankana Sahib *(Question No. 2012*)* 650

-Construction of Arifwala-Pakpattan main road *(Question No. 2195*)* 653

-Construction of overhead bridge at Ranjai road, Gujranwala *(Question No. 5407*)* 684

-Construction of overhead bridge at Toheed Chowk Faisalabad road *(Question No. 5172*)* 680

-Construction of ring-road in PP-130 Sialkot *(Question No. 3936*)* 672

-Construction of road from Alipur to Muzaffargarh *(Question No. 6134*)* 686

-Construction of road from Rajowal to Head Gulsher, Okara *(Question No. 7196*)* 694

-Construction of roads in UC No.41 Attari Saroba Lahore *(Question No. 4676*)* 674

-Construction of Sahiwal-Pakpattan main road *(Question No. 2197*)* 656

-Construction of Sheikhupura-Gujranwala Road *(Question No. 2430*)* 642

-Details about Chiniot-Jhang, Chiniot-Sargodha and Chiniot-Lahore roads *(Question No. 6481*)* 691

-Details about construction of new building of Punjab Assembly *(Question No. 2228*& 6114*)* 638, 684

-Details about dual road from Sargodha to Khushab *(Question No. 6155*)* 688

-Details about extension of road from Thokar Niaz Baig to Chauburji Lahore *(Question No. 1897*)* 645

-Details about grant and utilization of development funds in district Faisalabad *(Question No. 3121*)* 660

-Details about staff of Highways Department in Toba Tek Singh *(Question No. 6126*)* 685

-Details about toll tax at Lahore-Faisalabad road *(Question No. 3722*)* 668

-Details about water supply tube well in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 7021*)* 691

-Details of LEFCO contract and construction of Lahore-Faisalabad road *(Question No. 3721*)* 667

-Dilapidation of roads of Chauburji Quarters Lahore *(Question No. 6712*)* 693

-Installation of transformer of tube well of Government Chauburji Garden Estate Quarters *(Question No. 5305*)* 683

PAGE NO.

-Pavement of road from Attari Saroba and Ali Housing Colony to others localities *(Question No. 4677*)* 676
-Reinstatement of Highway and Building Sub Division Fort Abbas *(Question No. 6215*)* 689
-Repair of Ferozpur road from Gajumatta to Kasur *(Question No. 2741*)* 657
-Widening of road from Haroonabad to Fort Abbas *(Question No. 6225*)* 690

points of order (ANSWERS) REGARDING-
-Demand for construction of overhead bridge between DHQ Hospital and Bahawalpur Victoria Hospital 697
-Demand for correction of names of the development schemes of Chiniot 696

TARIQ MEHMOOD, MIAN
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Press Conference by Dy. Director and Principal Higher Education 947
DISCUSSION On-
-AGRICULTURE 953

questions REGARDING-
-Construction and repair of shrines in Gujranwala *(Question No. 1065)* 564
-Details about DHQ Hospital Gujrat *(Question No. 3472*)* 936
-Details about emergency ward of Services Hospital Lahore *(Question No. 3484*)* 938
-Details about Registration and Transfer Fees of motor vehicles *(Question No. 737)* 561
-Land of Auqaf Department in Gujrat *(Question No. 1062*)* 562
-Removal of corrupt employees of Revenue Department from their seats in Gujrat *(Question No. 3946*)* 812
-Settlement of land in Gujrat *(Question No. 3918*)* 810

Resolution REGARDING-
-Show of unanimity with Kashmiri brethren 629

TARIQ MEHMOOD BAJWA, MR.

questions REGARDING-
-Details about motor registration office in district Nankana Sahib *(Question No. 701)* 559
-Staff of Motor Registration Branch, Nankana Sahib *(Question No. 6188*)* 535

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR
DISCUSSION On-
-Agriculture 738

PAGE NO.

question REGARDING- 821
-Details about illegal possession over pond at state land in PP-180 Kasur *(Question No. 466)*

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED
DISCUSSION On-
-AGRICULTURE 967

points of order REGARDING- 696
-Demand for construction of overhead bridge between DHQ Hospital and Bahawalpur Victoria Hospital 574

-NON-PAYMENT OF WAGES TO LABOURERS BY CONTRACTORS OF SOLAR PARK PROJECT BAHAWALPUR 803

questions REGARDING-
-Computerization of record of Revenue Department *(Question No. 2431*)* 641
-Construction of Sheikhupura-Gujranwala Road *(Question No. 2430*)* 638
-Details about construction of new building of Punjab Assembly *(Question No. 2228*)* 806
-Details about illegal occupants of state-land in Harbanspura, Lahore *(Question No. 2432*)* 882
-Details about monitoring committees of hospitals *(Question No. 704*)* 512
-Sale of wine in Lahore *(Question No. 5390*)*

Resolutions REGARDING-
-Demand for amendments in laws for control over registration of false cases 850
-Demand for exempting electricity bills of mosques from TV Fee 840
-Demand for fixing price of petrol at the rate of Rs.40 per liter 855
-Show of unanimity with Kashmiri brethren 620

Z

ZULIFQAR ALI KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-Agriculture 745
ZULQARNAIN DOGAR, MALIK

PAGE

NO.

question REGARDING- 915

-Sanctioned posts of doctors in DHQ Hospital Nankana Sahib *(Question No. 3090*)*